خلاصۂ شریعت

ترجمہ

الخلاصۃ البہیہ فی مذہب الحنفیہ

مصنف

حضرت علامہ سید حسین ابن عبد الرحمٰن فاضل جامع ازہر

مترجم

مولانا سید محمد فاروق رضوی

دار العلوم طیبیہ معینیہ منڈواڈیہ، بنارس

ناشر

اسلامی اکیڈمی بجرڈیہہ، بنارس

https://alislami.net

خُلاصۂِ شَرِیعَتْ

ترجمہ

اَلْخُلَاصَۃُ الْبَہِیَّہ فِیْ مَذْہَبِ الْحَنَفِیَّۃ

مترجم

مولانا سید محمد فاروق رضوی

استاذ دار العلوم طیبیہ معینیہ، بنارس

نظر ثانی مع تحشیہ وتشریح

حضرت علامہ قاضی فضل احمد صاحب مصباحی

تحریک اشاعت

از حضرت علامہ مفتی احمد القادری مصباحی صاحب

ناشر

اسلامی اکیڈمی بنارس

N. 15/166 A-M 2. VARANASI. U.P., INDIA. Pin. 221106

ہدیہ برائے معاونین اکیڈمی

قیمت Rs. 160

https://alislami.net

نام اصل کتاب: **الخلاصۃ البھیہ فی مذھب الحنفیہ**

نامِ مصنّف: حضرت علامہ سید حسین ابن عبدالرحمن فاضل جامع ازہر

نامِ ترجمہ: خُلَاصَۂ شَرِیْعَتْ

نامِ مترجم: حضرت مولٰنا مفتی سید محمد فاروق رضوی مصباحی ابن سید مُعزاللہ حبیبی
استاذ دارالعلوم طیبیہ معینیہ، بنارس

تصویب وتحشیہ وتقدیم: از حضرت علامہ مفتی قاضی فضل احمد مصباحی
مفتی مدرسہ اہل سنت ضیاء العلوم کچی باغ بنارس

تحریک اشاعت: از جانب حضرت علامہ مولٰنا مفتی احمد القادری صاحب
فاضل اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

زیر اہتمام: اسلامی اکیڈمی بنارس N15/166-A-M-2

سن اشاعت: محرم الحرام ۱۴۳۴ھ نومبر ۲۰۱۲ء سلسلۂ اشاعت نمبر ۷

سن اشاعت دوم: شعبان ۱۴۴۷ھ / فروری ۲۰۲۶ء

پروف ریڈنگ: سید محمد انور رضا و سیدہ نور فاطمہ

صفحات: ۲۰۰ تعداد اشاعت: ۱۱۰۰

قیمت: ۱۶۰ر روپیہ ہدیہ برائے معاونین اکیڈمی

ملنے کا پتہ:

☆ دارالعلوم طیبیہ معینیہ، منڈواڈیہہ، بنارس

☆ اسلامی اکیڈمی، احمد نگر، بجرڈیہہ، بنارس

☆ المجمع الاسلامی ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ

امریکہ میں کتاب ملنے کا پتہ

ISLAMIC ACADEMY 1251 SHILOH RD. PLANO TX75074. USA PHONE: 9724235786
WWW.ISLAMICACADEMY.ORG

https://alislami.net

شمار	فہرست مضامین خلاصۂ شریعت	صفحات
۱۔	تقدیم:۔ از حضرت علامہ قاضی فضل احمد مصباحی	۱۱
۲۔	تاثر: از حضرت علامہ مفتی احمد القادری مصباحی۔ اسلامک اکیڈمی آف امریکہ	۱۴
۳۔	ترجمہ و مترجم سے منسلک باتیں از مترجم سید محمد فاروق رضوی مصباحی	۱۶
۴۔	تمہید از مصنّف **الخلاصة البهية فی مذهب الحنفيه**	۲۰
۵۔	طہارت کا بیان	۲۳
۶۔	طہارتِ بدن نمازی کی قسموں کا بیان	۲۳
۷۔	وضو کا بیان	۲۴
۸۔	وضو کے واجب اور صحیح ہونے کی شرطوں کا بیان	۲۴
۹۔	وضو کی قسموں کا بیان	۲۴
۱۰۔	وضو کی سنتوں کا بیان	۲۵
۱۱۔	وضو کے مستحبات کا بیان	۲۵
۱۲۔	وضو کے نواقض کا بیان	۲۵
۱۳۔	وضو کے مکروہات کا بیان	۲۶
۱۴۔	غسل کا بیان	۲۶
۱۵۔	غسل کے فرائض کا بیان	۲۶
۱۶۔	غسل کی سنتوں کا بیان	۲۷
۱۷۔	غسل کے مستحبات و مکروہات کا بیان	۲۷
۱۸۔	اُن چیزوں کا بیان جن سے غسل واجب ہو جاتا ہے	۲۷
۱۹۔	ان چیزوں کا بیان جن سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے	۲۷
۲۰۔	غسل کی قسمیں	۲۸
۲۱۔	جُنُب اور بے وضو پر حرام ہونے والی چیزوں کا بیان	۲۸
۲۲۔	تیمم کا بیان	۲۹
۲۳۔	تیمم کی شرطوں کا بیان	۲۹
۲۴۔	تیمم کی سنتوں کا بیان	۳۰
۲۵۔	نواقضِ تیمم (تیمم کو توڑنے والی چیزوں) کا بیان	۳۰
۲۶۔	موزوں پر مسح کا بیان	۳۰

https://alislami.net

۲۷۔ موزوں پر مسح کی مدّت کا بیان	۳۱
۲۸۔ موزوں کے مسح کو توڑنے والی چیزوں کا بیان	۳۱
۲۹۔ حیض ونفاس اور استحاضہ کا بیان	۳۱
۳۰۔ مُحَیَّرہ (مسئلۂ حیض میں حیران و پریشان عورت) کا بیان	۳۲
۳۱۔ خون کے اکثرِ حیض ونفاس پر ختم ہونے کا بیان	۳۳
۳۲۔ نجاست کا بیان	۳۴
۳۳۔ صلوٰۃ یعنی نماز کا بیان	۳۵
۳۴۔ نماز کی صحت اور وجوب کی شرطوں کا بیان	۳۵
۳۵ ارکانِ نماز کا بیان	۳۵
۳۶۔ نماز کے واجبات کا بیان	۳۶
۳۷۔ نماز کی سنتوں کا بیان	۳۶
۳۸۔ نماز کے مکروہات کا بیان	۳۷
۳۹۔ نماز کو باطل کرنے والی چیزوں کا بیان	۳۷
۴۰۔ نمازوں کے درمیان ترتیب کا بیان	۳۷
۴۱۔ وتر کا بیان	۳۷
۴۲۔ سنت کی قسموں کا بیان	۳۸
۴۳۔ امامت کا بیان	۳۹
۴۴۔ ان اشخاص کا بیان جن کی امامت مکروہ ہوتی ہے	۳۰
۴۵۔ سجدۂ سہو کا بیان	۴۱
۴۶۔ نماز میں شک ہونے کا بیان	۴۱
۴۷۔ مریض کی نماز کا بیان	۴۲
۴۸۔ سجدۂ تلاوت کا بیان	۴۲
۴۹۔ مسافر کا بیان	۴۳
۵۰۔ وطن کا بیان	۴۴
۵۱۔ نماز جمعہ کا بیان	۴۴
۵۲۔ نماز عیدین کا بیان	۴۵
۵۳۔ سورج گرہن کی نمازوں کا بیان	۴۶

https://alislami.net

۵۴۔ نمازِ استسقا کا بیان	۴۶
۵۵۔ نمازِ خوف کا بیان	۴۶
۵۶۔ نمازِ جنازہ کا بیان	۴۷
۵۷۔ شہید کا بیان	۴۸
۵۸۔ زکوٰۃ کا بیان	۴۹
۵۹۔ ان مالوں کا بیان جن میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے	۴۹
۶۰۔ خراجی وعشری زمین کی کان سے برآمد شدہ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ نکالنے کا بیان	۵۰
۶۱۔ عشر (دسواں) ونصف عشر (بیسواں)، زکوٰۃ کا بیان	۵۱
۶۲۔ اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان	۵۱
۶۳۔ گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان	۵۲
۶۴۔ بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان	۵۳
۶۵۔ بھیڑ ودنبہ کا بیان	۵۳
۶۶۔ مصارفِ زکوٰۃ کا بیان	۵۴
۶۷۔ صدقۂ فطر کا بیان	۵۴
۶۸۔ روزے کا بیان	۵۴
۶۹۔ روزے کے شرائط کا بیان	۵۵
۷۰۔ روزے کی سنتوں کا بیان	۵۵
۷۱۔ روزے کے مکروہات کا بیان	۵۵
۷۲۔ روزے کی قسموں کا بیان	۵۶
۷۳۔ ان روزوں کا بیان جن میں رات کو تعیین نیت کی شرط ہوتی ہے اور جن میں رات کو تعیین نیت کی شرط نہیں ہوتی ہے۔	۵۶
۷۴۔ روزوں کو توڑنے اور قضا وکفارہ واجب کرنے والی چیزوں کا بیان	۵۷
۷۵۔ کفارہ کا بیان	۵۷
۷۶۔ اعتکاف کا بیان	۵۸
۷۷۔ حج کا بیان	۵۸
۷۸۔ حج کی شرط اور اس کے ارکان کا بیان	۵۹
۷۹۔ حج کے واجبات کا بیان	۵۹

۸۰۔ احرام کا بیان	۵۹
۸۱۔ حجِ قِران کا بیان	۶۰
۸۲۔ عمرہ چھوٹنے کا بیان	۶۱
۸۳۔ حجِ تمتع کا بیان	۶۱
۸۴۔۔ہدی کا بیان	۶۲
۸۵۔ حج میں جنایات کا بیان	۶۲
۸۶۔ موجب دَم جنایتوں کا بیان	۶۳
۸۷۔ موجب صدقہ جنایتوں کا بیان	۶۳
۸۸ حرم شریف کے شکار کا بیان	۶۳
۸۹۔ حرم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کا بیان	۶۴
۹۰۔ مناسکِ حج میں دم دینے کی صورتوں کا بیان	۶۵
۹۱۔ احصار کا بیان	۶۵
۹۲۔ نکاح کا بیان	۶۶
۹۳۔ نکاح کی قسموں کا بیان	۶۷
۹۴۔ زوجین کی شرطوں کا بیان	۶۸
۹۵۔ زوجین کے درمیان کفو کا بیان	۶۸
۹۶۔ گواہوں کی شرطوں کا بیان	۶۹
۹۷۔ نکاح میں ولی کی شرطوں کا بیان	۶۹
۹۸۔ ولایتِ نکاح کی تقسیم کا بیان	۶۹
۹۹۔ مہر کا بیان	۷۰
۱۰۰۔ ان اسباب کا بیان جو نکاح سے مانع ہیں	۷۰
۱۰۱۔ ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح کرنا حرام ہے	۷۱
۱۰۲۔ طلاق کا بیان	۷۲
۱۰۳۔ طلاق کی قسموں کا بیان	۷۳
۱۰۴۔ الفاظ کنایہ کا بیان	۷۴
۱۰۵۔ عدت کا بیان	۷۶
۱۰۶۔۔رجعت کا بیان	۷۷

https://alislami.net

۱۰۷ نفقہ کا بیان	۷۷
۱۰۸۔ ثبوتِ نَسَب کا بیان	۷۸
۱۰۹۔ ثبوت نسب کی نفی کا بیان	۷۹
۱۱۰۔ ثبوت نسب کی نفی نہ ہونے کا بیان	۷۹
۱۱۱۔ ان صورتوں کا جن میں حاکم نسبِ ولد کی نفی کا فیصلہ کردے	۷۹
۱۱۲۔ پرورش کا بیان	۸۰
۱۱۳۔ ایلا کا بیان	۸۱
۱۱۴۔ ظہار کا بیان	۸۲
۱۱۵۔ خلع کا بیان	۸۲
۱۱۶۔ لِعان کا بیان	۸۳
۱۱۷۔ شوہر کا لعان سے رک جانے کا بیان	۸۴
۱۱۸۔ متعلقاتِ لعان کا بیان	۸۴
۱۱۹۔ بیع یعنی خرید وفروخت کا بیان	۸۴
۱۲۰۔ بیع صحیح، بیع باطل، بیع فاسد اور بیع مکروہ کا بیان	۸۶
۱۲۱۔ خیارشرط کا بیان	۸۷
۱۲۲۔ وہ صورتیں جب مشتری (خریدار) کو اجازت وفسخ کا خیار ہو	۸۷
۱۲۳۔ ان صورتوں کا بیان جن میں بائع (بیچنے والے) کے لئے اجازت وفسخ کا اختیار ہو	۸۸
۱۲۴۔ خیارِ رویت (یعنی دیکھنے پر اختیار) کا بیان	۸۹
۱۲۵۔ خیارعیب کا بیان	۸۹
۱۲۶۔ اِقالہ یعنی عقد بیع کے ختم کرنے کا بیان	۹۰
۱۲۷۔ صحتِ اقالہ کے موانع کا بیان	۹۱
۱۲۸۔ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ کا بیان	۹۱
۱۲۹۔ رِبا یعنی سود کا بیان	۹۲
۱۳۰۔ بیعِ سلم کا بیان	۹۳
۱۳۱۔ بیع صَرف کا بیان	۹۳
۱۳۲۔ رِہن کا بیان	۹۳
۱۳۳۔ حجر کا بیان	۹۴

۱۳۴۔ اقرار کا بیان	۹۵
۱۳۵۔ اجارہ کا بیان	۹۵
۱۳۶۔ کب اُجرت لازم ہوتی ہے	۹۶
۱۳۷۔ مزدوروں کی قسموں کا بیان	۹۶
۱۳۸۔ شفعہ کا بیان	۹۷
۱۳۹۔ شرکاء کے درمیان ترتیب کا بیان	۹۷
۱۴۰۔ شرکت کا بیان	۹۸
۱۴۱۔ شرکت کے اقسام کا بیان	۹۸
۱۴۲۔ شرکتِ عقود کے اقسام کا بیان	۹۸
۱۴۳۔ شرکتِ مُفاوَضَہ کا بیان	۹۹
۱۴۴۔ شرکتِ عِنان کا بیان	۹۹
۱۴۵۔ شرکتِ وجوہ کا بیان	۹۹
۱۴۶۔ شرکتِ صنائع کا بیان	۱۰۰
۱۴۷۔ مُضَارَبَت کا بیان	۱۰۰
۱۴۸۔ مراتبِ مضاربت کا بیان	۱۰۰
۱۴۹۔ وکالت کا بیان	۱۰۱
۱۵۰ وکالت کن میں جائز ہے	۱۰۱
۱۵۱۔ کِفالت کا بیان	۱۰۱
۱۵۲۔ کِفالتِ نفس کا بیان	۱۰۲
۱۵۳۔ کفالتِ مال کا بیان	۱۰۲
۱۵۴۔ حوالہ کا بیان	۱۰۲
۱۵۵۔ محتال (دائن) مُحیل (مدیون) سے کب وصول کرے گا	۱۰۳
۱۵۶۔ صلح کا بیان	۱۰۳
۱۵۷۔ صلح کے اقسام کا بیان	۱۰۴
۱۵۸۔ ہبہ کا بیان	۱۰۵
۱۵۹۔ وقف کا بیان	۱۰۵
۱۶۰۔ غصب کا بیان	۱۰۵

https://alislami.net

۱۶۱۔ ودیعت (امانت) کا بیان	۱۰۶
۱۶۲۔ عاریت (ادھار) کا بیان	۱۰۷
۱۶۳۔ لقیط (پڑے ہوئے انسانی بچے) کا بیان	۱۰۷
۱۶۴۔ لُقطہ (پڑی ہوئی چیز) کا بیان	۱۰۸
۱۶۵۔ مفقود (گمشدہ شخص) کا بیان	۱۰۸
۱۶۶۔ اباق یعنی (غلام و باندی کے بھاگ جانے) کا بیان	۱۰۹
۱۶۷۔ اِحیائے مَوات کا بیان	۱۰۹
۱۶۸۔ مزارعت کا بیان	۱۰۹
۱۶۹۔ مزارعت کی صورتوں کا بیان	۱۱۰
۱۷۰۔ مُساقات یعنی درختوں کی سیرابی و اصلاحی خدمت کا بیان	۱۱۰
۱۷۱۔ عِتق (غلام و باندی کے آزاد کرنے) کا بیان	۱۱۱
۱۷۲۔ تدبیر (غلام، باندی کو مدبر بنانے) کا بیان	۱۱۱
۱۷۳۔ کِتابت (غلام و باندی آزادی کے لئے بعوض نقود وغیرہ لکھا پڑھی) کا بیان	۱۱۲
۱۷۴۔ جنایتوں کا بیان	۱۱۲
۱۷۵۔ قصاص کی شرطوں کا بیان	۱۱۳
۱۷۶۔ دیت (خونبہا) کا بیان	۱۱۳
۱۷۷۔ مقاسمہ کا بیان	۱۱۴
۱۷۸۔ حدود (سزاؤں) کا بیان	۱۱۴
۱۷۹۔ حدِ زنا یعنی زنا کی سزا کا بیان	۱۱۴
۱۸۰۔ حدِ قذف (یعنی تہمت زنی کی سزا) کا بیان	۱۱۵
۱۸۱۔ حد قذف کیسے ساقط ہوگی؟	۱۱۵
۱۸۲۔ شراب نوشی کی سزا کا بیان	۱۱۶
۱۸۳۔ چوری کی سزا کا بیان	۱۱۶
۱۸۴۔ رہزنوں (ڈاکوؤں) کا بیان	۱۱۶
۱۸۵۔ شرابوں کا بیان	۱۱۷
۱۸۶۔ شکار کا بیان	۱۱۸
۱۸۷ ذبح کا بیان	۱۱۹

۱۸۸۔	قربانی کا بیان	۱۱۹
۱۸۹۔	قربانیوں کے لئے ناکافی چیزوں کا بیان	۱۱۹
۱۹۰۔	قسم کا بیان	۱۱۹
۱۹۱	دعویٰ کا بیان	۱۲۰
۱۹۲۔	شہادت (گواہی) کا بیان	۱۲۰
۱۹۳۔	شرائطِ قاضی کا بیان	۱۲۱
۱۹۴۔	قسمت کا بیان	۱۲۱
۱۹۵۔	جہاد کا بیان	۱۲۱
۱۹۶۔	باغیوں کا بیان	۱۲۲
۱۹۷۔	وصیت کا بیان	۱۲۲
۱۹۸۔	وراثت کا بیان	۱۲۳
۱۹۹۔	موانع وراثت کا بیان	۱۲۳
۲۰۰۔	شرائطِ میراث کا بیان	۱۲۴
۲۰۱۔	سہام مقدرہ کا بیان	۱۲۴
۲۰۲۔	نصف آدھا حصہ کے مستحقین کا بیان	۱۲۴
۲۰۳۔	ربع چوتھائی حصہ کے مستحقین کا بیان	۱۲۵
۲۰۴۔	ثمن آٹھواں حصہ کے مستحقین کا بیان	۱۲۵
۲۰۵۔	ثلثان دوتہائی حصہ کے مستحقین کا بیان	۱۲۵
۲۰۶۔	ثلث تہائی حصہ کے مستحقین کا بیان	۱۲۵
۲۰۷۔	سدس چھٹاں حصہ کے مستحقین کا بیان	۱۲۶
۲۰۸۔	حجب (محجوب ہونے) کا بیان	۱۲۶
۲۰۹۔	عصبات اور اس کی قسموں کا بیان	۱۲۶
۲۱۰	سوالات متعلقہ کتاب خلاصۂ شریعت	۱۲۹
۲۱۰	مشکل الفاظ کی وضاحت	۱۶۰
۲۱۱	اسلامی اکیڈمی سے شائع ہونے والی کتابوں کا مختصر تعارف	۱۸۶
۲۱۲	نقد ونظر۔تبصرہ بر کتاب، منجانب المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ	۱۸۸
۲۱۳	اسلامی اکیڈمی کے قیام کی تاریخ	۱۹۲

https://alislami.net

باسمہٖ وبحمدہٖ تعالیٰ

تقدیم

از حضرت علامہ قاضی فضل احمد مصباحی
خادمِ تدریس وافتاء جامعہ عربیہ ضیاء العلوم، پکی باغ، بنارس

دینِ اسلام جو الٰہیّات وعبادات اور معاشیّات واقتصادیّات میں اپنا ایک عادلانہ اور معتدلانہ نظام رکھتا ہے۔افسوس کہ آج کل اس کے ہر شعبہ میں خواہ وہ اعتقادات ونظریّات ہوں یا عبادات ومُعاملات سبھی میں ہماری سُستی وغفلت کی انتہا ہوگئی ہے۔اگر اسلام کی صحیح تفسیر کے مطابق مسلمانوں کو تلاش کیا جائے تو دنیا کے نوّے کروڑ سے زائد مسلمانوں میں بہت کم افراد ملیں گے جو اپنے کو سچّا پکّا، اسلامی احکامات پر عامل کہلانے کے مستحق ہوں۔خصوصاً معاملات کا تو یہ حال ہو گیا کہ گویا ان کو جزو دین ہی نہیں سمجھا گیا یہاں تک کہ جو لوگ عام حالات میں سچے پکے نظر آتے ہیں معاملات میں وہ بھی وہی سب کچھ کرتے ہیں جو اسلام اور اس کی تعلیمات کے منکرین کیا کرتے ہیں۔حالانکہ حلال روزی سارے اعمال کی روح ہے۔یہی وجہ ہے کہ بعض حضرات نے محرر مذہبِ حنفی تلمیذ امام اعظم حضرت امام محمد بن حسن شیبانی سے کہا کہ آپ نے کتابیں بہت تصنیف فرمائیں مگر سلوک وتصوف میں تو آپ نے کوئی کتاب نہیں لکھی! فرمایا کہ لکھ تو دی، کتابُ البیوع اور کتابُ المُعامَلات ،سارا تصوف اسی پر منحصر ہے کہ انسان کا کھانا پینا حلال ہو،اور وہ انہی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔

الغرض! اسلام کے حدود میں داخل ہوجانے کے بعد کسی انسان کو شرعاً یہ اختیار

https://alislami.net

نہیں رہ جاتا کہ وہ علم الحلال والحرام کے واضح خطِّ مستقیم سے ذرّہ برابر بھی منحرف ہو حلال وحرام کے اسی علم کا نام فقہ ہے۔ **زیر نظر کتاب** ''خلاصۂ شریعت'' بھی انہیں فقہی مسائل کے ایک مجموعہ کا نام ہے۔ جو مصری عالم دین سید حسین بن عبدالرحمن بخاری کی عربی تالیف ''**اَلْخُلَاصَۃُ الْبَھِیَّہ فِیْ مَذْھَبِ الْحَنَفِیَّۃ**'' کا ترجمہ وخلاصہ ہے جس میں فقہ کے تمام ابواب یعنی نماز وطہارت کے مسائل سے لے کر میراث تک کے مسائل کا نہایت ہی جامعیت اور اختصار کے ساتھ احاطہ کیا گیا ہے۔ **ترجمہ نگار** جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس (انڈیا) کے استاذ ومفتی محب گرامی فاضلِ جلیل حضرت علامہ سید محمد فاروق رضوی مصباحی ہیں جو ایک خوش اخلاق، باوضع اور ذی صلاحیت عالمِ دین ہیں انہوں نے بہت ہی جگر کاوی اور دماغ سوزی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کام کو انجام دیا ہے، اور جس خوش اسلوبی سے انہوں نے اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا ہے اس کے پیچھے ان کی بے لوث دینی خدمت کا جذبہ کارفرما ہے۔ ترجمہ نہایت صاف، سنجیدہ اور متوازن پیرایۂ بیان میں ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ طرز بیان اور جامعیت کے اعتبار سے یہ ایک منفرد کتاب ہے جو عوام وخواص کے لئے یکساں مفید ثابت ہوگی، خصوصاً مدارسِ اسلامیہ کے مبتدی طلبہ کے لئے اس کتاب کے پڑھ لینے سے انہیں آگے کے مسائل سمجھنے اور بڑی کتابیں حل کرنے میں خاصی مدد ملے گی۔

آج کا دور بڑا انحطاط کا دور ہے، لوگ کتب ورسائل اور اسلامی جریدے پڑھنا نہیں چاہتے اور اگر کسی کو کچھ شوق وذوق ہوا بھی تو وہ ان کتابوں کے مطالعہ کی

بجائے جن سے اُن کی دنیا و آخرت سنورتی ہے، غیر ضروری اور فحش لٹریچر کی ورق گردانی میں اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دین و مذہب کی بنیادی باتوں سے بھی وہ غافل بلکہ جاہل و نا آشنا رہ جاتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس بات کی تھی دین و شریعت کے وہ اہم مسائل جن سے لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح ہو، قوم کے سامنے پیش کئے جائیں "اسلامی اکیڈمی" کا قیام اسی ضرورت کی تکمیل ہے۔ جس کے تحت کئی ایک کارآمد رسالے اور مفید کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی کڑی کا ایک حصہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اسے قبولیتِ تامّہ و عامّہ سے سرفراز کرے۔ اسلامی اکیڈمی کے ارکان کے عزم و استقلال کو مزید استحکام عطا فرمائے۔ آمین۔

https://alislami.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تأثر

یکم رذی قعدہ ۱۴۳۲ھ عرس امجدی کے موقع پر گھوسی شریف حاضری ہوئی وہاں ''خلاصۂ شریعت'' نظر ثانی کے لئے موصول ہوا۔ اس بہانے مجھے یہ ترجمہ دیکھنے اوراس سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ یہ رسالہ فقہ کے جملہ ابواب پر مشتمل ہے جس کے مطالعہ سے فقہ کے تمام ابواب پر اختصار کے ساتھ معلومات فراہم ہوجاتی ہے۔ اردو قارئین کے لئے یہ ایک بیش بہا خزانہ خصوصاً طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے کیونکہ دور حاضر میں مدارس عربیہ میں فقہ کی بڑی بڑی کتابوں کے جملہ ابواب کم پڑھے پڑھائے جاتے ہیں، خاص خاص ابواب پر ہی قناعت ہوتی ہے۔ اوراس رسالہ سے سبھی ابواب پر ایک نظر پڑ جاتی ہے۔ محب گرامی حضرت مولانا مفتی سید محمد فاروق رضوی مدظلہ العالی نے عربی سے اردو ترجمہ کرکے ملت اسلامیہ پر ایک بڑا احسان فرمایا۔ ترجمہ سلیس، بامحاورہ، آسان، فصیح اور نہایت عمدہ ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ موصوف خود ایک بڑے فاضل، صاحب زبان ادیب، فقہ وافتاء کے ماہر استاذ ومفتی اورآلِ رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ مصنف،

https://alislami.net

مترجم، ناشر اور تمام معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور اس کے نفع کو عام و تام فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

احمد القادری

اسلامک اکیڈمی آف امریکہ

بھیرہ۔ ولید پور

ضلع مئو، یوپی 276405

۱۷؍ ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ

۵؍ اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز جمعہ

WWW.ISLAMICACADEMY.ORG

https://alislami.net

ترجمہ اور صاحب ترجمہ سے منسلک باتیں از مترجم

الحمدﷲ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین
و علیٰ اٰلہ و صحبہٖ اجمعین٥

راقم التحریر سرزمین ہندوستان کے مایۂ ناز تعلیمی ادارہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں زیرِ تعلیم تھا۔ جماعتِ ثامنہ میں رفیق درس حضرت علامہ مفتی احمد القادری صاحب کے ہمراہ تعلیم کا سلسلہ جاری وساری تھا۔ اسی اثنا میں فقہی کتاب کا قلمی نسخہ بنام اَلْخُلَاصَۃُ الْبَہِیَّۃُ فِیْ مَذْھَبِ الْحَنَفِیَّہ مولانا موصوف کے ذریعہ نظر سے گذرا۔ وہ قلمی نسخہ میرے استاذ گرامی وقار خیر الاذکیا حضرت علامہ مولانا محمد احمد مصباحی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا تھا جو اُس وقت مدرسہ عربیہ فیض العلوم کے پرنسپل تھے اور وقتِ تحریر جامعہ اشرفیہ کے قابل فخر صدر المدرسین کی حیثیت سے جلوہ بار ہیں۔

میری نگاہ جب اس کتاب پر پڑی تو اسے نہایت مفید کارآمد پایا اور نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر از اول تا آخر نقل کر ڈالا کیوں کہ اس طرح کی مختصر کتاب افادیت سے بھر پور مجھ جیسے ناچیز کی نظر سے کبھی نہیں گذری تھی۔ اور نہ اب تک ایسی کتاب مل سکی۔ اس کتاب سے خود مستفید ہوا اور اپنی طرح دوسرے حضرات کو اس کتاب کی نفع بخشی سے سرفراز کرنے کے لئے اردو زبان میں ترجمہ کرنے کا منصوبہ بنالیا جو ایک زمانہ کے بعد زمانۂ تدریس میں مکمل ہوا۔ جب ترجمہ کا کام مکمل ہوا تو میرے رفیقِ درس مولانا حافظ احمد القادری صاحب نے اس ترجمہ کا نام ’’خلاصۂ شریعت‘‘ رکھا۔ اس کی اشاعت سے قبل

https://alislami.net

ضرورت تھی اس بات کی کہ کسی ذی شعور عالم دین کی فقیہانہ نظر سے گذر جائے اور جہاں جہاں مناسب ہو مناسب اصلاح ،تشریح وتوضیح ہو جائے۔ کچھ اربابِ علم سے نظرثانی کرنے کی گذارش کی چنداوراق پر ہوہوکر رہ گئی۔لیکن بالاستیعاب ازاول تا آخرشاید ہی کسی نے مسودہ پرنظرِ ثانی کی ہوظاہری سبب ان حضرات کی عدیم الفرصتی کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے۔

بالآخرجس باکمال، اخلاص مند، محسن، کرم فرما شخصیت نے اس پر فقیہانہ نظر ڈالی اور اپنے قلم کو جنبش دی ۔ایک بڑی حد تک اس کتاب کو اصلاحی کلمات سے آراستہ کیا ان کا شکریہ کماحقہٗ ادا نہیں کرسکتا ۔اور یہ کتاب اشاعت کے قابل بنی۔وہ عظیم ذات حضرت علامہ مولانا قاضی فضل احمد صاحب مدظلہ العالی کی ہے جواس وقت مدرسہ اہلسنت ضیاء العلوم کچی باغ۔ بنارس میں تدریس وافتا کے عہدہ پر سرفراز ہیں۔

اس کتاب ''خلاصۂ شریعت'' کی اشاعت کے محرکِ اعظم رفیقِ گرامی حضرت مولانا مفتی احمد القادری صاحب مقیم امریکہ کی ذاتِ گرامی ہے جن کی رفاقت فی الدرس نے مجھے اس لائق بنادیا کہ خامہ فرسائی کرسکوں۔یقیناً استاذ کے بعد ایسے لائق وفائق رفیقِ درس کا بھی فیضانِ کرم ہوتا ہے جو درس دینے والے استاذ کی من وعن ، ہوبہوتقریر مع قیل وقال کا اعادہ کرسکے اور دقیق مضامین کو آسانی کے ساتھ خانۂ ذہن میں اُتارنے پر دسترس رکھتا ہو۔مولانا موصوف نے یکم ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ سے لیکر ۱۷رذی قعدہ ۱۴۳۳ھ تک سفر وحضر میں قیمتی وقت صرف کرکے کمپوز شدہ کاپی پرنظر ثانی فرمائی۔مفید مشوروں کے ساتھ ساتھ وقیع کلمات میں اپنا تاثر پیش فرمایا۔

https://alislami.net

انتساب

میں اس خلاصۂ شریعت کو اپنے مورثِ اعلیٰ مجاہدِ اسلام قاضی القضا ۃ حضرت قاضی سید حسام الدین ابن سید راجو قتال علیہا الرحمہ کے روحانی فیوض کی طرف منسوب کرتا ہوں جنہیں ۷۸۶ ہجری میں شہنشاہِ وقت فیروز شاہ تغلق کی طرف سے کڑے نامی علاقہ میں سلطنت اسلامیہ کے ایک باغی راجہ کی سرکوبی کے لئے سپہ سالار کی حیثیت سے مامور کیا گیا تھا اور آپ نے اپنی حسن تدبیر سے باغیٔ سلطنت راجا کو شکستِ فاش دی اور شاندار فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جس کے صلہ میں فیروز شاہ تغلق نے کوہ نامی وسیع وعریض خطۂ ارض کا نصف حصہ بطور انعام دیا تھا جہاں اس وقت ایک موضع آباد ہے جس کا نام کوہِ انعام ہے اور دوسرا نصف حصہ بطور خراج عطا کیا تھا جہاں ایک موضع آباد ہے اس کا نام کوہِ خراج ہے اسی نام سے جی ٹی روڈ پر تھانہ ہے جس کا نام تھانہ کوہِ خراج ہے کثرتِ استعمال سے اب ہ کو حذف کر کے کوخراج بولتے ہیں۔ اسی کوہِ خراج میں ۷۸۶ ہجری کی بنی ہوئی پتھر کی ایک جامع مسجد ہے جس کی بیرونی دیوار پر ایک پتھر میں قاضی صاحب کی شان اور سن تاسیس میں درج ذیل فارسی اشعار کندہ ہیں:

بناشد جامع مسجد منور	بعہد شاہ عادل ہفت کشور
زمن فیرز شاہنشاہ غازی	بفرمائش بنائے خیر قاضی
حسام الدین حسن صدر زمانہ	بفضلش گشت در عالم نشانہ
بسلخ ماہ رمضان گشت موجود	ز ہجرت ہفت صدو ہشتادو شش بود

ان اشعار سے قاضی صاحب کا نام اور مسجد کی تاریخ نمایاں ہوتی ہے اور میرا آبائی گاؤں قاضی صاحب کی طرف منسوب ہونے کی وجہ رسولپور قاضی ہے۔

راقم الحروف کی عصری تعلیم مختلف مکاتب و اسکولوں میں درجہ آٹھ تک

ہوئی۔ پھر اس کے بعد دینی تعلیمات مندرجہ ذیل عربی و فارسی دینی مدارس میں ہوئی۔

(۱) دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت، ناگپور مدت تعلیم ۲؍سال۔ (۲) دارالعلوم ندائے حق جلالپور فیض آباد مدت تعلیم ۲؍سال۔ (۳) جامعہ حبیبیہ اترسوئیا الہ آباد مدت تعلیم ۱؍سال ۔(۴) مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ اعظم گڑھ مدت تعلیم ۲؍سال۔ (۵) جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ مدت تعلیم ۲؍سال۔ یعنی آٹھویں درجہ پاس کرنے کے بعد اپنے ماموں جان سید محمد احمد مرحوم اور نانا جان مولوی سید محمود حسین مرحوم منہاچپوری کی نگاہِ التفات سے فضیلتِ علم سے سرفراز ہوا اور فراغت کے بعد جامعہ حبیبیہ الہ آباد، دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم جلالی پورہ بنارس، مدرسہ ضیاء العلوم کچی باغ بنارس میں تدریسی کام انجام دیا اور ۱۹۸۹ء سے ۳۱؍مارچ ۲۰۲۳ تک مدرسہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس میں شعبۂ عالیہ میں تدریس و افتاء کی ذمہ داریاں انجام دیں ریٹائرڈ ہونے کے بعد حضور مجمع البحرین علیہ الرحمہ کی مرضی حاصل کر کے مولانا عبدالسلام صاحب صدر مدرس دارالعلوم طیبیہ معینیہ نے اپنے یہاں تدریسی خدمات کی پیش کش کی چناں چہ ۲۰۲۳ء میں فریضۂ حج سے فارغ ہونے کے بعد سے تاہنوز تدریسی خدمات انجام دے رہا ہوں۔

حصولِ علم کی راہ میں کچھ اصحابِ خیر نے مالی تعاون فرمایا۔ مولائے کریم جملہ اساتذہ اور معاونین پر خصوصی کرم نازل فرمائے۔ اور میری اس مترجم کتاب سے طلبہ و دانشورانِ قوم و عوامِ اہلسنت و جماعت کو نفع پہنچائے۔

آمین بجاہ نبیہ الکریم صلی اللہ وعلیہ وسلم

سید محمد فاروق رضوی۔ رسولپور قاضی ضلع کوشامبی

خادمِ تدریس دارالعلوم طیبیہ معینیہ منڈواڈیہہ۔ بنارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

از حضرت علامہ سید حسین بن عبد الرحمن

فاضل جامع ازہر۔ مصر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ ط سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الطَّاہِرِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ شَادُوْا الدِّیْنَ ط

(بعد) حمدِ الٰہی اور درود وسلام کے بعد اپنے رَبِّ منّان کی مَعافی کا امید وار بندہ سید حسین ابن عبد الرحمن عرض پرداز ہے کہ جب امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فقہ کے سلسلے میں مجھے ایک مختصر خلاصہ کی ضرورت پیش آئی تو میں نے اپنے لئے اور اپنے جیسے لوگوں کے لئے یہ خلاصہ جمع کیا تو رسالۂ خلاصہ بحمدہٖ تعالیٰ وجود میں آیا جو باب کے مقصد کو پورا کرنے والا، مطلوبہ غرض کے موافق اور جامع ازہر اور دیگر مدارس کو جو مطلوب تھا ان سب کو شامل ہے۔ کیوں کہ اس رسالہ میں تعریفات وارکان، ضوابط وشرائط اور باب کی بعض اُن صورتوں پر اقتصار کیا گیا جن کی ضرورت محسوس ہوئی اور اللہ تعالیٰ سے ہی درخواست ہے کہ اس خلاصہ سے ضرورت مندوں کو نفع اس ذاتِ کریمہ کی وجاہت کے صدقہ میں پہونچائے جو ہر منقول ومعقول کی کشتی ہیں۔ (جو کفر وضلالت کے بھنور سے نجات دینے والی ہے) یعنی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے۔

میں نے یہ خلاصہ حنفی مذہب کی صحیح کتابیں مثلاً کنزالدقائق اوراس کی شروحات ،متنِ قدوری اور اس کی شرحوں سے اَخذ کیا۔توجنھیں اس (خلاصہ) کے اندرکوئی اضافہ یا کمی دشواری کا سبب ہوتوانھیں ان کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیےجن کی میں نے نشاندہی کردی اس لئے کہ اکثر ان حوالوں کی تخریج میں نے از خودنہیں کی ہے۔تو اگراس خلاصہ کی ذکرکردہ باتیں ان کتابوں کی مذکورہ باتوں کے موافق دیکھیں تو یہ خوبی ان کے لئے ہے جن کی نقل صحیح ہوئی ۔اور اگراس کے برعکس ہوتو اس کی نسبت فقیر کی طرف۔اگر چاہیں تو اس کی اصلاح کردیں کیوں کہ کرم فرمااصلاح کرتے ہیں اور غیر کرم فرما(لئیم)اس کے بر خلاف رسوا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ظاہر ہے کہ قلم کولغزش ہوتی ہے۔گھوڑے بھی میدان میں منہ کے بل گرتے ہیں ۔ایسا بہت کم ہوتاہے کہ آدمی بھول اور لغزش سے محفوظ ہو۔انسان کانام انسان اس کی بھول وفراموشی کےسبب سے پڑا یونہی قلب کا نام قلب اسی لئے ہوا کہ وہ پلٹتا رہتا ہے۔

میں عرض کرتاہوں کہ اس خلاصہ کےجمع کرنے میں میرا حال اس شخص کی حالت کی طرح ہے جو بے مال تجارت کرتاہواوراس کی تجارت اچھی نہ ہوتی ہو۔وہ ایسے ہی ہے جیسے کہ کوئی نغمۂ ساربانی میں مصروف ہواور اس کے پاس اونٹ نہ ہوں یا جیسے کوئی چرواہے کا کام توکررہاہےاوراس کے پاس مویشی (چرنے والے جانور) نہ ہوں یا جیسے وہ شخص جو پلانے کا کام تو کررہاہواوراس کے پاس فقط چمکتی ریت ہو۔

اس کام پرحوصلہ افزاچیز قدرتوں پر میرا حسنِ اعتقاد ہے۔اس لئے کہ بہت سے کام بے اختیار وجود میں آتے ہیں ۔خدائے عزیز وغفّار کی عین عنایت نے ذرّہ نوازی کی میں نے بجائے ''کثیر''قلیل پرقناعت کرلی اور

ان لوگوں میں سے ہوگیا ہوں جنھوں نے اَشراف کی مُشابَہت اختیار فرمائی۔
ترجمۂ شعر:۔تم ان کی طرح ہوجاؤ اگرچہ حقیقتاً ان کی طرح نہیں ہو۔
یقیناً اشراف کی مُشابَہت باعثِ فلاح وکامرانی ہوتی ہے۔
میں نے اس خُلاصہ کا نام ''**اَلْخُلَاصَةُ الْبَهِيَّة فِیْ مَذْهَبِ الْحَنَفِيّه**''رکھا۔ اس امید پر کہ بارگاہِ عالیہ کی خوشنودی کے لئے خالص سبب وذریعہ بن جائے جس میں ریاکاری کا کوئی شائبہ نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طہارت کا بیان

طہارت کا لغوی معنی نظافت و پاکی ہے۔اور شرعی اصطلاح میں ایسے امور کا عمل میں لانا جن سے نماز کی ادائیگی جائز ومباح ہو۔یعنی وضو، غسل، تیمم۔

طہارتِ بدن نمازی کی قسموں کا بیان

بدنِ نمازی کی طہارت تین قسموں کی ہیں (۱) استنجا (۲) وضو (۳) غسل

(۱) استنجا:۔ پاخانہ اور پیشاب کے مقام کو دھونا یا پاک پتھروں سے پونچھنا یا کسی بھی ایسی پاک چیز سے پونچھ کر صاف کرنا جو نجاست دور کردے اور ان سے استنجا شرعاً مکروہ نہ ہو۔

ان کے علاوہ درج ذیل چیزوں سے استنجا مکروہ ہے۔

(۱) ایسی چیز جو مقامِ استنجا کے لئے اذیت رساں ہو جیسے پکی اینٹ

(۲) ایسی چیز جو ہاتھ کو آلودہ کرنے والی ہو جیسے ٹھیکری، کوئلہ

(۳) ایسی چیز جو مقامِ استنجا کے لئے باعث ضرر و تکلیف ہو جیسے کانچ، چونا

(۴) ایسی چیز جو قابلِ احترام ہو جیسے ریشم، روئی، وغیرہ

استنجا کی تین قسمیں ہیں۔(۱) سُنَّت (۲) وَاجِب (۳) فَرض

پاخانہ، پیشاب کے مقام سے کوئی نجاست نکلے اور مخرج سے تجاوز نہ کرے تو استنجا کرنا سنت ہے۔اگر مخرج سے تجاوز کر جائے تو واجب ہے۔اور اگر تجاوز کرنے والی ناپاکی مقدارِ درہم سے زائد ہو جائے تو استنجا کرنا فرض ہے۔

وضو کا بیان

فرائضِ وضو چار ہیں (۱) چہرہ کو پیشانی کے بالائی حصّہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک، اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھونا۔ (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو دھونا۔ (۳) اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ (۴) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

وُضُو کے واجب اور صحیح ہونے کی شرطوں کا بیان

وضو کی کل دس شرطیں ہیں۔ جن میں یہ سات شرطیں وضو کے واجب ہونے کے لئے ہیں۔ (۱) بالغ ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) مسلمان ہونا (۴) بقدرِ کفایت پانی کے استعمال پر قادر ہونا۔ (۵) حَدَث یعنی نواقضِ وضو کا پایا جانا (۶) حیض کا نہ ہونا (۷) نفاس کا نہ ہونا۔

اور تین شرطیں وضو کے صحیح ہونے کی ہیں (۱) پورے اَعضائے وضو پر پاک (و پاک کرنے والے) پانی کا بہنا (۲) وضو کی مُنَافِی چیزیں یعنی حَیض و نِفاس کا نہ ہونا (۳) ایسی چیزوں کا نہ ہونا جو جسم تک پانی پہونچنے سے مانع ہوں جیسے موم، چربی وغیرہ۔

وُضو کی قسموں کا بیان

اقسامِ وضو تین ہیں (۱) فرض (۲) واجب (۳) مندوب ''مستحب''

بے وضو شخص پر نماز کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔ اور خانۂ کعبہ کے طواف کے واسطے واجب ہے اور باوضو سونے کے لئے اور جھوٹ، غیبت، چغلی اور ہر خطا کرنے اور بُرے (گندے) شعر پڑھنے کے بعد وضو کر لینا مستحب

ہے۔اور اختلافِ علماء سے بچنے کے لئے بھی وضو کرنا مستحب ہے جیسے عورتوں کو صرف چھونے سے (بعض ائمہ کرام کے نزدیک وضوٹوٹ جاتا ہے) لٰہذا اس اختلاف سے بچنے کے لئے کسی عورت کے بلا حائل بدن چھوجانے پر وضو کر لینا مُستَحَب ہے۔

وُضو کی سُنَّتوں کا بیان

وضو میں بارہ چیزیں سنت ہیں۔(۱) تَسمِیَہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا (۲) نیت کرنا (۳) گٹوں تک دونوں ہاتھوں کا دھونا (۴) کلی کرنا (۵) ناک میں پانی ڈالنا (۶) داڑھی کا خلال کرنا (۷) اُنگلیوں کا خلال کرنا (۸) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (۹) پورے سر کا مسح کرنا (۱۰) کانوں کا مسح کرنا (۱۱) قبلہ کی طرف رُخ کرنا (۱۲) اس ترتیب کی رعایت کرنا جونصِ قرآن وحدیث میں ہے (یعنی پہلے چہرہ دھونا، پھر ہاتھ دھونا، پھر سر کا مسح کرنا اور اخیر میں پاؤں دھونا)

وضو کے مُستَحَبَّات کا بیان

وضو کے مستحبات بہت زیادہ ہیں (جن کی تفصیلات بہار شریعت وفتاویٰ رضویہ سے معلوم کی جاسکتی ہیں) ان میں سے چند یہ ہیں پے درپے دھونا، داہنے سے شروع کرنا اور گردن کا مسح کرنا وغیرہ۔

وُضو کے نَوَاقِض کا بیان

وضو کو توڑنے والی چیزیں بارہ ہیں (۱) منھ بھر کی قے (۲) خون جوتھوک پر غالب ہو (۳) یا برابر ہو (۴) خون رونما ہوئے بغیر ولادت

(۵)اس طرح سونا جس سے مِقْعَد زمین سے جمی نہ رہ سکے(۶)سونے والا اس حال میں بیدار ہو کہ مِقْعَد (سُرِیْن) زمین سے اٹھی ہو۔(۷)بے ہوشی (۸)جنون(۹)پاخانہ پیشاب کی جگہوں سے نکلنے والی چیزیں(۱۰)رکوع وسجود والی نماز میں قصداً یا سہواً قہقہہ لگانا۔(۱۱)مباشرتِ فاحشہ(۱۲)پیپ ومواد کا نکلنا۔

وُضو کے مکروہات کا بیان

وضو کے مکروہات پانچ ہیں(۱)پانی صَرْف کرنے یعنی استعمال میں حد سے تجاوُز کرنا(۲)یا حد سے زیادہ کمی کرنا کہ سنتیں ادا نہ ہوسکیں(۳)پانی چہرہ پر مارنا(۴)بلاعذر دنیوی باتیں کرنا(۵)نئے پانی سے تین بار مسح کرنا۔

غسل کا بیان

غُسل:۔شریعت میں جنابت یا حیض ونفاس وغیرہ کی وجہ سے پورا بدن دھونے کو کہتے ہیں۔

غسل کے فرائض کا بیان

غسل کے فرائض گیارہ ہیں(۱)منھ(۲)ناک(۳)بدن (۴)اندرونِ قُلْفہ جس کے ہٹانے میں دِقّت وپریشانی نہ ہو(۵)ناف (۶)ایسا سوراخ جو بند نہ ہو(۷)صرف مرد کے بال کا اندرونی جوڑا(ان سب مذکورہ چیزوں)کا دھلنا(۸)اورعورت کے بال کی جڑوں(۹)داڑھی (۱۰)مونچھ(۱۱)بھوؤں کی کھال(۱۲)اورفرجِ خارج تک پانی پہونچانا۔

غسل کی سنتوں کا بیان

غسل کی سنتیں بارہ ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں (۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) دونوں ہاتھوں کو دھونا (۴) اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہو تو اسے دھونا (۵) شرمگاہ دھلنا (۶) غسل سے پہلے وضو کرنا (۷) پانی مَلنا (۸) غسل کی ابتدا سر سے کرنا (۹) تین بار بدن پر پانی بہانا وغیرہ۔

غسل کے مستحبات ومکروہات کا بیان

غسل کے مستحبات وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔ لیکن غسل میں قبلہ رخ ہونا مستحب نہیں، اور مکروہات بھی وہی ہیں جو وضو کے مکروہات ہیں۔

ان چیزوں کا بیان جن سے غسل واجب ہوجاتا ہے

غسل واجب کرنے والی چھ چیزیں ہیں۔(۱) ظاہرِ جسم کی طرف منی کا برآمد ہونا بشرطیکہ بلامُجَامَعَت وہمبستری اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو (۲) اگلے یا پچھلے مقام میں حشفہ (سُپاری) کا چھپ جانا (۳) سوجانے کے بعد رقیق پانی (رطوبت) کا پایا جانا (۴) نشہ یا بے ہوشی کے دور ہونے کے بعد ایسی رطوبت کا پایا جانا جس کے منی ہونے کا گمان ہو (۵) حیض (۶) نفاس۔

ان چیزوں کا بیان جن سے غسل واجب نہیں ہوتا

وہ چیزیں نو ہیں۔(۱) مذی (۲) ودی (۳) بلاتری احتلام (۴) خون رونما ہوئے بغیر پیدائش کا ہونا (۵) ایسا کپڑا لپیٹ کر ہمبستری کرنا جو حصولِ لذت سے روک دے (۶) حُقنہ (پچھلے مقام سے دوا چڑھانا) (۷) انگلی یا انگلی جیسی کسی چیز کو آگے، پیچھے شرمگاہ کے کسی راستے میں داخل کرنا (۸) جانور

یا کسی مُردہ کے ساتھ مُجَامَعَت کرنا (بشرطیکہ انزال نہ ہو) (۹) ایسی کنواری [۱] عورت سے ہمبستری کرنا جس کا کنوارہ پن (پردۂ بکارت) ختم نہ ہوا ہو۔

غسل کی قسمیں

غسل کی تین قسمیں ہیں (۱) غسلِ فرض (۲) غسلِ سنت (۳) غسلِ مستحب

غسلِ فرض:۔ جب غسل توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے۔ (یعنی جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان میں سے کوئی چیز پائی جائے) تو غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔

غسل سنت:۔ چند چیزوں کے لئے ہے جیسے نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، حاجیوں کے لئے عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے دن زوال آفتاب کے بعد۔

غسل مستحب:۔ سولہ ۱۶/ چیزوں کے لئے غسل کرنا مندوب (مستحب) ہے ان میں سے چند یہ ہیں مثلاً جو عمر سے بالغ ہوں، جو بحالت طہارت مسلمان ہو۔ پچھنہ لگوانے اور میت کو نہلانے کے بعد۔

جُنُب اور بے وُضو پر حرام ہونے والی چیزوں کا بیان

چار چیزیں جنابت والوں پر حرام ہیں۔ (۱) نماز (۲) قرآن کی کسی آیت کا

---

[۱] ایسی کنواری عورت سے ہمبستری ہو اور مرد کا انزال نہ ہو تو دونوں میں سے کسی پر غسل واجب نہیں البتہ عورت کا حمل بعد میں ظاہر ہو جائے تو دونوں پر وجوب غسل کا حکم دیا جائے گا۔ اور جتنی نمازیں اس غسل سے پہلے پڑھی گئی ہوں گی ان سب کا اعادہ ضروری ہوگا لہذا یہاں جس مسئلہ کا ذکر ہے اگر اس سے یہ مراد ہو کہ مرد پر غسل واجب نہ ہوگا تو یہ مسئلہ بھی اس شرط سے مشروط ہونا چاہئے کہ مرد کو انزال نہ ہوا ہو۔ شامی میں ہے (قوله الا اذا حبلت) فيكون دليل انزالها فيلزمها الغسل قال ابو المسعود و كذا يلزمه لانه دليل انزاله ايضا۔ وان خفی علیه از: قاضی فضل احمد صاحب

پڑھنا (۳) قرآن پاک (یا اس کی کسی آیت) کا بلا غلاف چھونا (۴) طواف کرنا۔

اور تین چیزیں مُحْدِث یعنی بے وُضُو شخص پر حرام ہیں۔ (۱) نماز (۲) طواف (۳) بلا غلاف و جزدان قرآنِ پاک (یا اس کی کوئی آیت) چھونا۔

تیمم کا بیان

تیمم :۔ اصطلاحِ شرع میں جنسِ زمین کی کسی پاک چیز سے چہرہ اور ہاتھوں پر مسح کرنے کا نام ہے۔ اور اس کے فرائض دو ہیں (۱) جنسِ زمین کی کسی پاک چیز سے چہرہ (۲) اور دونوں ہاتھوں پر مَسَح کرنا۔

تیمم کی شرطوں کا بیان

تیمم کی شرطیں آٹھ ہیں۔ (۱) نیت، ارادہ، (۲) تیمم کو مباح کرنے والا عذر جیسے آدمی کا پانی سے ایک میل کی دوری پر ہونا اگر چہ شہر کے اندر ہو (۳) یہ کہ تیمم جنسِ زمین کی کسی پاک [1] چیز سے ہو۔ جیسے مٹی، پتھر، بالو، وغیرہ۔ (۴) پورے اعضائے تیمم کا مسح کرنا۔ (۵) مسح کرنا، ہاتھ کے پورے یا اکثر حصہ سے ہو۔ (۶) شرط یہ ہے کہ تیمم ہتھیلیوں کے پیٹ کے ساتھ دو ضربوں میں ہو۔ (۷) منافئ تیمم چیزیں حیض و نفاس اور حدث کا ختم ہو جانا۔ (۸) شرط مسح کو روکنے والی چیزیں مثلاً موم، چربی (وغیرہ) کا نہ ہونا۔

---

[1] زمین کی وہ پاک چیز جسے آگ نہ جلا سکے اور نہ ہی پگھلا سکے ۱۲/ از مترجم

تیمم کی سنتوں کا بیان

تیمم میں سات سنتیں ہیں۔(۱)تسمیہ(۲)ترتیب (۳)پے در پے ہونا (۴) مٹی پر ہاتھوں کو رکھنے کے بعد آگے (۵)اور پیچھے کرنا (۶)دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا(۷)اُنگلیاں کشادہ(کھلی)رکھنا۔

تیمم کے نواقض کا بیان

تیمم دو چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے(۱)وضو توڑنے والی تمام چیزوں سے (۲)وضو کے لائق پانی کے استعمال کرنے پر قدرت ہونے سے۔(بلحاظِ مقدار و وصف)اگر غسل کا تیمم ہو تو غسل کے لائق پانی کے استعمال پر قادر ہونے سے(غسل کا تیمم ٹوٹ جائے گا)

موزوں[۱] پر مسح کرنے کا بیان

موزوں پر مسح کے جائز ہونے کی سات شرطیں ہیں۔(۱)موزے دونوں پاؤں دھو کر پہنے جائیں اگرچہ پورا وضو کرنے سے پہلے ہو بشرطیکہ وہ وضو کسی ناقضِ وضو کے سرزد ہونے سے پہلے پورا کر لیا گیا ہو۔(۲)دونوں موزوں سے ٹخنے چھپ جائیں۔(۳)موزے اس طرح چپٹے ہوں کہ آسانی سے چل سکیں۔(۴)کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین اُنگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو۔(۵)موزے پیروں پر بلا باندھے رکے رہیں۔(۶)موزے جسم تک پانی کے

۱؎ جن موزوں پر مسح جائز ہے ان میں شرط ہے کہ وہ موزے چمڑے کے بنے ہوں یا صرف تلا چمڑے کا ہو باقی اور کسی دبیز چیز کا، آج کل جو عموماً سوتی یا اُونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے ۱۲/ از قاضی فضل احمد

پہونچنے سے مانع (روک) ہوں (۷) ہر پیر میں اگلے حصّۂ قدم میں ہاتھ کی تین اُنگلیوں کی مقدار قدم باقی ہو (کہ جس پر مسح ہو سکے) موزے کے اگلے حصّۂ قدم کے ظاہر پر ہاتھ کی چھوٹی تین اُنگلیوں کی مقدار مسح کرنا فرض ہے۔

موزوں پر مسح کی مدت کا بیان

مقیم یعنی غیر مسافر شخص ایک دن، ایک رات مسح کرے گا۔ اور مسافر شخص یعنی غیر مقیم تین دن تین رات تک مسح کرے گا۔ تو جب کوئی مسافر مکمل ایک دن ایک رات مسح کرنے کے بعد اقامت کرلے یعنی مقیم ہو جائے تو موزے اُتار ڈالے ورنہ ایک ایک شب و روز (جو مقیم کے لئے مسح کی مدت ہے) پوری کرے۔

موزوں کے مسح کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسح کو تین چیزیں توڑتی ہیں (۱) وضو توڑنے والی تمام چیزیں (۲) موزے کا اُتار دینا (۳) مدتِ مسح کا گزرنا اگر (موزے اُتارنے پر) ٹھنڈک سے پیر کے شَل ہو جانے کا خوف نہ ہو (ورنہ مدتِ مسح کے گزرنے پر بھی مسح نہیں ٹوٹے گا)

حیض ونفاس اور استحاضہ کا بیان

حیض:۔ وہ خون ہے جو بالغہ غیرِ حاملہ عورت کے رحم سے نکلے اور وہ (عورت) سِنِّ ایاس کو نہ پہونچی ہو، اور یہ خون بیماری کے سبب نہ ہو۔

مدتِ حیض:۔ کم از کم تین روز، اوسطِ مدت پانچ روز، زیادہ سے زیادہ دس روز ہے۔

نفاس:۔ وہ خون ہے جو بعدِ ولادت نکلے۔اس کی اکثرِ مُدَّت چالیس روز ہے اور کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں۔

استحاضہ:۔ وہ خون ہے جو تین دن سے کم اور حیض میں دس دن سے زیادہ آئے اور نفاس میں چالیس دنوں سے زیادہ ہو۔

مدتِ طہر فاصل:۔ دو حیضوں کے درمیان طہر کی کم از کم مدت پندرہ روز ہے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔لیکن وہ عورتیں جو استحاضہ کی حالت میں بالغہ ہوئیں ان کا حیض دس ۱۰/روز، طہر پندرہ ۱۵/روز اور نفاس چالیس ۴۰/روز مانا جائے گا۔اور وہ عورت جس کی کوئی متعین عادت ہو پھر خون اس کی پُرانی عادت سے بڑھ کر حیض ونفاس کے اکثرِ ایام سے بھی زیادہ ہو جائے تو وہ خون اس کی پُرانی عادت کے دنوں کے برابر حیض ونفاس کا مانا جائے گا اور باقی استحاضہ۔جب عورت کو اس کی پُرانی عادت یاد نہ ہو تو وہ مُحَیِّرَہ کے حکم میں ہے۔

مُحَیِّرَہ (مسئلہ حیض میں حیران و پریشان عورت) کا بیان

مُحَیِّرَہ:۔ وہ عورت ہے جو اپنی عادت کے ایام بھول گئی یا ایام تو نہ بھولی، وقت بھول گئی یا دونوں بھول گئی تو ایسی عورت کی تین حالتیں ہیں۔

(۱) جب عورت اپنی عادت کے دن بھول جائے اور اتنا معلوم رہے کہ میرا حیض ہر ماہ ایک بار آتا ہے۔تو اس کا حکم یہ ہے کہ خون جاری ہونے کی ابتدا سے تین دن تک نماز چھوڑ دے پھر سات دن ہر ایک نماز غسل کر کے ادا کرے پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے

اوران آخری بیس ایام میں اس کا شوہر اس سے قُربت کرسکتا ہے۔

(۲) جب عورت خون آنے کا وقت بھول جائے اور اتنا یاد رہے کہ میری عادت کے ایام تین تھے اور وقت وتاریخ یاد نہ ہو۔تو اس کا حکم یہ ہے کہ شروع ماہ میں تین دن نماز پڑھے پھر ستائیس دن ہر نماز کے لئے غسل کرے۔

(۳) عادت اور تاریخ دونوں بھول جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر حیض یا طہر کسی کا مُعیَّن طور پر حکم نہ لگایا جائے گا بلکہ وہ احتیاط اختیار کرے گی تو اس کو جس وقت طہارت و پاکی کا یقین ہو وضو کر کے نماز پڑھے گی۔جب حیض کا یقین ہو تو نماز چھوڑ دے گی۔اور جب اُسے حیض یا طہر میں شک ہو تو تحَرّی کرے گی اگر اس سے تحری ہوسکے۔ورنہ بیس دن تک نماز غسل کر کے پڑھے گی اگر اسے یاد ہے کہ میرے حیض کی ابتدا رات میں ہوئی۔اور بائیس دن اسی طرح نماز پڑھے گی اگر اسے یاد ہو کہ حیض کی ابتدا دن سے ہے۔

خون کے اکثرِ حیض ونفاس پر ختم ہونے کا بیان

جب خون حیض ونفاس کی اکثرِ مدت پر بند ہو تو اس سے وطی بلا غسل حلال ہے۔اور جب کم پر بند ہو تو اس سے وطی اس وقت حلال ہوگی جب ان تین چیزوں میں سے ایک پالی جائے۔(۱) یا تو عورت غسل کرلے (۲) یا تیمم کر کے نماز پڑھ لے (۳) یا کوئی نماز اس کے ذمہ قرض (فرض) ہو جائے اس کی صورت یہ ہے کہ خون بند ہونے کے بعد سے اتنا وقت پالے جس میں غسل کے بعد تکبیر تحریمہ کی یا اس سے زیادہ کی گنجائش ہو۔لیکن اس نے اس وقت غسل وتیمم نہ کیا یہاں تک کہ وقتِ نماز نکل گیا تو صرف وقت

https://alislami.net

کے نکلنے ہی سے وطی حلال ہو جائے گی۔

نجاست کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں (۱) نجاست حکمیہ:۔ وہ نجاست ہے جو وضو یا غسل کے ذریعہ پاک ہونے سے پہلے اعضا کے ساتھ قائم رہتی ہے۔

(۲) نجاستِ حقیقیہ:۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) نجاستِ غلیظہ (۲) نجاستِ خفیفہ

(۱) نجاستِ غلیظہ:۔ جیسے بہتا ہوا خون، شراب، مُردار کا گوشت اور چمڑا اور ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت کھایا نہیں جاتا ہے۔ جیسے بھیڑیا اور آدمی کا پیشاب اگر چہ دودھ پیتا بچہ ہی کا کیوں نہ ہو۔ نجاستِ غلیظہ اگر جامد غیرِ سائل (نہ بہنے والی) ہو تو دِرہَم کے وزن کے برابر اور اگر بہتی رقیق نجاست ہو تو ہتھیلی کی چوڑائی کے برابر معاف ہے۔

(۲) نجاستِ خفیفہ:۔ ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ جیسے اونٹ، گائے، بکری اور ان پرندوں کی بیٹ (پاخانہ) جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے شاہین، چیل، کوّا وغیرہ۔ یہ نجاستِ خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو معاف ہے۔ (یعنی نماز ہو جائے گی)

پھر نجاست کی دو قسمیں ہیں (۱) مرئی (۲) غیر مرئی

مرئی نجاست:۔ وہ نجاست ہے جو خشک ہونے کے بعد بھی دکھائی دے۔ اس کی پاکی عین نجاست کے دور ہونے سے ہوتی ہے۔ اگر نجاست کا اثر یا رنگ دھونے سے زائل نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

غیر مرئی نجاست:۔ وہ نجاست ہے جو خشک ہونے کے بعد نہ دکھائی پڑے

یہ تین بار دھونے اور ہر بار نچوڑنے سے پاک ہوتی ہے۔ جو چیزیں نچوڑنے کے قابل نہیں وہ چیزیں تین بار دھو کر خشک کرنے سے پاک ہوجاتی ہیں۔

صلوٰۃ یعنی نماز کا بیان

صلوٰۃ کا لغوی معنی دعا ہے اور اصطلاحِ شرع میں ایسے اقوال وافعال کا نام ہے جو چند مخصوص شرطوں کے ساتھ تکبیر سے شروع اور سلام پر ختم ہو۔

شرط:۔ اسے کہتے ہیں جو حقیقتِ شی سے خارج ہو۔ اور رکن وفرض اس کے برعکس شی کی ماہیّت میں داخل ہوتے ہیں۔

نماز کی درستگی اور وجوب کی شرطوں کا بیان

نماز واجب ہونے کی تین شرطیں ہیں۔ (۱) اسلام (۲) بُلوغ (۳) عقل

نماز درست ہونے کی سات شرطیں ہیں۔ (۱) حدثِ اصغر و اکبر سے بدن پاک ہو۔ (۲) کپڑے پاک ہوں، (۳) جگہ پاک ہو، (۴) سترِ عورت ہو (۵) نیت اور تحریمہ کے درمیان فصل نہ ہو، (۶) وقت ہونے کا علم ہو، (۷) استقبالِ قبلہ ہو۔

ارکانِ نماز کا بیان

نماز کے ارکان سات ہیں (۱) تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجود (۶) بقدرِ تشہد قعدۂ اخیرہ (۷) خروج بصنعہٖ یعنی اپنے کسی ایسے فعل کے ذریعہ نماز سے نکلنا جو نماز کو ختم کردے۔

نماز کے واجبات کا بیان

واجب:۔ وہ ہے جو ایسی دلیلِ ظنّی سے ثابت ہو جس کے اندر اس کی دلیل بننے میں شبہ ہو۔

نماز کے مشہور واجبات اٹھارہ ہیں۔(۱) سورۂ فاتحہ کی قرأت کرنا (۲) اس کے ساتھ کسی سورہ کا ملانا،(۳) پہلی دونوں رکعتوں کو قرأت کے لئے متعین کرنا،(۴) مکرّر افعال میں ترتیب کا لحاظ رکھنا،(۵) تعدیلِ ارکان یعنی ارکان کو ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا،(۶) قعدۂ اولیٰ،(۷) تشہد،(۸) لفظِ اَلسَّلام،(۹) وتر میں دعائے قنوت،(۱۰) عیدین کی تکبیریں،(۱۱) اعضا کا ارکان میں مطمئن ہونا (۱۲) پیشانی کے ساتھ ناک بھی لگانا،(۱۳) تیسری رکعت کے لئے بعدِ تشہد بلا تاخیر کھڑا ہونا،(۱۴) نماز شروع کرنے کے لئے خاص "اللہ اکبر" کہنا،(۱۵) ہر رکعت میں دوسرا سجدہ ادا کرنا (۱۶) جہری نمازوں میں جہر کے ساتھ قرأت کرنا (۱۷) سِرّی نمازوں میں سِرّ کے ساتھ (یعنی آہستہ) قرأت کرنا (۱۸) قعدۂ اخیرہ میں تشہد (التحیات) پڑھنا۔

نماز کی سنتوں کا بیان

نماز کی سنتیں پچاس سے زائد ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا، تکبیر تحریمہ کے لئے دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا، انگلیوں کا کھلی رکھنا، رکوع وسجود میں تین بار تسبیح کہنا، بایاں پیر بچھانا اور دایاں کھڑا رکھنا، قعدۂ اخیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود (وسلام) بھیجنا، اور ایسی دعا کرنا جس کا سوال محال نہ ہو، وغیرہ ہیں۔

نماز کے مکروہات کا بیان

مکروہاتِ نماز بہتر سے زائد ہیں جن میں آسمان کی طرف نظر کرنا، راستہ ،قبرستان، حمّام خانہ، راستہ کے بلند حصہ پر اور دوسرے کی زمین میں بغیر اُس کی رضا مندی کے نماز ادا کرنا اور نمازی سے کسی واجب کا سہواً ترک ہونا (بھول کر چھوٹنا) وغیرہ شامل ہیں۔

نماز باطل کرنے والی چیزوں کا بیان

نماز باطل کرنے والی چیزیں اڑسٹھ سے زائد ہیں۔جن میں سے کچھ یہ ہیں۔ایسے الفاظ میں دعا کرنا جو ہماری گفتگو کے مشابہ ہو، کراہنا، آہ آہ کرنا، زور سے رونا، بے عذر کھنکھارنا، عمل کثیر کرنا، کھانا پینا، چھینکنے والے کا "یرحمک اللہ" سے جواب دینا، سلام کرنا ،سلام کا جواب دینا، دوسرے کو لا الٰہ الا اللہ سے جواب دینا۔

نمازوں کے درمیان ترتیب کا بیان

قضا نمازوں اور وقتی نمازوں کے درمیان ترتیب فرضِ عَملی ہے اور یہ ترتیب تین چیزوں میں سے کسی بھی چیز کے واقع ہونے سے ساقط ہوجاتی ہے(۱)وقت کی تنگی (۲) نسیان ''بھول'' (۳) چھ وقتوں کی نمازوں کا قضا ہوجانا۔

وتر کا بیان

نمازِ وتر واجب ہے۔اور یہ ایک سلام کے ساتھ تین رکعتیں ہیں۔اور قرأت سبھی رکعتوں میں فرض ہے اور دعائے قنوت پڑھنا اور اس

کے لئے سورۂ فاتحہ اور کسی سورہ کی قرأت کے بعد تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے ''اللہ اکبر'' کہنا واجب ہے۔

وتر کے فرض کے ساتھ دو احکام ہیں (۱) کسی حکم میں وہ فرض کے ساتھ متحد (یکساں) ہوجاتی ہے (۲) کسی حکم میں فرض سے مختلف ہوتی ہے۔ جیسے وتر اور دیگر فرض نمازوں کے درمیان ترتیب فرض ہونے میں دونوں کا حکم ایک ہے اور ترکِ واجب کی سزا ترکِ فرض کی سزا سے ہلکی ہونے میں دونوں کا حکم مختلف ہے۔

سنت کی قسموں کا بیان

سُنَّت کی دو قسمیں ہیں (۱) سنتِ مؤکدہ (۲) سنتِ غیر مؤکدہ

سنتِ مؤکدہ:۔ وہ سنت ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پابندی اختیار کی ہو۔ اور عمر یعنی زندگی میں صرف ایک، دوبار بے عذر ترک فرمایا ہو۔

حکم! سنت پر عمل کرنے میں ثواب ہے اور چھوڑنے پر مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے آخرت میں عتاب وسرزنش ہوگی۔

سنت مؤکدہ:۔ شب وروز میں بارہ (۱۲) رکعتیں ہیں، نماز فجر سے پہلے دو رکعت، فرضِ ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت۔ اور نماز مغرب کے بعد دو رکعت اور نماز عشاء کے بعد کی دو رکعت۔

سنتِ غیر مؤکدہ:۔ وہ سنت ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پابندی نہ کی ہو بلکہ اسے کبھی کیا اور کبھی ترک فرمایا۔

حکم:۔ اس کا یہ ہے کہ عمل کرنے میں ثواب ہے اور چھوڑنے پر عتاب نہیں۔

https://alislami.net

سنت غیر مؤکّدہ رات ودن میں اٹھارہ رکعتیں ہیں۔ چار رکعتیں فرضِ عصر کے پہلے اور چار ہی فرض عشا کے پہلے اور چار اس کے بعد، اور چھ رکعتیں نمازِ مغرب کے بعد۔

اِمامت کا بیان

جمعہ وعیدین کی صحت کے لئے جماعت شرط ہے اور فرض نمازوں میں سنت مؤکدہ ہے۔

صحتِ اِمامت کے شرائط:۔(۱) اسلام (۲) بلوغ (۳) عقل (۴) قرآن کی اتنی مقدار کا یاد رکھنا جو نماز کے لئے کافی ہو (۵) دائمی نکسیر جیسے عذر سے خالی ہونا اور امام کی حالت مقتدی سے ابتر نہ ہو۔ لہٰذا مرد کا عورت اور بچہ کی اقتدا کرنا درست نہ ہوگا۔

مقتدی میں یہ چیزیں شرط ہوتی ہیں۔ تکبیر تحریمہ کے وقت اقتدا کی نیت، ادا اور قضا کے لحاظ سے دونوں نمازوں کا ایک ہونا، تو نمازِ ظہر نمازِ عصر (پڑھنے والے) کے پیچھے درست نہ ہوگی اور نہ ہی کسی ایک دن کی نمازِ ظہر دوسرے دن کی نماز ظہر (ادا کرنے والے) کے پیچھے صحیح ہوگی۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ مقتدی کسی مسبوق کی اقتدا نہ کرے۔ اور وہ ایسی جگہ رہے جہاں سے امام کے انتقالات کا علم ہو۔

پھر جب لوگ اکٹھا ہوں اور ان میں سے ہر ایک میں مذکورہ شرطیں کامل طور پر پائی جائیں اور ان میں کوئی صاحب منزل (گھر والا) نہ ہو اور نہ بادشاہ کا مقرر کردہ شخص ہو تو ان میں امامت کا زیادہ مستحق بڑا عالمِ شریعت ہے پھر بڑا قاری[1] قرآن، پھر بڑا پرہیزگار، پھر اسی ترتیب پر زیادہ عمر دراز۔ تو

---

[1] علم قرأت جاننے والا۔ وقف کے مقام میں وقف اور وصل کے مقام میں وصل وغیرہ۔

اگر سبھی برابر ہوں تو لوگوں کو انتخاب کا اختیار ہے۔ یا ان کے درمیان قرعہ اندازی ہو۔

اسی طرح سے جب صفیں پوری ہوجائیں اور ان میں بچے، ہجڑے اور عورتیں بھی ہوں تو ان میں پہلے مردوں کی صفیں ہوں گی، پھر بچوں کی، پھر ہجڑوں کی، اور پھر اخیر میں عورتوں کی صفیں ہوں گی۔

جب امام کے ساتھ کوئی عورت شامل نماز ہوجائے تو امام کی نماز چند شرطوں پر فاسد ہوگی (۱) عورت مشتہات [1] ہو۔ (۲) نماز مطلق [2] ہو (۳) نماز مشترک [3] ہو (۴) مکان ایک [4] ہو (۵) دونوں کے بیچ کوئی شی حائل نہ ہو۔ (٦) مرد کی نیت اس عورت کی امامت کی ہو۔

اُن اشخاص کا بیان جن کی امامت مکروہ ہے

غلام، اعرابی، فاسق، بدعقیدہ [5]، اندھا، اور وَلَدُ الزنا شخص کی امامت مکروہ ہے۔ نماز کو دراز (لمبی) کرنا اور عورتوں کی جماعت بھی مکروہ ہے۔

۱؎ مشتہات اس طرح کہ وہ بالغہ ہو یا شہوت والی بچی ہو۔ ۱۲ از محمد احمد مصباحی۔

۲؎ یعنی نماز رکوع وسجود والی ہو۔ ۱۲

۳؎ تحریمہ میں شرکت کی صورت یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے تحریمہ کو دوسرے پر بنا کرنے والا ہو۔ ۱۲ اور ادا میں شرکت کی صورت یہ ہے کہ ایک دوسرے کا امام ہو اس نماز میں جو ادا کر رہا ہے۔ ۱۲

۴؎ اس طرح نہ ہو کہ ایک دوکان پر ہو دوسرا زمین پر یا برعکس ہو۔ ۱۲

۵؎ عقیدہ اگر کفری منافی اسلام ہے یا اس کا مُؤیِّد ہے یا اس سے راضی ہے تو ایسا شخص اسلام سے خارج ہے۔ نماز اس کے پیچھے مکروہ ہی نہیں بلکہ باطل ہے۔ نماز کا اعادہ فرض ہے۔ ۱۲ از مترجم

۵؎ اگر بدمذھبی حد کفر کو پہونچی ہوئی نہیں ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ بکراہت شدیدہ ہے۔ قاضی فضل احمد مصباحی

https://alislami.net

سجدۂ سہو کا بیان

سجدۂ سہو:۔ کسی واجب کے سہواً بھول کر ترک سے واجب ہوتا ہے اگرچہ چند واجبات سہواً ترک ہوئے ہوں ۔اور سجدۂ سہو یہ ہے کہ تشہُّد اور ایک سلام کے بعد دو سجدے کرے۔قعدۂ اُولیٰ سے سَہُو ہوا تو قعدۂ اُولیٰ کی طرف اس وقت لَوٹ آئے جب وہ قیام کی بہ نسبت قعدہ زیادہ قریب ہو ورنہ تیسری رکعت کے لئے قیام کرے۔اگر قعدۂ اخیرہ سے سہو ہوا تو اس کی طرف لوٹ آئے جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ پھر اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو اس کی فرض نماز باطل ہوگئی تو اس میں چھٹی رکعت شامل کرلے تا کہ دو رکعت نفل ہو جائیں کیونکہ طاق رکعت نفل نماز پڑھنا ممنوع ہے۔اگر چوتھی رکعت کا قعدہ کر کے کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کیا تو قعدہ کی طرف پلٹ آئے اور (بعد سجدۂ سہو) سلام پھیر دے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو اس کا فرض پورا ہو گیا اس میں چھٹی رکعت شامل کرلے تا کہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور بعد میں سجدۂ سہو کرلے۔

نماز میں شک ہونے کا بیان

جب نمازی کو اپنی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک واقع ہو جائے کہ تین رکعت پڑھی ہے یا چار اور اسے شک کی عادت نہ رہی ہو تو از سرِ نو اپنی نماز پڑھے۔اور اگر شک اکثر ہوتا رہتا ہے تو تحَرِّی کرے اور اپنے غالبِ گمان پر عمل پیرا ہو۔اگر اسے کوئی غالبِ گمان نہ ہو تو کم رکعت کو اختیار کرے

(اور نماز مکمل کرے)

مریض کی نماز کا بیان

مریض:۔ شرعاً وہ شخص ہے کہ جب وہ کھڑا ہو تو کھڑے ہونے میں تکلیف ہو۔ اس کے الگ الگ احکام ہیں۔ اگر پورا قیام اس پر دشوار ہو تو رکوع، سجود کرے، پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور اپنے سجدہ کے اشارہ کو بنسبتِ رکوع کے اشارہ سے پست کرے۔ پھر اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو اس کی نماز مؤخر کر دی جائے گی جب تک گفتگو سمجھ رہا ہو اگرچہ نمازیں زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

جو شخص پانچ نمازوں تک بے ہوش یا مجنون رہا تو اس پر نمازوں کی قضا ہے اگر اس سے زیادہ (اوقاتِ نماز) تک بے ہوش یا مجنون رہا تو قضا بھی نہیں۔

سجدۂ تِلاَوَت کا بیان

سجدۂ تِلاَوَت! عربی زبان میں آیتِ سجدہ سننے والوں پر واجب ہے ان کی سمجھ میں (آیت سجدہ) آئے یا نہ آئے۔ اور اس کے علاوہ دوسری زبان (مثلاً فارسی یا اردو) میں سننے والوں پر سجدۂ تلاوت اس شرط پر واجب ہے کہ وہ آیتِ سجدہ سمجھیں۔ اگرچہ آیتِ سجدہ سننے کا قصد نہ کیا ہو۔

چار قسم کے ایسے لوگ ہیں جن پر سجدۂ تلاوت نہ تو تلاوت کرنے پر واجب ہوتا ہے۔ اور نہ ہی دوسروں سے سن کر۔ وہ چار قسم کے لوگ یہ ہیں۔
(۱) حیض والی عورت (۲) نفاس والی عورت (۳) سونے والا (۴) مجنون

(پاگل) (اسی طرح ریڈیو، ٹی وی اور کیسٹ، انٹرنٹ وغیرہ کے ذریعہ سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں۔)

سجدۂ تلاوت کے شرائط:۔ تکبیر تحریمہ اور تعیینِ نیت کے ماسواوہی ہیں جونماز کے ہیں۔

اس کارکن:۔ زمین پر پیشانی رکھنا ہے۔اس کی صفت یہ ہے کہ وہ نماز کے اندر فی الفور واجب ہے اور غیرِ نماز میں بطریقۂ مہلت واجب ہے۔اس کا حکم دنیوی !ایک واجب سے سبکدوشی اور حکم اُخروی !ثواب کا حصول ہے۔سجدہ کی آیتیں چودہ (۱۴) ہیں۔

مسافر کا بیان

سفر:۔ شرعاً اتنی مسافت طے کرنے کا نام ہے جس میں اَحکامِ شرع کچھ بدل جائیں۔تو سفر کے ارادہ سے نکلنے والا شخص جب اپنے شہر کے درودیوار اور ملحقہ میدانوں سے گزر جائے تو اس پر چار رکعت والی فرض نمازوں میں تین شرطوں کے ساتھ قصر کرنا واجب ہے۔(۱) بالغ ہو (۲) سفر واقامت کے فیصلے میں وہ خود مختار ہو (غیر کے تابع نہ ہو) (۳) عام استراحات کے ساتھ درمیانی رفتار سے سال کے تین چھوٹے [۱] دنوں سے کم کی مسافت کا سفر نہ ہو۔(یعنی تقریباً ۱/۲ ۵۷ میل یا ۹۲ کلومیٹر کا سفر ہو۔) حکمِ سفر اُس وقت تک رہے گا جب وہ اپنے شہر میں آجائے یا کسی شہر یا بستی میں نصف ماہ

۱۔ ۲۲/ دسمبر سال کا سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے جبکہ ۲۱/ جون سال کا سب سے بڑا دن ہوتا ہے۔قاضی فضل احمد مصباحی

https://alislami.net

کی اقامت کا ارادہ کر لے۔ (یعنی جب تک اپنے شہر میں آمد یا کسی شہر وبستی میں نصف ماہ ''پندرہ دن'' رہنے کا ارادہ نہ ہوگا مسافر کے حکم میں ہی رہے گا۔

جب مسافر نے چار رکعت والی فرض نماز پوری کر لی اور دوسری رکعت پر قعدہ کیا تو اس کی نماز دو رکعت پر سلام نہ پھیرنے کی وجہ سے بغیر کراہت درست نہ ہوگی (یعنی مکروہ ہوگی) اور دوسری رکعت پر قعدہ نہ کیا ہو بلکہ وہ تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو اس کی نماز قعدۂ اُولیٰ کے چھوٹ جانے سے باطل ہوجائے گی (کیونکہ قعدۂ اولیٰ قَصرِی نمازوں میں مسافر کے لئے فرض ہے)

وطن کا بیان

وطن کی دو قسمیں ہیں (۱) وطنِ اصلی (۲) وطنِ اقامت

۱۔ وطنِ اصلی:۔ وہ وطن ہے جہاں زندگی گزارنا مقصود ہو، اسے چھوڑنا مقصود نہ ہو، خواہ اس کی پیدائش وہیں ہوئی ہو یا وہاں نہ ہوئی ہو۔

ایک وطنِ اصلی اس جیسے دوسرے وطنِ اصلی بنا لینے سے ختم ہوجاتا ہے۔

۲۔ وطنِ اقامت:۔ وہ وطن ہے جہاں نصف ماہ (پندرہ دن) یا اس سے زائد کی اِقامت کا اِرادہ ہو۔ اور یہ وطنِ اِقامت ''شرعی سفر'' (تقریباً ۹۲ کلو میٹر کے سفر) سے اور وطنِ اصلی سے بھی ختم ہوجاتا ہے۔

نمازِ جمعہ کا بیان

نمازِ جمعہ کی تیرہ شرطیں ہیں۔ جن میں نمازِ جمعہ واجب ہونے کی سات شرطیں ہیں۔

(۱) مرد ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) مقیم ہونا (۴) تندرست ہونا (۵) دونوں

https://alislami.net

پَیر کا موجود ہونا (۶) اُن دونوں پیروں کا صحیح وسالم ہونا (۷) مظالم سے پُر اَمَن ہونا۔

اور نمازِ جمعہ درست ہونے کی چھ ۶ شرطیں ہیں (۱) شہر ہو یا اس کی عید گاہ (۲) بادشاہِ اسلام ہو یا اس کا قائم مقام (۳) وقتِ ظہر ہو (۴) جمعہ سے پہلے خطبہ ہو (۵) جماعت ہو (یعنی ایک امام تین مقتدی ہوں) تو اگر امام کے سجدہ کرنے سے پہلے لوگ منتشر ہو جائیں تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (۶) عمومی اجازت ہو۔

نمازِ عیدین کا بیان

جن لوگوں پر نمازِ جمعہ واجب ہے انہیں پر خطبہ کے سوا تمام شرائطِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عیدین بھی واجب ہے۔

نمازِ عیدین کی دو رکعتیں ہیں جن میں تین تین تکبیریں مزید کہی جائیں گی ، پہلی رکعت میں تکبیریں قرأت سے پہلے ہوں گی ۔ دوسری میں قرأت کے بعد (رکوع سے پہلے) اور پہلی رکعت میں ۹ تکبیریں کہنا دوسری میں سات تکبیریں کہنا مستحب ہے ۔ ایسے ہی نماز عید الاضحیٰ کے بھی احکام ہیں لیکن اس میں تکبیریں بلند آواز کے ساتھ کہی جائیں گی۔

تکبیر تشریق: اَللّٰہُ اَکْبَر اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وللّٰہِ الْحَمْدُ

نویں ذی الحجہ کی صبح فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک پانچ روز ہر نمازِ فرض کے بعد بلند آواز سے کہنا درج ذیل شرائط کے پائے جانے پر واجب ہے (۱) مقیم ہو (۲) شہر ہو (۳) فرض نماز ہو (۴) جماعتِ مُستحبّہ ہو۔

سورج گرہن کی نماز کا بیان

سورج گرہن کی نماز سنت ہے۔اور یہ نماز، نفل نماز کی طرح دو رکعتیں ہیں نہ اس میں اذان کہی جائے گی اور نہ اقامت، نہ ہی خطبہ ہوگا نہ جہری قرأت (ہاں) امام دونوں رکعتوں میں لمبی قرأت اور لمبا رکوع لمبا سجدہ کرے گا اور جب تک آفتاب روشن نہ ہوجائے لمبی دعا مانگتا رہے گا۔اور لوگوں کو امام محلہ نماز (باجماعت) پڑھائے اگر موجود ہو ورنہ تمام لوگ تنہا تنہا نماز پڑھیں۔جیسے نماز خوف، تاریکی، تیز آندھی اور زلزلہ وغیرہ کے موقع پر پڑھی جاتی ہے۔

نمازِ اِستِسقَا کا بیان

استسقا:۔ بارش کی دعا کرنے ،مغفرت مانگنے کا نام ہے اور وہ بغیر جماعت، بے خطبہ والی نماز ہے نہ اس میں چادر اُلٹی جائے نہ ہی اس میں ذمی کافر حاضر ہوں۔لوگ برابر تین روز تک نمازِ استسقا کے لئے نکلیں گے۔

نمازِ خَوف کا بیان

نمازِ خوف دشمن کے موجود ہونے کی شرط پر جائز ہے۔

نمازِ خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن کا ڈر بڑھ جائے اس وقت امام لوگوں کو دو جماعتوں میں تقسیم کردے ایک جماعت دشمن کی جانب لگا کر دوسری جماعت کو صرف دو رکعت نماز پڑھائے۔اور اس کے بعد یہ جماعت دشمن کی جانب روانہ ہو اور وہ جماعت (جو دشمنوں کے محاذ پر تھی) آئے اُسے امام باقی نماز پڑھائے اور صرف امام سلام پھیرے اور یہ دوسری جماعت دشمن کی طرف چلی جائے پہلی جماعت آکر لاحقین کے حکم میں ہونے کی وجہ سے بلاقرأت نماز پوری کر کے سلام پھیر کر دشمن کی طرف روانہ ہوجائے

اور دوسری جماعت آ کر مسبوق کے حکم میں ہونے کی وجہ سے قرأت کے ساتھ اپنی نماز پوری کرے۔

جب دشمنوں کا خوف نہایت سخت ہو تو سوار ہو کر جس سَمْتْ پر قدرت ہو تنہا تنہا نمازیں پڑھ لیں۔

نمازِ جنازہ کا بیان

جب انسان پر جانکنی کا عالم طاری ہو تو اس کے لئے دو چیزیں مسنون ہیں۔(۱) کلمۂ شہادت کی تلقین کرنا (۲) دائیں جانب اسے قبلہ رو کرنا۔ جب روح پرواز کر جائے تو اس کی دونوں ڈاڑھ ملا کر باندھ دی جائے، اور اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں۔ پھر اسے دُھونی دیئے ہوئے تخت پر رکھ کر ضرورت سے زائد کپڑے اُتار کر بغیر کلی اور ناک میں بغیر پانی ڈالے، وضو کرایا جائے۔ اس کے بعد میت کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں۔

اول! بیری کے پتوں کے ساتھ اُبلے ہوئے پانی سے نہلانا

دوم! مرد کا کفن کفایت دو کپڑے ہیں۔(۱) قمیص (۲) لفافہ اور کفنِ سنت تین کپڑے (۱) ازار (۲) قمیص (۳) لفافہ میں تکفین کرنا۔

عورت کی بطور کفایہ تین کپڑوں میں تکفین کرنا (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) اُڑھنی (دوپٹہ) اور بطور سنت پانچ کپڑوں میں تکفین کرنا (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص (۴) دوپٹہ (اُڑھنی) (۵) سینہ بند۔

سوم! میت کی نماز جنازہ پڑھنا۔

نماز جنازہ کے ارکان دو ہیں (۱) چار تکبیریں (۲) قیام

پہلی تکبیر کے بعد ثنا دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا تیسری تکبیر کے بعد نمازِ جنازہ کی دعا پڑھنا اور چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیرنا۔

چہارم! لحد میں میت کو قبلہ رو کر کے دفن کرنا۔

شہید کا بیان

شہیدِ شرعی :۔وہ شخص ہے جسے کسی کافر حَربی یا باغی یا کسی ڈاکو نے قتل کر دیا ہو یا میدان جنگ میں اِس طور پر پایا گیا کہ اس پر زخم کا نشان ہے یا جسے کسی مسلمان نے ظلماً قتل کر دیا ہو اور قتل کے باعث دِیَتُ (خوں بہا) واجب نہ ہو۔

اس قسم کے شہید کا حکم یہ ہے کہ اُس کی نمازِ جنازہ بے غسل دیئے پڑھی جائے گی اور غیر جنسِ کفن ''چیزیں'' اتار کر اسی خون و کپڑے کے ساتھ دفن کر دیا جائے گا۔ اگر وہ کپڑے کفن کے لئے ناکافی ہوں تو اس میں اضافہ کر دیا جائے اور یہ حکم شہید کے تین احکام میں سے (پہلا حکم) تھا۔

(۲) دوسرا حکم :۔ یہ ہے کہ غسل دیا جائے اور نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ مقتول جُنُب ہو یا بچہ ہو، زخمی میدان جنگ سے اُٹھا کر لایا گیا اس طور پر کہ اس نے کھایا، پیا، سویا، علاج کیا یا اس پر ایک نماز کا وقت نماز پڑھنے کی قدرت کے ساتھ مع ہوش وحواس گذر گیا۔ یا میدانِ جنگ سے زندہ منتقل ہوا یا اس نے وصیت کی یا شہر میں مقتول ہوا لیکن یہ پتہ نہ چلے کہ دھاردار آلہ سے ظلماً قتل کیا گیا یا حدِّ قصاص میں قتل کیا گیا۔

(۳) تیسرا حکم:۔ یہ ہے نہ اسے غسل دیا جائے اور نہ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے یہ اس صورت میں ہے کہ وہ بغاوت کرنے یا رہزنی (ڈکیتی) میں مارڈالا جائے

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ:۔اصطلاح شرع میں فی سبیل اللہ کسی مال کی منفعت کا ایسے مسلمان فقیر کو مالک بنادینا جو نہ ہاشمی ہو اور نہ ہاشمی کا غلام ہو بشرطیکہ کسی بھی طرح سے زکوٰۃ دینے والے کا اس سے نفع متعلق نہ ہو۔

شرائط زکوٰۃ !:۔گیارہ ہیں ۔جن میں آٹھ شرطیں زکوٰۃ واجب ہونے کی ہیں۔

(۱) عاقل ہونا(۲)بالغ ہونا(۳)مسلمان ہونا(۴)آزاد ہونا (۵)صاحبِ نصاب ہونا(٦)سال گزرنا(۷)پورامالک ہونا(۸)سال کے بیشتر حصہّ میں (جانورکا)مباح گھاس چرکرگزارہ کرلینا۔

تین شرطیں زکوٰۃ ادا ہونے کی ہیں(۱)ادائیگیٔ زکوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ کی نیت کا ہونا(۲)یا جو مال واجب ہوا اس کو الگ کرنے کے ساتھ زکوٰۃ کی نیت ہونا(۳)یاسارامال صدقہ کردینا۔

اُن مالوں کا بیان جن میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

زکوٰۃ پانچ چیزوں میں واجب ہوتی ہیں۔

(۱)مویشی(۲)ثمن(نقود)(۳)کھیتی(۴) پھل(۵)سامانِ تجارت۔

(۱)مویشی:۔اس کی تین قسموں میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

(۱)اونٹ (۲) بقر(گائے، بھینس) (۳)غنم (بکری، بھیڑ، دنبہ وغیرہ) ان سب میں زکوٰۃ واجب ہونے کی وہی آٹھ شرطیں ہیں جوزکوٰۃ واجب ہونے کی ہیں جو پہلے مذکور ہوئیں۔

(۲)ثمن:۔دراصل سونا، چاندی(اور نقد روپیہ پیسہ) ہے اس میں زکوٰۃ فرض ہونے کی پانچ شرطیں ہیں ۔(۱) مسلمان ہونا(۲)غلام نہ ہونا(۳)زکوٰۃ کا نصاب ہونا(۴)سال گذرنا(۵)پورا مالک ہونا سونے کا پہلا نصاب جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے بیس مثقال (۷ ۱/۲ تولہ یا ۴۸ء ۸۷ گرام) ہے اس میں چالیسواں ۴۰/۱ حصہ(ڈھائی فیصد) زکوٰۃ ہے۔ چاندی کی زکوٰۃ کا پہلا نصاب جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے دوسو درہم (ساڑھے باون تولے یا ۶۱۲ء۳۶ گرام) ہے اس میں بھی زکوٰۃ چالیسوں ۴۰/۱ حصہ(۳۱۲۵ء۱ تولہ یا ۳۰۹ء۱۵ گرام) ہے۔

(۳)سامانِ تجارت:۔اس میں ثمن سے متعلق شرائطِ زکوٰۃ کی شرطوں کے ساتھ زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔سال کے آخر میں سُونا یا چاندی(یا نقد روپئے) کسی ایک سے (جس میں فقرا کا فائدہ ہو) سامانِ تجارت کی قیمت لگائی جائے گی۔کسی ایک نصاب کی قیمت تک اس کی قیمت پہونچنے پر چالیسواں ۴۰/۱ حصہ(ڈھائی فیصد) زکوٰۃ نکالنا ہوتا ہے۔

خراجی وعشری زمین کی کان سے برآمد شدہ سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

جو سُونا، چاندی خراجی یا عُشری زمین میں سونے چاندی کی کانوں

سے برآمد ہو اور جو دفینہ پایا جائے اس میں پانچواں ۵/۱ حصہ (بیس فیصد) زکوٰۃ ہے۔

عُشر و نصف عُشر زکوٰۃ نکالنے کا بیان

کھیت کی پیداوار اور پھلوں میں زکوٰۃ واجب ہونے کی پانچ شرطیں ہیں (۱) عاقل (۲) بالغ (۳) مسلمان (۴) آزاد ہونا (۵) اور پورے طور پر مالک ہونا اگر یہ آسمان کے پانی یا نہر کے پانی سے سیراب ہونے پر حاصل ہوئے ہوں تو ان میں دسواں ۱۰/۱ حصہ (دس فیصد) زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اگر ڈول و رہٹ وغیرہ سے سیراب ہونے پر پیدا ہوئے ہوں تو ان میں بیسواں ۲۰/۱ حصہ (پانچ فیصد) زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔

اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان

اونٹ کی دو قسمیں ہیں (۱) سائمہ (۲) غیرِ سائمہ

(۱) سائمہ وہ مویشی ہے جنہیں خالی میدان میں چرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے اور سال کے اکثر حصہ میں گھر سے چارہ نہ دیا جائے۔

(۲) غیرِ سائمہ:۔ وہ مویشی ہیں جو ایسے نہ ہوں۔ سائمہ اونٹوں کے پہلے نصاب کی تعداد پانچ ہے۔ اس پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ پھر ہر پانچ اونٹوں پر ایک ایک بکری زکوٰۃ ہوگی۔ جب اونٹوں کی تعداد پچیس ہو جائے تو اس پر ایک ''بنتِ مخاض'' ہے پھر ہر پانچ پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔

بنتِ مخاض:۔ اونٹ کا وہ بچہ جو ایک سال کی عمر پوری کر کے دوسرے سال میں داخل ہو جائے۔

جب اونٹوں کی تعداد چھتیس ہوجائے تو اس پر ایک ''بنتِ لبون'' ہے پھر اس کے بعد ہر پانچ پر ایک بکری زکوٰۃ ہوگی۔

بِنْتِ لَبُوْن:۔ اونٹ کا وہ بچہ جو دو سال کی عمر پوری کر کے تیسرے سال میں داخل ہوجائے۔

جب اونٹوں کی تعداد چھیالیس ہوجائے تو اس پر ایک ''حِقَّہ'' ہے پھر ہر پانچ پر ایک بکری زکوٰۃ ہوگی۔

حِقَّہ:۔ اونٹ کا وہ بچہ جو تین سال کی عمر پوری کر کے چوتھے سال میں داخل ہوجائے جب اونٹوں کی تعداد بڑھ کر اکسٹھ ہوجائے تو اس میں ایک جِذْعَہ واجب ہے پھر ہر ایک پانچ پر ایک بکری۔

جذعہ:۔! وہ اونٹ ہے جو چار سال عمر پوری کر کے پانچویں سال میں داخل ہوجائے۔

یہی سب سے بڑی بڑی عمر والا اونٹ ہے جو اونٹوں کی زکوٰۃ میں دینا واجب ہے۔ پھر ہر پانچ پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔

جب اونٹوں کی تعداد چھہتر ہوجائے تو اس پر دو ''بنتِ لبون'' واجب ہے اس سے زائد اونٹوں کو اس پر قیاس کر کے زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے۔

گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان

جن گائے اور بیلوں میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ان میں پہلے نصاب کی تعداد تیس ہے۔ اس پر گائے کا ایک سالہ بچہ ہے۔ اور چالیس پر دو سالہ بچہ ہے اور ستر پر ایک عدد دو سال کا اور ایک عدد ایک سال کا بچہ (زکوٰۃ میں

ادا کرنا واجب) ہے۔ دوسال کا ایک بچہ چالیس کے لحاظ سے اور ایک سال کا تیس کے لحاظ سے ہے اسی طور پر قیاس کر لیا جائے۔ غرضیکہ ہر دس پر ایک سالہ گائے کے بچہ سے دوسالہ گائے کے بچے زکوٰۃ میں بدلتے رہیں گے۔ (نوٹ: بھینس گائے کے حکم میں ہے)

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

جن بکریوں میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس کے پہلے نصاب کی تعداد چالیس بکریاں ہیں۔ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک ہی بکری زکوٰۃ ہوگی اور ایک سو اکیس بکریوں سے لے کر دوسو بکریوں تک کی زکوٰۃ دو بکریاں ہیں۔ اور جب اس سے زیادہ بکریاں ہوں تو تین سو ننانوے تک کی زکوٰۃ میں تین بکریاں ہیں اور جب چار سو تک پہونچ جائیں تو اس کی زکوٰۃ میں چار بکریاں دینا ضروری ہوگا پھر ہر سیکڑہ یعنی ہر ۱۰۰ پر ایک بکری زکوٰۃ میں ادا کرنا واجب ہوگا۔ اسی پر زائد بکریوں کو قیاس کرنا چاہیے۔

بھیڑ و دنبہ کا بیان

بھیڑ و دنبہ کا وہ نوجوان بچہ جس کی عمر ایک سال کی پوری ہوگئی ہو بکری کی زکات میں اس کا لحاظ کیا جائے (یعنی بکری کا نصاب کم ہو رہا ہو تو ایسے بچے سے پورا کیا جائے گا اور زکات میں ایسا نوجوان بچہ دیا جا سکتا ہے) اور وہ چھوٹا بچہ جس نے مذکورہ عمر پوری نہ کی ہو اس کا لحاظ نہ کیا جائے گا (یعنی بکری کے نصاب کو پورا کرنے اور زکات میں دیئے جانے کے قابل نہیں)

https://alislami.net

مصارفِ زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔(۱)فقیر (۲) مسکین (۳)عامل (۴) مدیون (قرضدار) (۵) مکاتَبْ غلام (یعنی وہ غلام جس کے مالک نے مال کے عوض آزادی کا پروانہ لکھ دیا ہو)(۶)وہ غازی جس کے پاس زادِ سفر نہ رہ گیا ہو۔(۷)مسافر۔

غیر مصارفِ زکوٰۃ پانچ ہیں (۱)ایسا غنی شخص جو بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو اور (۲)اس کا غلام اور(۳)اس کی چھوٹی اولاد(۴)ہاشمی اور (۵)ان کے غلام۔

صدقۂ فطر کا بیان

صدقۂ فطر واجب ہونے کی تین شرطیں ہیں(۱)مسلمان ہو(۲)غلام نہ ہو (۳)مالکِ نصاب ہواس شرط پر کہ مال اس کی حاجتِ اصلیہ سے فاضل ہو۔

صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت یومِ عیدالفطر کے طلوعِ فجر یعنی صبح صادق کے وقت سے ہے۔

مقدارصدقۂ فطرنصف صاع گیہوں یا ایک صاع چھوہارا یا جَو، منقیٰ وغیرہ ہے۔(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی اعلیٰ تحقیق کے مطابق نصف صاع کا وزن دوکلوسینتالیس گرام ہے)

روزے کا بیان

روزہ:۔شرعاً اہلِ روزہ کا دن میں کسی چیز کو پیٹ یا پیٹ کا حکم رکھنے والے حصّہ بدن میں جان بوجھ کر یا غلطی سے داخل کرنے اور خواہشاتِ شرمگاہ (جماع) سے بنیتِ روزہ رُکے رہنے کا نام ہے۔

دن سے مراد نہارِ شرعی ہے جو صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کو شامل ہے۔

حکم :۔سال بھر میں ایک ماہ روزہ رکھنا ان ہی پر فرض ہے جو مذکورہ چار شرطوں کے حامل ہوں۔(۱)اسلام(۲)بلوغ(۳)عقل(۴)وجوبِ روزہ کا علم۔

روزہ کے شرائط کا بیان

روزہ کی چھ شرطیں ہیں تین تو روزہ فرض ہونے کی ہیں (۱)مقیم ہو(۲)بیماری سے صحیح وسالم ہو(۳)حیض ونفاس نہ ہو۔

اور روزہ درست ہونے کی تین شرطیں ہیں(۱)نیت روزہ(۲)روزہ کی منافی چیزیں (حیض ونفاس وغیرہ) نہ ہوں (۳)روزہ فاسد کرنے والی چیزیں نہ پائی جائیں جیسے عمداً کھانا پینا وغیرہ۔

روزے کی سنتوں کا بیان

روزے کی سنتیں تین ہیں(۱)سحری کھانا(۲)سحری کھانے میں تاخیر کرنا (بشرطیکہ وقتِ سحر کے اندر ہو)(۳)بلا ابروغبار والے دن میں بعد غروب جلد افطار کرنا۔

روزہ کے مکروہات کا بیان

روزہ کے مکروہات سات ہیں (۱)کسی چیز کا چکھنا(۲)بے عُذر چبانا (۳) گوند چبانا(۴)خود نفس پر اطمینان وبھروسہ نہ ہونے کے وقت بیوی کو بوسہ دینا(۵)منہ میں تھوک کا قصداً اکٹھا کرنا(۶)اور اسے نگل جانا (۷)

روزہ دار کا کوئی ایسا کام کرنا جس سے اسے کمزور ہونے کا گمان ہو، جیسے رگ کا خون کُھلوانا پچھنا لگوانا۔

روزے کی قسموں کا بیان

روزہ کی چھ قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب (۵) نفل (۶) مکروہ۔

فرض روزے تین ہیں (۱) رمضان شریف کا روزہ (۲) کفارہ کا روزہ (۳) منت کا روزہ۔

واجب روزہ:۔ ایسے نفل روزہ کی قضا کا روزہ ہے جسے رکھنے کے بعد توڑ دیا گیا ہو۔

مسنون روزہ:۔ نویں تاریخ کے ساتھ ساتھ دسویں تاریخ یوم عاشورا کا روزہ رکھنا۔

مستحب روزہ:۔ ہر ماہ میں تین دن کے روزے ہیں۔ نفل روزے مذکورہ دنوں کے علاوہ ان دنوں کے روزے ہیں جن میں روزہ رکھنا شرعاً مکروہ نہ ہو۔

مکروہ روزے کی دو قسمیں ہیں (۱) مکروہ تنزیہی جیسے صرف یوم عاشورہ کا روزہ بغیر نویں تاریخ رکھنا۔ (۲) مکروہ تحریمی جیسے عیدین اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا۔

ان روزوں کا بیان جن میں رات کو تعیین نیت شرط ہے اور جن میں رات کو تعیین نیت شرط نہیں

جن روزوں میں رات ہی سے نیت کرنے اور مُعَیَّن نیت کرنے کی

شرط ہے وہ چار قسم کے روزے ہیں (۱) رمضان کی قضا کا روزہ (۲) توڑے ہوئے نفل روزوں کی قضا (۳) کفارے کا روزہ (۴) نذر مطلق کا روزہ۔

اور جن روزوں میں رات سے نیت اور تعین نیت کی شرط نہیں ہے وہ تین قسم کے روزے ہیں۔ (۱) رمضان کی ادا کا روزہ (۲) مُعَیَّن زمانہ میں مانی گئی نذر کا روزہ (۳) نفل کا روزہ۔

روزہ کو توڑنے اور قضا و کفارہ واجب کرنے والی چیزوں کا بیان

روزہ توڑنے والی اور قضا و کفارہ واجب کرنے والی بائیس چیزیں ہیں انہیں میں سے آگے یا پیچھے کے مقام میں جماع بے انزال کرنا، تھوڑا سا بھی کھانا، پینا، بیوی یا دوست کے تھوک کو نگل جانا وغیرہ بھی شامل ہیں۔

روزہ باطل کر کے صرف قضا واجب کرنے والی ستاون چیزیں ہیں جن میں سے روزہ دار کا گوندھا ہوا آٹا، یا کچا چاول یا خشک آٹا یا پتہ یا روئی وغیرہ کھانا اور مَعْدنی اشیاء میں کسی چیز کا نگلنا، مجبور ہو کر روزہ توڑنا اگرچہ جماع سے ہو۔ مردہ کے ساتھ وطی کرنے سے انزال ہونا، چھونے یا بوسہ دینے کے باعث انزال ہونا وغیرہ بھی ہے۔

روزہ کے کَفّارے کا بیان

کفارہ:۔ ایک غلام آزاد کرنا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو مسلسل دوماہ کا روزہ رکھنا پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلانا یا ان میں سے ہر ایک کو آدھا صاع گندم (گیہوں) یا ایک صاع جو یا کھجور یا اس کی قیمت دینا۔

اعتکاف کا بیان

اعتکاف:۔شرعاً بہ نیت اعتکاف کسی مسجد میں رُکنے اور ٹھہرنے کا نام ہے۔
اس کی دو قسمیں ہیں (۱) واجب (۲) نفل
(۱) جو اعتکاف بغیر روزہ رکھے درست ہی نہ ہو وہ اعتکاف واجب ہے۔
(۲) جو اعتکاف بغیر روزہ رکھے بھی درست ہو وہ اعتکاف نفل ہے۔

نفل اعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر اعتکاف واجب کئے بغیر اعتکاف کی نیت کے ساتھ مسجد میں داخل ہو تو وہ جتنی دیر مسجد میں رہے گا اُتنی دیر معتکف رہے گا اور جب مسجد سے نکلے گا اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

معتکف تین مجبوریوں سے مسجد کے باہر آسکتا ہے (۱) ضروریات مثلاً پیشاب، یا پاخانہ اور ازالہ نجاست وغیرہ کے لئے ۔(۲) ضروری حاجت! مثلاً مسجد کا منہدم ہونا، اور اہل مسجد کا متفرق ہونا، کسی ظالم کا مسجد سے نکالنا، اپنے اوپر یا سامان پر خطرہ لاحق ہونا (۳) شرعی حاجت جیسے جمعہ، عیدین کی نمازیں ادا کرنے کے لئے۔

اعتکاف رات میں یا دن میں قصداً (جان بوجھ کر) یا سہواً (بھول کر) جماع کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔

حج کا بیان

حج کا لغوی معنی:۔قصد و ارادہ ہے اور شرعی اصطلاح میں مخصوص مکان کی خاص خاص افعال کے ساتھ متعین اوقات میں زیارت کرنے کا نام ہے۔
شرائط حج نو ہیں (۱) اسلام (۲) آزادی (۳) عقل (۴) زادسفر پر

(۵) سواری پر (۶) آمدورفت کے اخراجات پر (۷) اپنے اہل وعیال کے نان ونفقہ پر قادر ہونا (۸) عورت کے لئے مدت سفر میں شوہر یا کسی بھی محرم کا ساتھ ہونا (۹) عورت کا عدت طلاق سے خالی ہونا۔

حج کی شرط اوراس کے ارکان کا بیان

حج کی شرط:۔احرام ہے اوراس کے دو رکن ہیں (۱) میدان عرفات میں وُقوف (ٹھہرنا) (۲) طوافِ زیارت ۔ان دو امور میں سے کوئی بھی ترک ہوجائے تو حج باطل ہوجائے گا۔اوراس پر سالِ آئندہ حج کرنا واجب ہوگا۔

حج کے واجبات کا بیان

حج کے واجبات بہت ہیں جن میں ''وقوفِ مزدلفہ''، ''صفاومروہ کی سعی''، رَمیِ جمار (کنکری مارنا)، حَلْق (سرمنڈانا) حَجِّ قِرَان کرنے والے کے لئے حرم شریف میں ایک بکری ذبح کرنا، غیرِ مکہ کے باشندوں کے لئے واپسی کا طواف وغیرہ ہیں۔ان میں سے کسی واجب کا اگر ترک ہوا تو حج صحیح ہوجائے گا تاہم تارک (چھوڑنے والے) کے ذمّہ دَم یعنی بکری ذبح کرنا ہوگا۔

مذکورہ چیزوں کے علاوہ کچھ سنتیں اور مُستَحَبَّات بھی ہیں جن پر عمل کرنے والوں کو ثواب ملے گا، چھوڑنا مکروہ ہے لیکن چھوڑنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔

احرام کا بیان

حج کا احرام باندھنے والوں کی تین قسمیں ہیں (۱) مُفرِد (۲) قَارِن (۳) مُتَمَتِّع۔

مُفرِد:۔ وہ حاجی ہے جو میقات سے صرف حج کی نیت کر کے کہے۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہ مِنِّی پھر یہ کہے لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ جب نیت کر لی اور تلبیہ کہہ لیا تو اسے اُن چیزوں سے دُور رہنا چاہئے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے یعنی جماع، گالی، لڑائی، شکار کرنا اور اُس کی طرف اشارہ وغیرہ کرنا۔

حج قِران کا بیان

قران کا لغوی معنی کسی بھی دو چیزوں کو جمع کرنا۔اور شریعت کی اصطلاح میں حجؓ وعمرہ کے احرام کو حقیقتاً یا حکماً، ایک وقت میں جمع کرنا۔

حقیقتاً جمع کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک وقت میں حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھے۔

حکماً جمع کرنے کی صورت یہ ہے کہ پہلے عُمرہ کا احرام باندھے۔پھر عمرہ کا اکثرِ طواف کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ لے۔

قِران کا طریقہ:۔میقات سے ایک ساتھ حج وعمرہ کا احرام باندھ کر بعدِ نماز (دوگانہ) کہیاَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیۡدُ الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھُمَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھُمَا مِنِّی پھر عمرہ کے افعال اس طور پر شروع کرے کہ مکہ میں آکر عمرہ کے لئے سات بار وجوباً طواف کرے پہلے تین چکر میں رمل کرے پھر سعی کرے۔یہ ہوئے عمرہ کے افعال۔پھر حج کے افعال شروع کرے تو حجِّ افراد کرنے والے کی طرح ارکان ادا کرے۔پھر اس پر ایام قربانی میں جمرۂ اولیٰ کی رمی کرنے کے بعد دم قران یعنی قربانی بطور شکرانہ واجب ہے۔

دَمِ قران:۔ یہ شکرانہ کا خون ہے ایک بکری کی یا گائے یا اونٹ کے ساتویں حصہ کی قربانی کرنا۔ اگر یہ چیزیں قربانی کے لئے میسّر نہ ہوں تو ایّامِ حج میں تین روزے رکھ لے۔ اور سات روزے واپسی پر رکھ لے۔

عمرہ چھوٹنے کا بیان

جب کوئی شخص اولاً افعالِ عُمرہ شروع کئے بغیر میدانِ عرفات چلا گیا مکہ میں داخل ہی نہ ہوا تو وہ تارکِ عُمرہ کہلائے گا اور جب اس کا عمرہ چھوٹ گیا تو دمِ قران اس پر واجب نہ ہوگا۔ اور دو چیزیں واجب ہوں گی (۱) ترکِ عمرہ کے باعث دم یعنی جانور کی قربانی دینا۔ (۲) عمرہ کی قضا کرنا۔

حجِ تمتُّع کا بیان

تمتع کا لغوی معنی نفع اندوز ہونا۔ اور شرعی اصطلاح میں احرامِ حج و عمرہ اور افعالِ عمرہ کو حج کے مہینوں میں اپنے اہل سے بغیر المامِ [1] صحیح جمع کرنا۔

تمتُّع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تمتع کرنے والا اپنے ہمراہ ھدِیٰ لے جائے (۲) تمتع کرنے والا اپنے ہمراہ ھدِیٰ نہ لے جائے۔

(۱) اپنے ہمراہ ھدی لے جانے والا مُتمتِّع شخص پہلے افعالِ عمرہ شروع کرے پھر ہدی لے جا کر اسے کسی توشہ دان کا یا کسی جوتے کا قلادہ پہنا کر مکہ میں داخل ہو اور عمرہ کے لئے سات بار طواف کرے۔ اور صفا و مروہ کی سعی کرے۔ وہ اپنے اِن افعال کے انجام دینے سے عمرہ کے احرام سے اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک ایّامِ قربانی میں اپنی ھدی کو ذبح نہ کر لے۔

پھر حج کا احرام آٹھویں ذی الحجہ یوم ترؔویہ کے روز باندھے اور افعالِ

[1] المام کا معنی یہ ہے کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن واپس لوٹ آئے۔ قاضی فضل احمد مصباحی

حج شروع کرے۔اور وہ مُحرِم رہے گا۔ یہاں تک کہ قربانی کا دن آئے اور حلق کروا کر حلال ہو جائے۔

(۲) اپنے ہمراہ ہدی نہ لے جانے والا متمتع شخص بھی اس طرح افعال ادا کرے گا لیکن وہ افعالِ عمرہ ختم کر لینے کے بعد احرام سے فارغ ہو جائے گا، برابر مُحرِم نہیں رہے گا۔

جب متمتع شخص عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے شہر واپس آ جائے اور اس کے ساتھ ہدی بھی نہ گئی ہو تو اس کا تمتع باطل ہو جائے گا۔

ہدی کا بیان

ہدی:۔ وہ چوپایہ ہے جس کا خون حَرم شریف میں تقرُّبِ الٰہی کی خاطر بہایا جائے۔

ہدی تین قسم کے جائز ہیں (۱)اونٹ (۲)بقر (گائے ،بھینس) (۳)غَنَم (بکری، بھیڑ، دنبہ) اونٹ پورے پانچ سال کا ،گائے دوسال کی ،بکری سال بھر تک کی ہونی چاہئے۔اور جن جانوروں کو قربانی میں ذبح کرنا جائز ہے ان کو ہَدی میں لینا جائز ہے۔

حج میں جِنَایات کا بیان

جنایات:۔حج کے سلسلہ میں ممنوعاتِ احرام کے ارتکاب کا نام ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) پہلی قسم وہ جنایتیں ہیں جو مُوجِبِ دم ہوتی ہیں (۲) دوسری قسم وہ جنایتیں جو مُوجِبُ صدقہ ہوتی ہیں (۳) تیسری قسم وہ جنایتیں جو ادائیگیٔ قیمت کی مُوجِبُ ہوتی ہیں۔

https://alislami.net

موجب دم جنایتوں کا بیان

کسی بالغ محرم شخص نے کسی عُضو پر خوشبو لگائی (زیتون کا تیل بھی خوشبو میں شامل ہے جب وہ بطور خوشبو استعمال ہو۔) یا اپنے سر میں مہندی کا خضاب لگایا، یا عادت کے مطابق قمیص پہن لی یا پورا دن اپنا سر چھپائے رکھا یا بال دور کیا یا کوئی واجب چھوڑ دیا، یا اپنا ناخن تراشا، اور وَطی کے ساتھ دواعیٔ وطی بھی مُوجِبِ دم ہیں۔ یعنی قربانی واجب کرنے والی ہیں۔

مُوجِبِ صدقہ جنایتوں کا بیان

اگر کسی نے ایک عُضو سے کم پر خوشبو لگائی یا ایک دن سے کم وقت تک سِلا ہوا لباس پہنا، یا سر ڈھکے رہ گیا یا اپنے چوتھائی سر سے کم یا چوتھائی داڑھی سے کم مونڈ وادیا، یا بہت سی جوئیں اور ٹڈیاں مار ڈالیں۔ ''بہت'' تین سے زیادہ کو کہتے ہیں۔ تو ''صدقہ'' آدھا صاع گیہوں واجب ہے (نصف ساع کی مقدار اعلیٰ تحقیق کے مطابق دو کلو سینتالیس گرام ہے یا ایک صاع ۴ کلو ۹۴ گرام جو یا کھجور واجب ہے)

جو جنایتیں اس سے کم صدقہ کو واجب کرتی ہیں وہ تین جوئیں یا ٹڈّیاں یا اس سے کم مار ڈالنے پر ہوتی ہیں۔

قیمت کی ادائیگی واجب کرنے والی جنایتیں دو ہیں۔ (۱) شکار کا قتل کرنا (۲) حرم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنا۔

حرم شریف کے شکار کا بیان

حرم شریف کا شکار:۔ اپنے پیروں کے بل پر متاعِ زندگی سے نَفَعْ اَنْدُوْز

ہونے والا وہ خشکی کا جانور جو اپنی اصل فطرت میں وحشی ہو۔خواہ اسے کھانا حلال ہو یا حرام۔تو اس قسم کے جانور مارنے پر درج ذیل شرائط [1] کے ساتھ قیمت واجب ہوتی ہے۔

(۱) جس شکاری کو شکار دکھایا یا بتایا گیا وہ بلا دکھائے یا بتائے نہ دیکھ سکتا تھا اور نہ جان سکتا تھا۔(۲) دکھانے بتانے والا شخص شکار کے شکار ہونے تک احرام کی حالت پر باقی رہے۔(۳) شکاری اُسے اپنی جگہ سے جدا ہوئے بغیر پکڑ لے۔

پھر دو عادل شخص شکار کی شکار گاہ والی قیمت یا اس سے قریبی جگہ والی قیمت لگائیں گے جب کہ وہ شکار خشکی کا ہو۔اگر شکار کی قیمت ایک ہدیٰ کی قیمت تک پہونچ جائے تو اختیار ہے چاہے ہدی خریدے یا اس سے غلہ خرید کر ہر ایک فقیر پر، آدھا آدھا صاعُ صدقہ کردے یا ہر ایک مسکین کو غلہ دینے کے بجائے ایک ایک روزہ رکھ لے۔

حرم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کا بیان

معلوم ہونا چاہئے کہ حرم شریف کے درختوں کی چار قسمیں ہیں۔ان میں سے تین قسموں کے درختوں کو کاٹنا اور اس سے نفع اندوز ہونا جائز ہے۔اور ایک قسم کے درختوں کا نہ کاٹنا ہی حلال ہے اور نہ اس سے فائدہ حاصل کرنا۔

جن تین قسموں کے درختوں کو کاٹنا اور اس سے نفع اندوز ہونا جائز ہے

---

[1] جب یہ شرائط پائے جائیں گے تو کفارہ رہنمائی کرنے والے پر بھی واجب ہوگا۔ورنہ شکار کے صرف قاتل پر ہوگا (مصباحی غفرلہ)

https://alislami.net

وہ وہی درخت ہیں جنہیں لوگ اُگاتے، لگاتے ہوں اور وہ اُگانے اور کاشت کرنے والی چیزوں کے ہم جنس ہوں اور گھاس کی وہ واحد قسم جس کا کاٹنا اور اس سے نفع حاصل کرنا حلال نہیں وہ ہر ایسے درخت و پَوْدے ہیں جو بذاتِ خود اُگے اور وہ لوگوں کے اُگانے والی چیزوں میں سے نہ ہوں۔تو جب اُسے کوئی کاٹ ڈالے تو اُس کو اس کا عِوَض دینا واجب ہے۔

مناسک حج میں دم دینے کی صورتوں کا بیان

مَنَاسِکِ حج میں دم دینے کی تین صورتیں۔پہلی صورت: ایامِ قربانی سے پہلے دم دینا بالا جماع (سب کے نزدیک) اس وقت جائز ہے جب وہ حرم شریف کے اندر ذبح ہو۔اُس کی تین قسمیں ہیں (۱) دمِ کَفَّارَات (۲) دمِ نذر (۳) ھدیٔ نفل۔

دوسری صورت: ایام قربانی سے پہلے دم دینا بالا جماع جائز نہیں اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔(۱) دم تمتع (۲) دَمِ قِران (۳) دَمِ قُربانی۔

تیسری صورت۔ جواز اور عدمِ جواز کے سلسلہ میں فقہا کا اختلاف ہے اور وہ دمِ اِحْصَارُ ہے۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایامِ قربانی سے پہلے دم دینا جائز ہے۔جبکہ صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے۔

احصار کا بیان

احصار کا لغوی معنی روکنا، اور اصطلاحِ شرع میں مُحْرِم کو وقوف وطواف کرنے سے کسی ایسے شرعی عُذر کی وجہ سے روک دیا جائے جس کے باعث اس کا بشرط قضا (اگر ممکن ہو) دم دے کر حلال ہونا مباح ہو جائے تو جب مُحْرِم کسی

دشمن کی وجہ سے دور کن ادا کرنے سے روک دیا گیا یا اسے کوئی مرض ایسا لاحق ہو گیا جو چلنے پھرنے سے مانع ہو یا اس کا نفقہ (زادِ سفر وغیرہ) ہلاک ہو گیا یا عورت کا مُحرِم اس حال میں فوت ہوا کہ عورت اور مکہ شریف کے درمیان تین دن یا اس سے زائد کی مَسافت رہ گئی تھی تو ان سب صورتوں میں مُحرِم یعنی صاحب احرام کے لئے احرام سے حلال ہونے کا طریقہ یہ ہوگا کہ اگر وہ حاجی حج اِفراد کرنے والا ہوتو ایک بکری اور حجِ قِران کرنے والا ہوتو دو بکریاں حرم شریف کے لیے روانہ کرے جو وہاں اُس کی طرف سے ذبح کردی جائیں تب حاجی حلال ہوگا اور اِس سال حج نہ کر سکے۔ تو اس پر سالِ آئندہ حج وعمرہ کرنا واجب ہوگا۔

نکاح کا بیان

نکاح:۔ شریعت میں ایک ایسا عَقد ہے جس کی وجہ سے شوہر کا بیوی سے قصداً نفع (جماع وغیرہ کے ذریعہ سے) حاصل کرنا حلال ہوجائے۔

نکاح سے پانچ قسم کے احکام وابستہ ہوتے ہیں۔(۱) جب انسان کو نکاح نہ کرنے کی صورت میں زنا کاری میں مُلوَّث ہونے کا یقین ہوتو نکاح کرنا فرض ہے۔ (۲) نکاح نہ کرنے کی صورت میں جب زنا میں ملوث ہونے کا یقین نہ ہو، صرف اندیشہ ہوتو واجب ہے (۳) نکاح کرنے کی صورت میں ظلم وحق تلفی کا یقین ہوتو نکاح کرنا حرام ہے۔ (۴) ظلم وزیادتی کا یقین نہ ہو صرف اس کا گمان غالب ہوتو نکاح کرنا مکروہِ تحریمی ہے (۵) جب نفس میں اعتدال ہو اور نکاح کے موانع نہ ہوں تو نکاح کرنا سنت ہے۔

ارکانِ نکاح دو ہیں۔ (۱) ایجاب (۲) قبول

شرائط نکاح چار ہیں۔(۱) زوجین یا ان کے وکیل کا موجود ہونا

(۲) دونوں کے مابین کَفاءَت (کفو) کا ہونا (۳) دو گواہوں کی حاضری (۴) زوجین میں سے کسی ایک یا دونوں کے ولی کا حاضر ہونا جب زوجین میں سے کوئی ایک یا دونوں نابالغ ہوں۔

نکاح کی قسموں کا بیان

نکاح کی پانچ قسمیں ہیں۔اول (۱) وہ نکاح جو نافذ اور نا قابل فسخ ہو۔اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں میاں بیوی میں سے ہر ایک کے لئے شرعی طور پر دوسرے سے لطف اندوز ہونا حلال ہے۔(جیسے عاقل و بالغ مسلمان کا عاقلہ و بالغہ مسلمہ خاتون سے نکاح کرنا)

دوم (۲) وہ نکاح جو درست و لازم ہو لیکن کسی امرِ عارض کی وجہ سے قابلِ فسخ ہو۔اس کا حکم !حقِ اعتراض صرف ہبہ کرنے والے ولی کو ہے، چاہے تو نکاح نافذ کر دے، چاہے تو نکاح فسخ کر دے۔(جیسے کفو سمجھ کر لڑکی کا نکاح کیا بطور ھبہ وہ غیر کفو نکل جائے)

سوم (۳) وہ نکاح ہے جو کسی پر موقوف ہو۔اس کا حکم ! یہ ہے کہ نکاح اس عورت کی اجازت ورضامندی پر موقوف ہے جس کے ساتھ نکاح ہوا۔ اگر جائز کر دے تو نافذ ہوگا، اگر مُسْتَرَدْ اور فسخ کر دے تو فسخ ہو جائے گا۔(جیسے فضولی کا بلا اجازت لئے کسی مسلمہ بالغہ عاقلہ کا نکاح کرنا)

چہارم (۴) نکاح فاسد ہے۔اس کا حکم ! یہ ہے کہ اس کے ساتھ مباشرت ولطف اندوزی وغیرہ حرام ہے۔(جیسے بیوی کے نکاح یا عدت میں ہوتے ہوئے اس کی سگی بہن سے نکاح کرنا)

پنجم(۵) نکاحِ باطل ہے۔اس کا حکم! یہ ہے کہ زوجین کے مابین علیحدگی واجب وضروری ہے۔(جیسے کسی مسلمان کا نکاح کافرہ مشرکہ عورت سے کرنا، یا کسی کافر ومشرک کا نکاح مسلمہ عورت سے کرنا۔مرتد کافر کے حکم میں ہیں)

زوجین کی شرطوں کا بیان

زوجین کی شرطیں نو سے زائد ہیں۔ان میں سے چند یہ ہیں(۱) شوہر بیوی پر نسب، رضاعت، مُصاہرَت کی وجہ سے حرام نہ ہو(۲) شوہر بیوی کا مملوک (غلام) نہ ہو (۳)عورت مسلمہ یا کتابیہ ہو۔(۴)عورت نکاح کرنے کی اہلیت رکھتی ہو۔

بیوی کی شرطیں بہت ہیں جن میں سے چند یہ ہیں(۱) دوسرے شوہر کے نکاح اور اس کی عدت میں نہ ہو۔(۲)عقدِ نکاح کی نسبت اس کی پوری ذات کی طرف ہو۔

زوجین کے درمیان کفو(برابری) کا بیان

کفو زوجین کے درمیان عام اوصاف میں برابری کا نام ہے۔ان اوصاف پر عربی زبان کا ایک جامع شعر ہے۔

اِنَّ الْکَفَاء ۃَ فِیْ النِّکَاحِ تَکُوْنُ فِیْہِ
سِتٌّ لَھَا بَیْتٌ بَدِ یْعٌ قَدْضَبَطُ
نَسَبٌ واِسْلامٌ کَذَالِکَ حرفۃٌ
حُرِّیَّۃٌ وَدِیَانَۃٌ مَالٌ فَقَطُ

ترجمہ:۔نکاح کے سلسلہ میں برابری(کفاءت) صرف چھ چیزوں میں

ہوتی ہے۔

(۱) نسب (۲) اسلام (۳) پیشہ (۴) آزادی (۵) دین داری (۶) مالداری

گواہوں کی شرطوں کا بیان

گواہوں کے شرائط نو ہیں (۱) آزاد ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) مسلمان ہونا (۵) بہرا نہ ہونا (۶) ایک محفل میں ایک لفظ سے سننا (۷) سمجھدار ہونا (۸) سنی ہوئی بات کا امتیاز کرنا (۹) گواہوں کا زوجین سے ناواقف نہ ہونا۔

نکاح میں ولی کی شرطوں کا بیان

ولی کی شرطیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) آزاد ہونا (۵) بطور عصبہ اس کا وارث ہونا (۶) ولایتِ نکاح میں اس سے قریب تر شخص کا موجود نہ ہونا۔ یہ شرط باپ دادا کے لحاظ سے ہے (۷) ان کے علاوہ دوسرے ولی کے لئے کفاءت[۱] کی شرط ہے (۸) مہر مثل (۹) نابالغہ کے نکاح کی درستگی میں نفقہ پر قدرت کی شرط مزید براں ہوگی۔

ولایتِ نکاح کی تقسیم کا بیان

ولایتِ نکاح کی دو قسمیں ہیں (۱) ولایتِ اجبار (۲) ولایت نُدُب

ولایتِ اِجبار:۔ پانچ قسم کے اشخاص پر حاصل ہوتی ہے (۱) نابالغ (۲) مجنون (۳) مَخْبُوْطُ الْعَقْل (۴) غلام (۵) باندی۔

---

[۱] یعنی باپ دادا کے علاوہ کوئی دوسرا ولی صغیرہ کا نکاح کرائے تو شرط ہے کہ یہ نکاح کفو سے، ہو اور مہر مثل پر ہو، اس میں کمی بیشی نہ ہو۔ قاضی فضل احمد مصباحی

ولایتِ نُدُبْ ! صرف ایک قسم پر ہوتی ہے۔ یعنی فرماں بردار عاقلہ بالغہ پر۔

مہر کا بیان

مہر وہ چیز ہے جس کی حقدار عورت عقدِ نکاح یا وطی سے ہوتی ہے۔

مہر کی تین قسمیں ہیں۔(۱) پہلی وہ قسم ہے جس میں مہر مثل واجب ہو اور اس کی صورت یہ ہے کہ نکاح میں مہر کا ذکر نہ ہو، اور نہ ہی دونوں کسی ایسی چیز پر رضامند ہوں جو مہر بننے کے قابل ہو، بشرطیکہ وطی یا خلوتِ صحیحہ ہو چکی ہو، یا دونوں میں سے کوئی مر گیا ہو۔

(۲) دوسری وہ قسم ہے جس میں کم از کم دس درہم (۲ تولہ ۷ ۱/۲ ماشہ یا ۶۱۸ء۳۰ گرام چاندی) واجب ہو اس کی صورت یہ ہے کہ دس درہم سے کم مہر مقرر ہوا ہو۔

(۳) تیسری وہ قسم ہے جس میں مہر مقرر کا نصف (۱/۲) واجب ہو اس کی صورت یہ ہے کہ طلاق ہمبستری یا خلوتِ صحیحہ سے پہلے واقع ہو، اس شرط کے ساتھ کہ فُرقت وجدائی شوہر کی جانب سے ہو عورت کی جانب سے نہ ہو۔

ان اسباب کا بیان جو نکاح سے مانع ہیں

منعِ نکاح کے اسباب بارہ ہیں جن کو علامہ ابن عابدین نے ایک عربی نظم میں سمو دیا ہے۔

اَنْوَاعُ تَحْرِيْمِ نِكَاحٍ سَبْع قَرَابَةٌ وَّمِلْكٌ ، رِضَاعٌ ، جَمْعٌ

تحریم نکاح کی صورتیں سات ہیں (۱) قرابت (۲) ملکیت (۳) رضاعت (۴) ایسی عورتوں کو نکاح میں اکٹھا کرنا کہ ان میں سے کسی ایک کو مرد فرض کر لیا جائے تو دوسرے سے نکاح حرام ہو۔

كَذالِكَ شِرْكٌ ، نِسْبَةُ الْمَصَاهَرَةِ وَاَمَةٌ عَنْ حُرَّةٍ مُؤَخَّرَةٌ

(۵) شرک وکفر (۶) رشتۂ مُصَاہرت (۷) مُدَبَّرہ باندی

زِيْدَ خَمْسَةٌ اَتَتْكَ الْبَيَانُ تَطْلِيْقَةٌ بِهَا ثَلَا ثاً وَّاللِّعَانُ

تَعَلُّقٌ بِحَقٍّ مِنْ نِكَاحٍ اَوْعِدَّةٍ خُنُو ثَةٌ بِلَا اِتِّضَا حٍ

وَاٰخِرُ الْكُلِّ اِخْتِلَافُ الْجِنْسِ كَالْجِنِّ وَالْمَائِيْ لِنَوْ عِ الْاِنْسِ

(۸) تین طلاق یافتہ عورت (۹) لعان (۱۰) حقِّ نکاح یا حقِّ عدت سے تعلق (۱۱) خُنثٰی[1] غیرواضح (ہجڑہ) (۱۲) اختلافِ جنس جیسے جن اور پانی میں رہنے والا انسان وغیرہ۔

ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح کرنا حرام ہے

جن عورتوں سے نکاح حرام ہونا نصِّ قرآنی سے ثابت ہے اُن کی تعداد تیرہ ہیں۔

سات عورتیں نسب سے حرام ہیں۔(۱) ماں اگرچہ اوپر کی نانی، پر نانی وغیرہ ہوں (۲) لڑکی اگرچہ نیچے کی پوتی، پر پوتی نواسی، پرنواسی وغیرہ ہوں (۳) بہن (۴) خالہ (۵) پھوپھی (۶) بھتیجی (۷) بھانجی

دوعورتیں رضاعت کی وجہ سے حرام ہیں۔(۱) رضاعی ماں (۲) رضاعی بہن

چارعورتیں مُصاہرت (رشتۂ دامادی) کی وجہ سے حرام ہیں (۱) بیوی کی

---

[1] خُنثٰی غیرواضح سے مراد خُنثٰی مشکل ہے یعنی جس میں مردوعورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہوکہ مرد ہے یا عورت تواس طرح کا خُنوثت (ہجڑہ پن) نکاح سے مانع ہے۔اوراگرکوئی ایسا خُنثٰی ہے جس کا مرد ہونا یا عورت ہونا متعین ہے تو اول الذکرصورت میں اس کا نکاح کسی عورت سے اور مؤخر الذکرصورت میں کسی مرد سے ہوسکتا ہے۔کماحققہٗ العلامہ ابن عابدین فی حاشیۃ ردالمحتار۔۱۲ از قاضی فضل احمد۔

https://alislami.net

ماں[1] اگر چہ اوپر کی ہوں خواہ بیوی کے ساتھ ہمستری ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔(۲) رَبِیبَہ (پلنے والی لڑکی) جس کی ماں کے ساتھ ہمبستری ہوئی ہو (۳) اپنے اصول (باپ دادا وغیرہ) کی بیویاں اپنے فروع (لڑکے، پوتے) کی بیویاں۔

رضاعت کی وجہ سے وہ عورتیں حرام ہوں گی جونسب سے حرام ہوتی ہیں۔[2]

طلاق کا بیان

بلا استثنا مخصوص لفظ سے ہونے والے نکاح کی قید فوری طور پر طلاق بائن سے یا مُہلت کے ساتھ طلاقِ رجعی سے ختم کردینے کا نام طلاق ہے۔

طلاق کی تین صورتیں ہیں (۱) طلاقِ اَحْسَنْ (۲) طلاقِ سُنَّتْ[3] (۳) طلاقِ بدعت۔

(۱) طلاقِ اَحْسَنْ :۔ یہ ہے کہ شوہر نے جس طُہر میں بیوی سے مُجَامَعَتْ نہ کی اس میں صرف ایک طلاق دے کر عدت گذر جانے دے۔

(۲) طلاقِ سُنَّتْ :۔ یہ ہے کہ شوہر تین طُہر میں اس عورت کو تین طلاق دے جس کے ساتھ شوہر مجامعت کر چکا ہے (بشرطیکہ ان طہروں میں وطی نہ ہوئی ہو۔)

---

[1] اسی طرح دادی، پردادی اگرچہ اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں۔ بیوی کی دادی، نانی پرنانی وغیرہ سب ان میں داخل ہیں ۱۲۔ از قاضی فضل احمد

[2] ان میں سے چند عورتوں کا استثناء ہے کہ نسب میں تو حرام ہیں مگر رضاعت میں حرام نہیں۔ از قاضی فضل احمد

[3] طلاق سنت یہ ہے کہ مدخولہ کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے بشرطیکہ ان طہروں میں اس سے وطی نہ کی ہو۔ قاضی فضل احمد مصباحی

https://alislami.net

(۳) طلاقِ بدعت:۔ یہ ہے کہ شوہر ایک ہی طُہر میں تین طلاق دے۔

اقسامِ طلاق میں سے جس قسم کی طلاق جب بھی کوئی دے، طلاق واقع ہوگی۔ اور عورت اس سے بائن (نکاح سے الگ) ہو جائے گی۔

طلاق کی قسموں کا بیان

طلاق کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) طلاقِ صریح (۲) طلاقِ کنایہ

(۱) طلاقِ صریح:۔ وہ طلاق ہے جو لفظِ طلاق یا اس کے قائم مقام واضح تحریر اور قابلِ فہم اشارہ سے ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بغیر نیتِ طلاق 'طلاق' واقع ہو جائے گی۔

(۲) طلاق کنایہ:۔ جو طلاق ایسے لفظ سے ہو جس میں طلاق اور غیر طلاق دونوں کا احتمال ہو۔ حکم! اس سے بلا نیتِ طلاق "طلاق" واقع نہ ہوگی۔ (یعنی ایسے لفظ سے طلاق دینے کا ارادہ نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی)

طلاق صریح و کنایہ میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں (۱) رجعی (۲) بائن۔

(۱) رجعی صریح:۔ وہ طلاق ہے جو بعدِ مجامعت ایسے الفاظِ طلاق سے ہو جو نہ کسی عوض سے وابستہ ہو اور نہ ہی اس میں تین کا ذکر ہو، نہ بطورِ صراحت، نہ بطورِ اشارہ اور نہ ہی وہ کسی ایسی صفت سے مُتَّصِف ہو جس سے بائن طلاق ہونا معلوم ہو اور نہ ایسی صفت سے متصف ہو جو بغیر حرفِ عطف طلاق بائن ہونے پر دلالت کرے اور نہ وہ صفت عدد کے مشابہ ہو۔ جیسے تجھے طلاق ہے۔

(۲) بائن صریح:۔ وہ طلاق ہے جو صریح رجعی طلاق کے برخلاف

(برعکس) ہو۔ اس کی مثال شوہر بیوی سے ہمبستری سے پہلے کہے ''اَنتِ طالق'' تجھے طلاق ہے، یا ہمبستری سے پہلے یا اس کے بعد مطلقاً کہے ''انت طالق ھٰکذا'' تو اتنی طلاق والی ہے اور اپنی انگلی سے تین کا اشارہ کرے۔ (یا کہے تجھے طلاق بائن ہے)

الفاظِ کِنَایَہ کا بیان

الفاظِ کنایہ:۔ بہت ہیں چودہ یہاں ذکر کئے جا رہے ہیں۔

(۱) قُومِی تو اُٹھ کھڑی ہو (۲) تَقَنَّعِی تو پردہ کر (۳) تَخَمَّرِی دوپٹہ اوڑھ (۴) اِستَتِرِی منھ چھپا (۵) اِنتَقِلِی تو منتقل ہو جا (۶) اِنطَلِقِی تو چلی جا (۷) اِغْرَبِی تو اجنبی بن جا (۸) اَنتِ خَلِیَّۃٌ تو خالی ہے (۹) اَنتِ بَرِیَّۃٌ تو بَرِی ہے (۱۰) اَنتِ خَالِصَۃٌ تو خالص ہے (۱۱) اَنتِ حَرَامٌ تو حرام ہے (۱۲) اَنتِ بائِنٌ تو بائن ہے (۱۳) اَنتِ بَتَّۃٌ تو کٹی ہوئی ہے (۱۴) اَنتِ بَتْلَۃٌ تو بے تعلق جدا کی ہوئی ہے۔

اَحکام:۔ ان الفاظ کے احکام حالف (قائل) کے حالات کی تبدیلی سے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

حالات تین ہیں۔ (۱) خوشی (۲) غصہ (۳) طلاق کا مُذاکرہ (چرچا)

یوں ہی حالات کی قسموں کے تبدیل ہونے سے بھی احکام تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

اقسامِ حالات تین ہیں (۱) قسم اول جس میں جواب ورد کا احتمال ہو (۲) قسم ثانی جس میں جواب وسب (گالی) کا احتمال ہو (۳) قسم ثالث جو

جواب کے لئے متعین ہو۔

قسم اول کے الفاظ آٹھ ہیں(۱) تو نکل جا(۲) چلی جا (۳)اٹھ کھڑی ہو(۴)روانہ ہو(۵) پردہ کر(۶)منھ چھپا(۷)منتقل ہوجا (۸) اجنبی بن۔

حکم:۔ان مذکورہ اَلفاظ سے تینوں حالات میں نیت طلاق کی شرط کے ساتھ طلاق واقع ہوگی۔

قسمِ ثانی کے الفاظ سات ہیں(۱) تو خالی ہے (۲) تو حرام ہے (۳)تو خالص ہے(۴)تو بائن ہے(۵)تو کٹی ہوئی ہے(۶)تو جدا کی ہوئی ہے(۷)تو بے تعلق ہے۔

حکم:۔ان مذکورہ الفاظ سے رِضا وَغَضَبْ (خوشی و ناخوشی)دونوں حالتوں میں طلاق واقع ہونے کے لئے طلاق کی نیت لازم ہے ۔اور مُذاکرۂ طلاق کی حالت میں بلا نیت ''طلاق'' واقع ہوگی۔

قسم ثالث کے الفاظ پانچ ہیں(۱)عدت گزار(۲)اپنے رحم(بچہ دانی) کی برأت (صفائی)چاہ(۳)تو اکیلی ہے(۴)تو آزاد ہے(۵)میں نے تجھے رہا کردیا۔

حکم:۔ان الفاظِ مذکورہ سے طلاق واقع ہونے کے لئے طلاق کی نیت، رضا وخوشی کی حالت میں لازم ہے اور بحالتِ غصہ وغضب اور بحالتِ مذاکرۂ طلاق بلا نیتِ طلاق بھی طلاق واقع ہوجائے گی۔

قسمِ اول اور قسمِ دوم کے الفاظ سے طلاق بائن اور قسمِ سوم کے الفاظ

سے طلاقِ رجعی واقع ہوتی ہے۔

عدت کا بیان

عِدَّتْ: اس مُدَّت کو کہتے ہیں۔ جو باقی رہ جانے والے آثارِ نکاح ختم ہونے کے لئے مقرر کی جائے۔ یہ عدت اس خاتون پر واجب ہے جس کے شوہر نے ہمبستری یا خَلْوَتِ صحیحہ کے بعد طلاقِ رجعی یا طلاقِ بائن دے کر جدا کر دیا ہو یا نامردی، لعان، قِلَّتِ مہر، خیارِ بلوغ، فسخِ نکاح یا نکاحِ فاسد میں مُتَارَکہ یا شبہۂ وطی کی وجہ سے تفریق پیدا ہوئی ہو۔

حکم:۔ چند چیزیں حرام ہیں جیسے عدت میں اس کا اجنبی سے نکاح کرنا۔ عدت گذارنے والی کی بہن سے عدت میں نکاح کرنا وغیرہ۔ اور اس کو عدت میں طلاق دینا درست ہے۔

اقسامِ عدت:۔ تین ہیں (۱) حیض (۲) مہینہ (۳) وضعِ حمل

(۱) حیض:۔ حیض کے ذریعہ اس خاتون کی عدت گذرے گی جو منکوحۂ موطوہ ہو اگرچہ شبہۃً وطی ہوئی ہو یا نکاحِ فاسد کے ذریعہ وَطی ہوئی ہو۔ اور وہ ایسی بالغہ ہو جسے حیض آتا ہو اور عُمر سِنِّ اِیاس کو نہ پہونچی ہو۔

(۲) مہینہ:۔ ماہ کے ذریعہ وہ خاتون عدت گذارے گی جس کا حیض نابالغہ ہونے کی وجہ سے نہ آتا ہو۔ یا سِنِّ ایاس تک اس کی عمر کے پہونچ جانے سے نہ آتا ہو یا وہ خاتون عمر سے بالغ ہوئی لیکن حیض بالکل آیا ہی نہیں یا عورت کا شوہر انتقال کر گیا ہو تو ایسی عورت کی عدت تین ماہ ہوگی۔ اگر شوہر سے جدائی بغیر موت کے ہوئی ہو۔ چار ماہ دس روز عدت (اس وقت) ہے جب شوہر سے جدائی موت کی وجہ سے ہوئی ہو۔

(۳) وضعِ حمل:۔ حاملہ عورت خواہ آزاد ہو یا باندی اس کی عدت یہ ہے کہ طلاق یا وفات کے ایک [۱] یا ایک سے زائد دنوں پر وضعِ حمل یعنی پیدائش اس طور پر ہو کہ اس کی بعضِ تخلیق یا پوری تخلیق ظاہر ہو۔ (یعنی جسم کے بعض حصہ کی یا کل حصے کی بناوٹ ظاہر ہو)

رجعت کا بیان

رجعت:۔ اصطلاح شرع میں بلا شرطِ عِوَض ''نکاح'' برقرار رکھنے کا نام ہے۔ تاوقتیکہ عورت عدتِ دُخُول (یعنی طلاق رجعی کی عدت) میں ہو۔

شرائطِ رَجْعَتْ:۔ تین ہیں (۱) طلاقِ رجعی ہو (۲) مجامعت کے بعد طلاقِ رجعی ہو (۳) طلاق کی عدت کے اندر رجعت ہو۔

رجعت تین چیزوں سے ہوتی ہے (۱) کلام (۲) فعل سے خواہ وہ خوشی سے ہو یا ناخوشی سے۔ رجعت بغیر گواہوں کے اور عورت کی لاعلمی اور غیر رضامندی میں بھی درست ہے۔ بشرطیکہ عورت طلاق رجعی کی عدت کے اندر ہی ہو۔

نَفَقَہ کا بیان

نفقہ سے شرعی اصطلاح میں لباس اور رہائش گاہ مراد ہے۔

نفقہ واجب ہونے کے اسباب تین ہیں (۱) زوجیت (۲) قرابت (۳) ملکیت

[۱] طلاق یا وفات کے ایک دن بعد بچہ پیدا ہونا کوئی ضروری نہیں۔ بلکہ ایک لمحہ بعد بھی بچہ کی پیدائش ہوگئی عدت پوری ہوجائے گی۔ تو ایک دن کی قید قید واقعی نہیں، صرف قلت کو بتانا مقصود ہے۔۱۲ از قاضی فضل احمد

زوجیت کی وجہ سے نفقہ:۔ لائقِ جماع ایسی مشتہات بیوی کے لئے شوہر کے اوپر واجب ہے جس کا عقدِ نکاح صحیح ہوا ہو۔ اور وہ عورت خود کو شوہر کے سپرد کر دیا ہو اور شرعاً ناحق اس کی اطاعت سے منھ نہ موڑے اور نہ ہی بے اجازت اس کے گھر سے نکلے۔

قرابت کی وجہ سے نفقہ:۔ ان قریبی لوگوں پر واجب ہوتا ہے جو ان کے (شرعی) وارث بنتے ہیں اور یہ نفقہ بقدر میراث ہی واجب ہوتا ہے اگرچہ وارث کم سن ہو۔

ملکیت کے سبب نفقہ:۔ وہ مملوک (غلام، باندی) کی خاطر اس کے مالک کے اوپر واجب ہوتا ہے۔

ثُبُوتِ نَسَبْ کا بیان

بچہ اس وقت ثابتُ النسب ہوگا جب بیوی نے اسے نکاح صحیح کے قائم رہتے ہوئے عقدِ نکاح کے وقت سے چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ میں جنا (پیدا کیا) ہو یا چھ[1] ماہ سے کم پر جنا اور شوہر نے اسے اپنا ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ بات نہ کہی کہ یہ زنا کا بچہ ہے تو وہ بھی ثابت النسب ہوگا۔

---

[1] شرع میں حتی الامکان اثبات نسب ملحوظ ہے، یہی وجہ ہے کہ چھ ماہ سے کم عرصہ میں بچہ پیدا ہوا اور شوہر نے یہ کہہ دیا کہ یہ میرا بچہ ہے زنا کا نہیں تو وہ بچہ ثابت النسب ہوگا اور یہ مانا جائے گا کہ چھ ماہ کی مدت سے پہلے ہی خفیۃً نکاح ہوگیا تھا۔ چنانچہ رد المختار ج ۲ ص ۲۹۲ میں ہے "ان جاءت بعد النکاح بہ لستۃ اشھر مختارات النوازل فلو لا قل من ستۃ اشھر من وقت النکاح لا یثبت النسب ولا یرث منہ الا ان یقول ھذا الولد منی ولا یقول من الزنا خانیۃ" ۱۲ قاضی فضل احمد مصباحی

ثُبُوتِ نَسَبْ کی نفی کا بیان

عقدِ نکاح کے وقت سے پورے چھ ماہ پر پیدا ہونے والے بچہ کے ثابتُ النسب ہونے کی نفی اُسی وقت ہوگی جب والد نے بوقتِ ولادت یا سامانِ ولادت کی خریداری کے وقت یا شہر میں عرف کے مطابق عام ایامِ مبارکبادی میں یا اس حال میں انکار و نفی کردی ہو جس حال میں ولادت کا علم اسے حاصل ہوا۔ بشرطیکہ وہ موجود نہ رہا ہو۔

ثُبُوتِ ولد کی نفی میں دو چیزوں کی شرطیں ہیں (۱) حاکم کے پاس لِعَانْ (۲) دونوں کے درمیان تفریق وجدائی۔

ثُبُوتِ نَسَبْ کی نفی نہ ہونے کا بیان

ثُبُوتِ نَسَبْ کی نفی مندرجہ ذیل صورتوں میں نہ ہوگی۔

(۱) جب والد نے سابقہ اوقات مذکور ہ گذر جانے پر وَلَدْ (بچہ، بچی) کا انکار کیا ہو۔

(۲) صراحۃً یا اشارۃً اقرارِ ولد کے بعد نفی کی ہو (۳) نسبِ ولد کے قبول کا شرعی حکم ہونے کے بعد نفی کی ہو (۴) جب ولد (بچہ، بچی) مُردہ پیدا ہوا اس پر ولد کی نفی کی اور نفیِ ولد کے بعد لِعان سے پہلے یا لعان کے بعد تفریقِ حاکم سے پہلے انتقال کر گیا ہو۔

ان صورتوں کا بیان جن میں حاکم نسبِ ولد کی نفی کا فیصلہ کردے

جب حاکم نسبِ ولد کی نفی کا فیصلہ کردے تو ہر ہر جہت واعتبار سے

نسبِ ولد کی نفی نہیں ہوتی بلکہ صرف بعض جہتوں سے نفی ہوتی ہے۔ مثلاً اس کا عَصَبہ ہونے سے نکلنا۔ اوراس کا حق، نفقہ ووراثت سے ختم ہونا وغیرہ۔

اور بعض جہتوں سے نفی نہیں ہوتی جیسے شہادت [1] وزکوۃ، نکاح وقصاص کا حق اور دوسروں کے ساتھ لاحق نہ ہونا وغیرہ۔

حضانت یعنی پرورش کا بیان

حِضَانَتُ :۔ جن کے لئے شرعاً حقِ پرورش ہے ان کا بچے کی پرورش کرنا۔

حضانت کے آٹھ شرائط ہیں: پرورش کرنے والی خاتون (۱) آزاد (۲) بالغہ (۳) عاقلہ (۴) امانت دار (۵) بچہ کی تربیت وحفاظت پر قدرت والی ہو (۶) بچہ کے لئے اجنبی شوہر والی نہ ہو (۷) کافرہ ومرتدہ نہ ہو (۸) بچہ سے بُغض وحسد رکھنے والوں کے گھر میں اُسے نہ رکھے۔

عورت کی پرورش بچہ کے لئے اس وقت تک ہے جب تک بچہ عورتوں کی خدمت سے مستغنی وبے نیاز نہ ہو جائے اور عورتوں کی خدمت سے استغنا (بے نیازی) بچہ کے سات سال کا ہو جانے پر حاصل ہوتا

---

[1] یعنی بعض چیزوں میں اس کے لئے نسب کے احکام ہیں مثلاً وہ اپنے باپ کے لئے گواہی دے تو مقبول نہیں، نہ باپ کی گواہی اس کے لئے مقبول ہو، نہ وہ اپنے باپ کو زکات دے سکے نہ باپ اس کو، اوراس لڑکے کے بیٹے کا نکاح باپ کی اس لڑکی سے جو دوسری عورت سے ہے نہیں ہوسکتا اور اگر باپ نے اس کو مارڈالا تو قصاص نہیں۔ اگر کوئی دوسرا شخص یہ کہے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اس کا نہیں ہو سکتا۔ اگر چہ یہ لڑکا بھی اپنے کو اُس کا بیٹا کہے۔ ان تمام صورتوں میں وہی احکام ہیں جو ثابت النسب کے ہیں۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے۔ ایک یہ کہ ایک دوسرے کا وارث نہیں دوسرے یہ کہ ایک کا نفقہ دوسرے پر واجب نہیں۔ ۱۲ / از قاضی فضل احمد

ہے۔ بچی کے لئے مُدّت پرورش نو سال تک ہے پرورش کی اُجرت [1] بچے کے والد پر ہے بشرطیکہ بچے کے پاس اپنا کوئی مال نہ ہو۔ اگر بچے کا مال ہوتو پرورش کی اُجرت میں سے باپ پر کچھ لازم نہیں ہے۔

اِیلا کا بیان

ایلا:۔ اصطلاحِ لغت میں حَلَف کا نام ہے اور اصطلاحِ شرع میں ایک مخصوص مدت تک (قسم کے ساتھ) اپنی بیوی سے صحبت (ہمبستری) چھوڑنے کا نام ہے۔

مُدّتِ ایلا:۔ کم از کم چار ماہ ہے۔ ایلا کی دو شرطیں ہیں۔ (۱) عورت محلِّ [2] ایلا ہو (۲) مرد [3] طلاق دینے کا اہل ہو۔

حکمِ ایلا:۔ ایک طلاق بائن واقع ہوگی بشرطیکہ مرد اپنی قسم پوری کر لے اس طور پر کہ مدتِ مخصوصہ میں اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو۔ (دوسرا حکم) کفارہ اور وہ عوض دینا ہوگا جس پر قربت (صحبت) کو معلق کیا ہے اگر مرد قسم پوری نہ کر سکے اس طور پر کہ مدت کے اندر وہ وطی کر لے۔

۱؎ نوٹ: باپ پر بچے کی پرورش کی اُجرت اس وقت لازم ہے جب بچے کا اپنا کوئی ذاتی مال نہ ہو، اور اگر کوئی ذاتی مال رکھتا ہو تو باپ پر اُجرت لازم نہیں۔ بلکہ بچے کے مال سے اجرت دی جائے گی۔ تو یہاں مال ہونے نہ ہونے سے مراد بچے کا مال ہے نہ کہ بچے کے باپ کا جیسا کہ ترجمہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ قاضی فضل احمد

۲؎ یعنی عورت منکوحہ ہو یا مطلقہ ہو مگر طلاق رجعی سے۔ لہٰذا اجنبیہ سے ایلا نہیں ہوسکتا یوں ہی جسے طلاق بائن دی ہے ابتداءً اس سے بھی نہیں ہوسکتا کہ یہ محل ایلا نہیں ہیں ۱۲؎۔

۳؎ یعنی مرد طلاق دے سکتا ہو لہٰذا مجنوں و نابالغ کا ایلا صحیح نہیں کہ یہ اہل طلاق نہیں ۱۲؎۔ قاضی فضل احمد مصباحی

https://alislami.net

ظہار کا بیان

ظہار:۔اصطلاح شرع میں یہ ہے کہ مسلمان اپنی بیوی کو یا ایسی چیز کو جس سے بیوی مراد ہو یا بیوی کے جزء (عضو) شائع کو ایسی خاتون سے تشبیہ دے جو ابدی طور پر شوہر کے اُوپر حرام ہو۔مثلاً اس طرح کہے تو میرے اوپر میری ماں کی پشت کی طرح ہے۔

عورت کے اندر شرطِ ظہار یہ ہے کہ وہ بیوی نکاح میں ہو اور مرد میں شرطِ ظہار یہ ہے کہ وہ کفارہ دینے کے قابل ہو۔ چنانچہ اس شرط سے بچہ، مجنون وغیرہ نکل جائیں گے۔

ظہار کا حکم! یہ ہے کہ جب تک شوہر کفارہ نہ ادا کردے اُس وقت تک بیوی سے وطی اور وطی کے دَوَاعِیْ (بوسہ وکنار) حرام رہیں گے۔

کفارۂ ظہار:۔ایک غلام یا باندی آزاد کرے، اگر نہ مل سکے تو مسلسل دوماہ روزے رکھے۔پھر اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ (٦٠) مسکینوں کو (دووقت) کھانا کھلائے۔

خُلَعْ کا بیان

خلع:۔اصطلاحِ شریعت میں مِلکِیَّتِ نکاح کو خلع یا خلع کے ہم معنیٰ اَلْفاظ سے ختم کرنے کو کہتے ہیں خلع عوض پر ہی جائز ہے خواہ عوض معلوم ہو یا نامعلوم۔خلع کی شرط یہ ہے کہ مرد اہل خلع ہو، عورت محلِ خلع ہو۔

بیان خلع:۔خلع کرنے والے کی طرف سے ایک قسم کی یمین ہے۔اور خلع کرانے والی کی طرف سے مُعَاوَضَہ ہے۔جس چیز کا مہر بننا جائز ہے اس کا بَدَلِ خُلَعْ بننا بھی جائز ہے۔عَکْسِ جُزئی کے طور پر۔ مثلاً

دس ۱۰ ردراھم سے کم مہر بننے کے قابل نہیں اور بدلِ خلع کے قابل ہے۔ (یعنی دس درہم سے کم خلع کا بدل ہوسکتا ہے)

حکمِ خلع :۔خلع سے ایک طلاقِ بائن واقع ہوگی لیکن جب عوض سے خالی ہوتو طلاقِ رجعی ہوجائے گی (یعنی عدت کے اندراندر رجعت جائز ہوگی)

الفاظِ خلع :۔ پانچ ہیں (۱) میں نے تجھ سے خلع کیا (۲) میں تجھ سے بَرِیُّ الذِّمَّہ ہوگیا۔ (۳) میں نے تجھ سے جدائی کرلی ۔(۴) میں تجھ سے الگ ہوگیا۔(۵) تو اپنے آپ کو طلاق دے لے۔عربی میں یہ لفظ ہیں۔ خَالَعْتُکِ، بَارَأْتُکِ، فَارَقْتُکِ، بَایَنْتُکِ، طَلِّقِیْ نَفْسَکِ۔

لعان کا بیان

لعان:۔شرعاً ان شہادتوں کو کہتے ہیں جو قسموں سے مؤکد ومقید ہوں۔جو ایک جانب سے لعنت کے ساتھ ملی ہو۔دوسری جانب سے غضب کے ساتھ ملی ہو۔

شرائطِ لعان:۔بہت ہیں جن میں بعض یہ ہیں تہمت لگانے والا اور تہمت زدہ دونوں آزاد، بالغ، عاقل، مسلمان ہوں کسی تہمت میں سزا یافتہ نہ ہوں اور دونوں کے درمیان نکاح درست ہو۔

جب لعان کی تمام شرطیں پوری ہوجائیں تو قاضی تہمت لگانے والے شوہر اور تہمت زَدَہْ بیوی کو حاضر کئے جانے کا حکم دے گا۔اور دونوں کو لعان کرنے کا حکم دے گا۔لعان کی ابتدا شوہر سے ہوگی تو شوہر اپنے خلاف چار

بار شہادت دے کہ خدا کی قسم جو الزامِ زنا (زنا کا الزام) میں نے بیوی کو لگایا اس میں میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے گا کہ خدا کی لَعْنَتْ مجھ پر ہو اگر میں اس الزامِ زنا میں جو بیوی کو لگایا ہے جھوٹا ہوں اور عورت بھی اسی طرح کی شہادت دے گی۔

(عورت یعنی بیوی چار بار یہ کہے گی کہ میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا کی قسم اس (شوہر) نے جو تہمتِ زنا مجھ پر لگائی ہے اُس میں وہ جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے گی کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو، اگر وہ اس تہمتِ زنا میں سچا ہے جو مجھ پر اُس نے لگائی ہے۔)

شوہر کا لعان سے رک جانے کا بیان

جب شوہر لعان سے رُک جائے تو حاکم اُسے قید کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ لعان کر کے بَرِیٔ ہو جائے یا وہ اپنے کو جھوٹا کہے، تو اس پر حَدِّ قذف (تہمت لگانے کی سزا) جاری کی جائے گی۔

متعلقاتِ لعان کا بیان

لعان سے متعلق چار احکام ہیں (۱) دونوں زوجین سے سزا ختم ہو گی (۲) دونوں کے درمیان ہمبستری اور لطف اندوزی حرام ہو گی (۳) جس حاکم کے پاس لعان کا واقعہ ہوا اس کی تفریق سے عورت بائنہ (یعنی نکاح سے جدا) ہو جائے گی۔

بیع یعنی خرید و فروخت کا بیان

لغت میں کسی مال کو دوسرے مال کے عوض مطلقاً مالک بنانے کا نام

ہے۔اور شرعی اصطلاح میں آپسی رضا مندی سے کسی مال کا کسی مال کے عوض تبادلہ کرنے کا نام ہے۔

ارکانِ بیع دو ہیں (۱) ایجاب (۲) قبول

عاقدین یعنی خریدنے اور بیچنے والوں کے درمیان مندرجہ ذیل چیزوں کی شرطیں ہوتی ہیں۔(۱) دونوں عقدِ بیع کے اہل ہوں (۲) دونوں میں سے ہر ایک سنجیدہ ہو یعنی بطور ہزل، ٹھٹھا عقدِ بیع نہ کریں (۳) دونوں میں سے ہر ایک صاحبِ اختیار ہو (۴) کمسنی (کم عمری) یا غلامی یا خِفَّتِ عقلی کی وجہ سے مجور یعنی ممنوعُ البیع نہ ہو۔ کمسن، غلام، اور خفیفُ العقل ان تینوں کی بیع ولی، آقا اور قاضی کی اجازت پر موقوف ہوگی (۵) مَبِیع پر عاقد کی ولایت بطور ملکیت ہو یا بطور وکالت ہو یا بطور ولایت ہو۔

معقود علیہ (جس شی پر عقدِ بیع ہو) اس میں بھی کچھ شرطیں متعلق ہوتی ہیں۔(۱) معقود علیہ موجود ہو (۲) مقدورُ التسلیم ہو یعنی سپرد کیا جا سکے (۳) ایسا مال ہو جس کی شرعاً قیمت ہو (۴) وہ مُشتری (خریدار) کے نزدیک معلوم ہو کیونکہ لاعلمی نزاع کا باعث ہوتی ہے۔ معقود علیہ کی جانکاری دو طرح سے ہوتی ہے اگر مجلسِ عقد میں وہ موجود ہو تو اس کی طرف اشارہ کیا جائے ورنہ اُس کے ایسے احوال و اَوْصاف کی وضاحت ہو جن احوال و اوصاف کی وجہ سے وہ دوسری چیزوں سے ممتاز ہو جائے (۵) معقود علیہ (مبیع) سے بائع (بیچنے والے) کے علاوہ دوسرے کا حق وابستہ نہ ہو۔ اگر اس مبیع سے کسی دوسرے کا حق وابستہ ہو تو بیع صاحبِ حق کی اجازت پر

موقوف ہوگی (۶) ثمن (دام) بھی معلوم ہو۔

بیعِ صحیح، بیعِ باطل، بیعِ فاسد اور بیعِ مکروہ کا بیان

بیعِ صحیح:۔ وہ بیع ہے جو اپنے اصل و وصف کے ساتھ مشروع ہو اس طرح سے کہ ارکانِ بیع اپنے اہل سے اپنے محل میں صادر ہو اور عقد کے ساتھ ایسا کوئی وصف نہ ملا ہو جس سے شارع علیہ السلام نے ممانعت فرمائی ہو۔

بیعِ باطل:۔ وہ بیع ہے جو اصل و وصف کسی اعتبار سے مشروع نہ ہو جیسے مجنون (پاگل) کی بیع اور معدوم شی کی خرید و فروخت۔

بیع فاسد:۔ وہ بیع ہے جو اصل کے لحاظ سے مشروع ہو اور وصف کے لحاظ سے مشروع نہ ہو۔ جیسے کسی قیمتی شی کی اُدھار بیع کرنا جس کی کوئی مدت معلوم و متعین نہ ہو۔

بیع مکروہ:۔ وہ بیع ہے جو اصل و وصف کے لحاظ سے مشروع ہو لیکن شارع علیہ السلام نے کسی ایسی چیز کی وجہ سے منع فرما دیا ہو، جو چیز بیع کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ جیسے اذان جمعہ کے وقت میں خرید و فروخت۔

بیعِ باطل کا حکم: یہ ہے کہ جب مُشتری (خریدار) بیع باطل کے ذریعہ خریدی ہوئی شَیٔ پر قابض ہو جائے تو وہ شَی اس کے ہاتھ میں بطور امانت رہے گی بلا ظلم و تعدی (مبیع کے ہلاک ہونے پر) اس کا ضامن (ذمہ دار) نہ ہوگا۔

بیع فاسد کا حکم: یہ ہے کہ خریدار و فروخت کنندہ دونوں میں سے ہر ایک شخص پر ایسی بیع کا توڑنا واجب ہے۔

بیع مکروہ کا حکم: یہ ہے کہ وہ کراہتِ تحریمی کے ساتھ درست ہے۔

خیارِ شرط کا بیان

خیارِ شرط:۔ شریعت کی اصطلاح میں وہ خیار ہے جو حکمِ بیع کے نفاذ (نافذ ہونے) کو روک دے۔ وہ خیار صرف بائع کیلئے اور صرف مشتری کیلئے بھی جائز ہے یوں ہی دونوں کیلئے ایک ساتھ بھی جائز ہے۔ (حکمِ بیع: مبیع بائع کی ملکیت سے نکلے اور ثمن مشتری کی ملکیت سے نکلے)

مدت خیارِ شرط:۔ خیارِ شرط کی مدت صحیح ترین مذہب پر تین دن یا اس سے کم ہے۔

وہ صورتیں جب مشتری کو اجازت وفسخ کا خیار ہو

جب خیار مُشتَری کو ہو تو بیع کا نفاذ چار چیزوں میں سے کسی ایک سے ہوجائے گا۔

(۱) اول: یہ ہے کہ مشتری کہہ دے کہ میں نے بیع کو جائز کردیا خواہ بائع حاضر ہو یا غیر حاضر

(۲) دوم: یہ ہے کہ مشتری مدتِ خیار کے اندر مرجائے تو اس کا خیار اس کی موت سے باطل ہوجائے گا۔ اور اس کا کیا ہوا عقد بیع نافذ ہوجائے گا۔

(۳) سوم: جن کو خیار ہو ان کی طرف سے فسخ کئے بغیر مدت خیار گذر جائے۔

(۴) چہارم: یہ کہ مبیع مشتری کے قبضہ میں اس حال کو جا پہونچے کہ مشتری اُس کے فسخ کا مالک نہ رہ جائے مثلاً مبیع کا ہلاک ہونا۔

لیکن فسخِ بیع دو چیزوں میں سے کسی ایک سے ہوگی قول سے یا فعل سے۔

بائع کی موجودگی ہی میں قول کے ذریعہ فسخِ بیع درست ہوگا۔ لیکن فعل

کے ذریعہ فسخِ بیع تو ہر حال میں درست ہوگا۔ خواہ بائع موجود ہو یا نہ ہو[1]۔ اس کی صورت یوں ہوگی کہ ثمنِ مبیع عین (شئی موجود و معین) ہو تو اس میں مشتری مالکانہ تصرف کرے۔

اُن صورتوں کا بیان جن میں بائع کے لئے اجازت و فسخ کا اختیار ہو

جب خیار بائع کو ہو۔ تو بیع کا نفاذ تین چیزوں میں سے کسی ایک سے ہوگا۔

اول: یہ کہ مدتِ خیار کے اندر قول سے اجازت دے تو یہ کہے کہ میں نے (بیع کو) جائز کردیا خواہ مشتری (سامنے) موجود ہو یا موجود نہ ہو۔

دوم: یہ کہ بائع اِس مدتِ خیار میں فوت ہوجائے تو اس کا خیار باطل ہو جائے گا اور عقدِ بیع نافذ ہوجائے گا (یعنی خیار وارثین کی طرف منتقل نہ ہوگا)

سوم: یہ کہ مدت خیار بلا فسخ و اجازت گذر جائے۔

بائع کا فسخ تو دو چیزوں میں سے کسی ایک سے ہی ہوگا (قول سے ہو یا عمل سے) قول سے عقدِ بیع فسخ ہوجائے گا۔ لیکن شرط ہے کہ مشتری حاضر ہو اور اگر وہ حاضر نہ ہو تو اسے مدتِ خیار کے اندر فسخِ بیع کا علم حاصل ہوا ہو۔

---

[1] مبیع میں بائع ایسا تصرف کرے جو قابل رد نہ ہو تو بیع فسخ ہوجائے گی جبکہ خیار بائع کو ہو لہٰذا اگر خیار مشتری کو ہو اور اس نے ثمن (جبکہ عین ہو) میں ایسا تصرف کرڈالا جو قابل رد نہیں ہے تو مشتری کی طرف سے عملاً بیع فسخ ہوجائے گی۔ عالمگیری میں ہے "والحاصل ان ما وجد من البائع فی المبیع لو وجد منه فی الثمن لکان اجازۃ للبیع یکون فسخاً للبیع دلالۃ" قاضی فضل احمد مصباحی

https://alislami.net

لیکن فعل سے بائع کا فسخ بیع درست ہے خواہ مشتری حاضر ہو یا نہ ہو اس کی صورت یہ ہوگی کہ مبیع میں تصرف کرے مثلاً آزاد کردے، یا اسے دوسرے کے پاس فروخت کردے یا اس کی شادی کرادے، یا شہوت کے ساتھ بوسہ دے (جبکہ وہ باندی ہو)

اور خیارِ شرط' مدت کے گذرنے اور مشتری کے پاس مبیع کے ہلاک ہونے سے ختم ہوجائے گا، جب کہ خیار مشتری کو حاصل ہو۔

خِیَارِ رُؤیَت یعنی دیکھنے پر اختیار کا بیان

خیار رویت: شرعاً وہ ہے جو حکمِ بیع کی تمامیت سے مانع ہو۔ اور یہ خیار صرف مشتری کے لئے جائز ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ مبیع یا محلِ مبیع کی جانب اشارہ ہو۔ تو جو شخص بے دیکھے کوئی چیز خرید لے تو یہ بیع درست ہے۔ اور دیکھنے کے وقت اسے اختیار ہوگا کہ چاہے تو وہ لے چاہے تو واپس کردے۔

''خیار رویت'' مشتری کے فوت ہونے اور زبانی اور فعلی (عملی) اجازت دے دینے سے ختم ہوجائے گا۔ قولی اجازت جیسے مشتری دیکھنے کے بعد یہ کہے میں اس سے راضی ہوں اور عملی اجازت یوں ہے کہ دیکھنے کے بعد مشتری اس میں تصرف کرے۔ مثلاً بیع، ہبہ، اجارہ، اعارہ کا عقد کرے۔

خیار عیب یعنی مبیع کے اندر خرابی نکلنے پر خیار کا بیان

عیب! لغوی اِصطلاح میں وہ ہے جو اصل فطرت سلیمہ سے خالی ہو (یعنی فطرت سلیمہ پر شی باقی نہ رہے) اور شرعی اصطلاح میں وہ ہے جس کی وجہ سے تاجروں کے عرف میں قیمت کم ہوجائے۔ تو جب مشتری نے مبیع خریدا اور وہ

اس عیب پر مطلع ہوا جو بائع کے یہاں تھا۔لیکن اسے وہ عیب نہ تو بیع کے وقت نظر آیا اور نہ ہی قبضہ کے وقت اس کی نظر پڑی تو یہ مسئلہ دو صورتوں سے خالی نہیں ہے(۱) یا تو عیبِ مبیع کا دیکھنا قبضہ سے پہلے ہوگا (۲) یا بعد میں ہوگا۔ اول اگر عیب مبیع کا دیکھنا قبضہ سے پہلے ہو تو اس کو حق ہے کہ اسے واپس کر دے۔اور عقد بیع اس کے صرف اتنا کہہ دینے سے فسخ ہو جائے گا کہ میں نے اس کو رد (واپس) کر دیا۔اور وہ فسخِ بیع، بائع کی رضا مندی پر موقوف نہ ہوگا۔اور نہ ہی قاضی کے فیصلہ پر۔دوم اگر عیب مبیع کا دیکھنا قبضہ کے بعد ہو تو فسخِ بیع بائع کی رضامندی اور قاضی کے فیصلہ پر موقوف رہے گا۔اور مُشتَری کو یہ حقِ فسخ اسی وقت حاصل ہوگا جب پانچ شرطیں پائی جائیں۔

(۱) عَیب پُرانا ہو اس کی صورت یہ ہے کہ وہ عیب مبیع میں قبضہ سے پہلے کا ہو۔

(۲) مشتری اس عیب سے بے خبر رہا ہو جس وقت عقدِ بیع ہو رہا تھا۔

(۳) اور مشتری قبضہ کے وقت بھی اس عیب سے ناواقف ولاعلم رہے ۔

(۴) بیچنے والے (بائع) نے مبیع کے تمام عُیُوب یا خاص اُس عیب سے برأت کا اظہار نہ کیا ہو

(۵) اور فسخ کرنے سے پہلے وہ عیب ختم نہ ہوا ہو، اگر ختم ہو جائے تو مشتری کو واپس کرنے حق نہیں ہے۔

اِقالہ یعنی عقد بیع ختم کرنے کا بیان

''اقالہ'' اسلامی قانون میں عقدِ بیع برخواست کرنے اور زائل کر دینے کو کہتے ہیں۔

اس کے ارکان دو ہیں(۱)لفظِ ماضی کے ساتھ ایجاب وقبول ہو، مثلاً یوں کہے کہ میں نے آپ سے اقالہ کیا تو دوسرا کہے کہ میں نے قبول کیا۔

(۲)اقالہ کے دوسرے الفاظ یہ ہیں میں نے آپ سے اقالہ کیا، یا آپ سے بیع کو فسخ کیا، میں نے آپ کو چھوڑ دیا، میں نے آپ سے مُفَارَقت اِختیار کی۔

اِقالہ درست ہونے کی شرطیں!(۱)عاقِدَین کا رضا مند ہونا (۲) محلِّ اقالہ''مبیع'' کا باقی رہنا(۳)بیع صَرف[۱] کے اقالہ میں اس کے دونوں بدل (دونوں ثمنوں) پر قبضہ ہونا(۴)خیار کی وجہ سے مبیع کا فسخِ عقد کے قابل ہونا(۵)مجلسِ اقالہ کا ایک ہونا۔

اقالہ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ وہ مستحب ہے، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلم سے اپنی بیع کا اقالہ کیا تو اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اس کی لغزشات دور فرمائے گا۔

اقالہ کا حکم: یہ ہے کہ مُتعَاقِدَیْن کے حق میں فسخ ہے اور دوسروں کے حق میں ایک نئی بیع ہے۔

صحت اقالہ کے موانع کا بیان

مبیع کی ہلاکت اقالہ کی صحت سے مانع ہے۔اور مبیع کے بعض حصہ کی ہلاکت اُسی بعضِ حصّہ کے اندر صحتِ اقالہ سے مانع ہوتی ہے اور دوسرے بعضِ حصہ میں اقالہ درست رہے گا۔اور ثمن کی ہلاکت اقالہ کی صحت سے مانع نہ ہوگی۔

بیع مُرَابَحَہ اور بیعِ تَولیہ کا بیان

بیع مرابحہ:۔شریعت کی اصطلاح میں یہ ہے کہ انسان کا اپنی مملوکہ

---

[۱] بیع صرف کی تعریف کتاب میں آگے ملاحظہ فرمائیں۔قاضی فضل احمد مصباحی

چیز کو نفع کے ساتھ اتنے داموں میں فروخت کرنا جتنی لاگت اس پر پڑی ہے۔ جیسے کسی نے ایک جوڑی بیل پچاس روپے میں خریدا اور پانچ روپے لکھائی دی، اور وہ شخص اس میں نفع اُٹھانا چاہ رہا ہو تو وہ اسے ساٹھ روپے میں فروخت کرنے کا خواہاں ہو۔

بیع تولیہ:۔ یہ ہے کہ بلا نفع لئے ہوئے اس چیز کو اتنے ہی داموں میں فروخت کرنا جتنے داموں میں وہ اس کو پڑی ہے۔ تَوْلیہ کے دُرُست ہونے کی شرط یہ ہے کہ اصلی ثمن اور وہ اضافی ثمن جو اس پر لاگت آئی ہے دونوں معلوم ہو۔

ربا یعنی سود کا بیان

ربا لغوی اعتبار ولحاظ سے ''مطلق زیادتی'' کو کہتے ہیں۔ اصطلاح شرع میں مِعیارِ شرعی پر اُس زیادتی کو کہتے ہیں جو عوض سے خالی ہو، اس طور پر کہ عقد مُعاوَضہ میں عاقدَین میں سے کسی ایک کے لئے وہ زیادتی شرط ٹھہرادی گئی ہو۔

ربا کی علت:۔ مقدار کے ساتھ اشیا کا ہم جنس ہونا مقدار خواہ ناپی جانے والی چیز ہو یا وزن کی جانے والی۔ جب دونوں چیزیں مقدار اور جنس پائی جائیں گی تو برابر، برابر بیچنا جائز ہوگا۔ زیادتی وتفاضل اور اُدھار حرام و ممنوع ہوگا۔ (جیسے چاندی کو چاندی کے عوض اور گیہوں کو گیہوں کے عوض) اور جب دونوں چیزیں نہ پائی جائیں تو تفاضل وزیادتی اور اُدھار جائز ہوگا (جیسے چاندی اور گیہوں کو روپیہ سے لینا) اور جب ایک چیز پائی جائے دوسری چیز نہ ہو تو تفاضل کے ساتھ فروخت کرنا حلال اور ادھار فروخت کرنا حرام وممنوع ہوگا۔ (جیسے گیہوں کو جَو کے بدلے فروخت کرنا)

بیعِ سَلَمُ کا بیان

بیع سلم:۔شریعت میں آجل (یعنی دیر سے ملنے والی شی) کو عاجل (جلد ملنے والی شی) کے عوض فروخت کرنے کو کہتے ہیں۔

بیع سلم کی شرطیں سات ہیں۔(۱)جنس(۲)نوع(۳)صفت(۴) مقدار(۵)مدت(کم ازکم ایک ماہ)(۶)رأس المال یعنی ثمن کی مقدار (۷)قابلِ حمل ونقل چیزوں میں سپردگی کی جگہ کا بیان۔

بیعِ سلم کے ارکان دو ہیں(۱)ایجاب(۲)قبول۔

بیعِ سلم کا ضابطہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کے وصف کا ضبط اور اس کی مقدار کی معرفت ممکن ہو تو اس میں بیعِ سَلم جائز ہے۔جیسے مکیل،موزون اور عددی چیزیں جن میں (زیادہ) فرق نہیں ہوتا۔اور جن چیزوں کے وَصف کا ضبط اور ان کی مقدار کی معرفت نہ ہو تو ان میں بیعِ سلم جائز نہیں۔

بیع صرف کا بیان

بیعِ صرف:۔لغوی اصطلاح میں زیادتی کو کہتے ہیں اور شرعی اصطلاح میں بیعِ صرف کے دونوں بدل میں نقل ورَدْ یعنی بدلنے کو کہتے ہیں۔

شرائط بیع صرف:۔چار ہیں(۱)عاقدین کے جدا ہونے سے پہلے بدلین پر قبضہ ہونا۔

(۲)دونوں بدل کی جنس ایک ہونے کی صورت میں اُن کا برابر ہونا۔

(۳)وہ بیع لازم وحتمی ہو،اس میں کسی کو کوئی اختیار نہ ہو۔

(۴)بیع نقداً نقدا ہو اُدھار نہ ہو۔

رِہَنْ کا بیان

رہن:۔لغت میں روکنے کا نام ہے اور شریعت کی اصطلاح میں کسی چیز

https://alislami.net

کو ایسے حق کی وجہ سے روک لینا جس کی وجہ سے اپنے حق کی وصولیابی ممکن ہو۔

ارکان رہن دو ہیں۔(۱)ایجاب (۲) قبول۔

شرائط رہن درج ذیل ہیں (۱) رہن پر قبضہ ہو (۲) تقسیم شدہ ہو، مشاع یعنی مشترک نہ ہو (۳) حقِّ غیر سے خالی ہو (۴) اس کی سپردگی پر قدرت ہو (۵) مالِ مُتَقَوِّم ہو (٦) لائقِ امتیاز ہو

راہن (رہن رکھنے والے) میں یہ شرط ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو، نادانی وکم عقلی کے باعث، بیع وشرا وغیرہ تصرفات سے روکا نہ گیا ہو۔ اس لئے کہ ایسے شخص کا رہن ان کی اجازت پر موقوف ہے جنھیں اس کے اموال میں تصرف کا اختیار حاصل ہے۔

مرتہن یعنی رہن لینے والے کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو یا ذی شعور و ذی امتیاز بچہ ہو۔

رہن کا حکم:۔ یہ ہے کہ رہن کے ہلاک ہونے پر رہن کی قیمت اور دین میں سے جو کم ہو اس کا ضامِن (ذمہ دار) ہوگا۔

حَجر کا بیان

حجر:۔ لغت میں روکنا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں کسی ایسی وجہ سے تصرفات سے روک دینا کہ دوسرا شخص اس وجہ کی بنیاد پر روکے جانے والے شخص مجور علیہ کے قائم مقام ہوجائے۔

حجر: پانچ قسم کے لوگوں پر ہے۔(۱) بچہ (۲) پاگل جسے افاقہ حاصل نہیں ہوتا (۳) وہ غلام جسے تجارت کی اجازت نہیں دی گئی (۴) ایسا کم عقل خفیفُ الدماغ (ہلکے دماغ والا) جو اپنے مال میں اس طرح فضول خرچ ہو کہ

https://alislami.net

ایک تہائی سے زائد کے نقصان کا خوف ہو (۵) بیمار۔

اِقرار کا بیان

اقرار:۔ لُغت میں اعتراف کرنے کو کہا جاتا ہے اور شریعت میں اپنے اوپر کسی حق کے ثابت ہونے کی خبر دینے کو کہتے ہیں۔

شرائط اقرار:۔ تین ہیں (۱) بلوغ (۲) عقل (۳) اختیار

اقرار کے اندر کسی چیز کا استثنا کرنا درست ہے جب کہ استثنا اقرار کے ساتھ متصل ہو۔ ہاں کسی ضرورت و مجبوری کی وجہ سے استثنا متصل نہ ہو سکے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ جیسے سانس کا تیز ہو جانا، کھانسی آنا، منھ پکڑ لینا وغیرہ۔ کسی شخص نے ایسے دَین کا اقرار کیا جو تندرستی کی حالت میں اس پر لازم تھے۔ یا ایسے چند قرضوں کا اقرار کیا جو اس کے مرض الموت میں لازم ہوئے خواہ ان کے اسباب معلوم ہوں یا نہ ہوں تو حالتِ صحت کا دَین اور حالت مرض کا وہ دَین جس کے اسباب معلوم ہیں وہ دونوں دَین مقدم ہیں ان دَینوں پر جس کے اسباب معلوم نہیں ہیں صرف اقرار ہو۔[۱]

اجارہ کا بیان

اجارہ:۔ منافع پر ایسے مالی عوض کے ساتھ عقد کرنا جس میں حصول منافع کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً تجدید عقد ہوتی رہے۔

شرطِ اجارہ:۔ یہ ہے کہ مَنَافِعْ معلوم ہوں اور اُجرت بھی معلوم ہو۔

اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ شی جس سے نفع کی حصول یا بی عینِ شی کے باقی

---

[۱] (چنانچہ ھدایہ کی اس عبارت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ واذا اقرّ الرجل فی مرض موتہ بدیون وعلیہ دیون فی صحۃ و دیون لَزِمَتْہُ فی مرضہ باسباب معلومۃ فدین الصحۃ والدین المعروفۃ الاسباب مقدم از قاضی فضل احمد مصباحی

رہتے ہوئے ممکن ہوتو اس کا اِجارہ اُسی وقت درست ہوگا جب کہ چار چیزوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ اس کی منفعت کا اندازہ ہو جائے (۱) مدت (۲) عمل (۳) نام (۴) تعین۔

کب اُجرت لازم ہوتی ہے

اُجرَت :۔ عقد سے لازم نہیں ہوتی۔ اجرت کا حقدار اُسی وقت ہوگا جب تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز پائی جائے (۱) جلد ادائیگی کی شرط (۲) جلد ادائیگی بلا کسی شرط ہو (۳) مَعقُود علیہ مکمل طور پر سپرد ہو جائے۔

مزدوروں کی قسموں کا بیان

اجراء (مزدوروں) کی دو قسمیں ہیں (۱) اَجیرِ مشترک (۲) اَجیر خاص۔

اَجیرِ مشترک :۔ وہ ہے جو کسی ایک شخص کے لئے کام نہ کرے۔ یا ایک شخص کے لئے کام کرے مگر وقت کی بندش نہ ہو۔

اَجیرِ مشترک کا حکم :۔ یہ ہے کہ وہ اُجرت کا حقدار اُسی وقت ہوگا جب کام کرلے، جیسے رنگریز، دھوبی وغیرہ۔ اور سامان اس کے ہاتھ میں امانت ہے اس کے ہلاک ہونے پر صرف انہی سامان کا ضامن ہوگا جن میں اسے عمل (کام کرنے) کی اجازت نہ تھی۔

اَجیرِ خاص :۔ وہ ہے جو خاص وقت میں کسی ایک کے لئے کام کرے۔

اَجیرِ خاص کا حکم :۔ یہ ہے کہ وقت کے اندر اپنے کو سونپ دینے سے اجرت کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کام نہ کرے جیسے وہ شخص جس کو ایک ماہ خدمت کے لئے یا بکری چرانے کے واسطے اجیر بنایا گیا ہو۔ اور اس اجیر خاص پر کوئی تاوان ان چیزوں میں نہیں ہے جو اس کے ہاتھ سے برباد

ہو جائے یا اس کے کام سے خراب ہو جائے جیسے کپڑے کا جلنا جب بلا قصدِ فساد ہو۔(یعنی بربادی کی نیت سے نہ ہو)

فسخِ اجارہ:۔متعاقدین میں سے کسی ایک کے مرنے سے عقدِ اجارہ ختم ہو جاتا ہے۔بشرطیکہ اس اجارہ کا عقد خود اپنے لئے کیا گیا ہو۔اور اس عیب سے بھی اجارہ فسخ ہو جاتا ہے جو اجارہ والی عین شی سے نفع کو ختم کردے۔یا نفع میں خلل پیدا کردے۔یوں ہی تقاضۂ عقد کے خلاف شرطوں سے بھی اجارہ فسخ ہو جاتا ہے۔

شُفعَہ کا بیان

شُفعَہ:۔کا لغوی معنیٰ ملانا ہے اور شرعی اصطلاح میں مشتری کی رضا کے برخلاف غیر منقولہ جائداد کا مالک بن جانا اتنے عوض میں جتنی مشتری کو اس پر لاگت آئی ہے۔

شرائطِ شُفعَہ:۔تین ہیں(۱)محلِ شفعہ جائداد غیر منقولہ اسی ثمن پر رہے جتنے پر بیع واقع ہو(۲)شفیع اسی مجلس میں شفعہ کا طالب ہو جس میں اسے علم حاصل ہوا(۳)محلِ شفعہ عوضِ مالی کے بدلہ میں ہو۔بائع،مشتری یا جائداد غیر منقولہ کے پاس شفیع گواہ بنائے۔حقِ شفعہ اس وقت باطل ہوگا جب اپنا حق لینے کے لئے تیزی نہ دکھائے۔اور بائع سے دوسرے کو بیچنے کی صلاح سے بھی حقِ شفعہ باطل ہو جاتا ہے۔

شرکاء کے درمیان ترتیب کا بیان

شفعہ:۔عینِ مبیع میں شریک(خلیط)کے لئے واجب ہے۔پھر حقِ مبیع میں شریک کے لئے ہے۔جیسے پانی پینے کا گھاٹ اور راستہ وغیرہ پھر ایسے پڑوسی کے لئے ہے جو متصل ہو،اگرچہ اس کا دروازہ دوسری گلی سے ہو۔اور جب

https://alislami.net

حقِ شفعہ رکھنے والے زیادہ ہوں تو وہ سب اپنی تعداد کے مطابق شفعہ کے حق دار ہوں گے۔ اوران کے املاک میں تفاوت (کمی وزیادتی) کا اعتبار نہ ہوگا۔

شرکت کا بیان

شرکت کا لغوی معنی ملنا، شامل ہونا، شرعاً دو یا اس سے زائد اشخاص کا شُیُوع کے طور پر ایک جگہ میں خاص ہونا۔

شرائط شرکت :۔ یہ ہے کہ شرکت نقد درہم و دینار اوور رائج پیسوں، سونے کے ٹکڑوں اور چاندی کے پتروں پر ہو۔ بشرطیکہ ان پر تعامل (عمل درآمد) جاری وساری ہو۔

شرکت کے اقسام کا بیان

شرکت کی دو قسمیں ہیں (۱) شرکت املاک (۲) شرکتِ عُقُودْ

(۱) شرکتِ اَملاک :۔ وہ عینی شی ہے جس کے دو یا زائد شخص وارث ہوں، یا دونوں اسے خریدیں، یا ان دونوں کو وہ شی کسی بھی سبب سے مل جائے، خواہ وہ سبب اختیاری ہو یا غیر اختیاری۔

شرکت کا حکم :۔ یہ ہے کہ دونوں شریک میں سے ہر ایک شخص دوسرے کے حصے میں اجنبی ہے۔

(۲) شرکتِ عقود: وہ شرکت ہے جو عقد کے باعث حاصل ہو۔

اس کے ارکان ایجاب وقبول ہیں اور اس کی شرط یہ ہے کہ معقود علیہ میں تصرف کرنے والا قابلِ وکالت ہو (یعنی وکیل بننے کی صلاحیت ہو)

شرکتِ عُقود کے اقسام

شرکتِ عقود کی چار قسمیں ہیں (۱) شرکتِ مُفَا وَضہ (۲) شرکتِ

عِنَان (۳) شرکتِ وُجوہ (۴) شرکتِ صَنائع۔

شِرکَت مُفَاوَضہ کا بیان

شرکتِ مُفَاوضہ! یہ ہے کہ دونوں شریکوں میں سے ہر ایک شخص مال، تصرف (کام) اور نفع میں برابر کے شریک ہوں اور دَین میں ایک ہوں اور دونوں میں سے ہر ایک تصرف میں دوسرے کا وکیل ہو، اور ضامن ہو ہر اُس دین میں جس کا التزام اس مال کے عوض کیا ہو جس میں اشتراک درست ہو۔

شرکتِ مُفَاوَضہ کی درستگی صرف لفظِ مفاوضہ سے ہی ہوگی۔ اور شرکتِ مُفَاوَضہ اس وقت باطل ہو جائے گی جب ان دونوں میں سے کوئی ایک مال کا وارث ہو جائے یا اس کے لئے مال ہبہ کردے۔

شِرکَت عنان کا بیان

شرکتِ عِنَان! یہ ہے کہ دونوں شرکاء میں سے ہر ایک اپنے شریک کا صرف تصرفات میں وکیل ہو۔ وہ شرطیں جو مفاوضہ میں گذریں اس میں لازم وضروری نہیں ہیں۔

شِرکَت وجوہ کا بیان

شرکت وجوہ! یہ ہے کہ دو آدمی اس امر پر اتفاق کرلیں کہ دونوں فوری قیمت دیئے بغیر کوئی سامان خریدیں گے لوگوں کے نزدیک اپنی وجاہت پر اعتماد کرتے ہوئے۔ پھر دونوں اسے فروخت کرنے میں شریک رہیں گے اور جو نفع برآمد ہوگا وہ دونوں کے بیچ اُن شرطوں کے مطابق رہے گا جو لوگوں سے خریداری میں طے پائی ہے۔ تو اگر دونوں خریداری میں یکساں ہیں تو نفع میں بھی اُسی طرح یکسانیت رہے گی۔ اور اگر ان دونوں میں کوئی

زیادہ مالِ تجارت خریدتا ہے اور دوسرا کم ،تو زیادہ خرید نے والے کا نفع میں حصہ کم خرید نے والے سے زیادہ ہوگا۔

شِرکت صنائع کا بیان

شرکت صنائع ! یہ ہے کہ دو درزی یا ایک درزی اور رنگریز مثلاً اس بات پر اتفاق کرلیں کہ دونوں کام لیں گے اور کمائی دونوں کے درمیان حسبِ شرائط رہے گی ۔اور جو بھی کام ایک قبول کرے گا تو دوسرے کو بھی کرنا لازم ہوگا۔

مُضَاربَت کا بیان

مضاربت ! فن لغت میں ضَرب سے مشتق ہے اور شرعاً وہ عقدِ شرکت ہے جس میں ایک شریک کی طرف سے مال اور دوسرے شریک کی طرف سے عمل ہو۔

ارکانِ مُضَارَبَت :۔ ایجاب ،قبول ہیں۔

شرائطِ مضاربت : چھ ہیں (۱) راسُ المال (اصل پونجی) ثمن کے اقسام سے ہو(۲) اور وہ عین ہو دین نہ ہو(۳) راسُ المال معلوم ہو(۴) رأس المال مُضَارِب کو سپرد کردیا گیا ہو(۵) اور نفع دونوں کے درمیان مُشترک ہو(٦) نفع میں ہر ایک کا حِصَّہ معلوم ہو۔کام کرنے والے پر بلاظلم و دست درازی ضمان و تاوان نہیں ہے۔

مراتب مضاربت کا بیان

مُضَارِب کے پانچ مَرَاتِبُ ہیں اول !وہ ابتدا میں اَمین ہے دوم ! جب وہ تصرف کرے تو وہ وکیل ہے سوم ! پھر جب نفع حاصل ہو تو وہ شریک

ہے۔ چہارم پھر جب عقدِ مضاربت فاسد ہو تو وہ اجیر ہے پنجم! پھر جب وہ شرائط مضاربت کی مخالفت کرے تو غاصب ہے۔

وِکالت کا بیان

وکالت کا معنیٰ لغت میں حفاظت ہے۔ شریعت میں کسی دوسرے شخص کو تصرف میں اپنا قائم مقام بنانا ہے۔

شرائط وکالت:۔ یہ ہے کہ وکیل بنانے والا ان لوگوں میں سے ہو جو تصرف کا اختیار رکھتے ہیں۔ اور وکیل ان میں سے ہو جو عقد کو سمجھیں اور عقد میں میانہ روی (اعتدال) سے کام لیں۔ اور یہ کہ لفظِ وکالت سے ہو۔

ضابطۂ وکالت:۔ یہ ہے کہ جس چیز کا عقد انسان کے لئے از خود کرنا جائز ہے اس میں دوسرے کو وکیل بنانا بھی جائز ہے۔

وکالت کن میں جائز ہے

وکالت مطلقاً تمام حقوق میں جائز ہے خواہ خصم (حریف) راضی ہو یا نہ ہو۔ مگر زیرِ سماعت مقدمہ میں کیونکہ اس میں وکیل بنانے کے لئے خصم کی رضا مندی ضروری ہے۔ اور خصومت میں وکیل بنانا اس وقت بھی جائز ہے جب کہ مؤکل مریض ہو یا تین دن اور اس سے زیادہ کی مَسافت (دوری) پر ہو۔

مؤکل و وکیل میں سے کسی کے انتقال یا پاگل ہو جانے سے وکالت فسخ ہو جائے گی۔

کِفَالَتُ کا بیان

کفالت کا معنیٰ لغوی ملانا ہے اور شرعاً ایک ذمہ داری کو دوسری ذمہ

داری میں شامل کرنا ایسے حق کے مطالبہ میں جس کا کفیل سے پورا ہونا ممکن ہو۔

کفالت کی شرط:۔ مکفول لہٗ کا مجلسِ عقد میں قبول کرنا۔ کفالت کی دو قسمیں ہیں (۱) کفالتِ نفس (۲) کفالتِ مال۔

کفالتِ نفس کا بیان

کفالتِ نفس:۔ یہ ہے کہ مکفول لہٗ کفیل پر اس بات کی شرط لگا دے کہ وہ مکفول بہٖ کو ایسی جگہ حاضر کرے جہاں مکفول لہٗ اس سے مقدمہ لڑ سکے۔

کفالتِ نفس کا انعقاد ہر ایسے لفظ سے ہوگا جس سے کُل (یعنی پورے وجود) کی تعبیر کی جاتی ہو۔ خواہ حقیقتاً جیسے نفس، جسم یا عُرفاً جیسے سر، گردن اور ہر اس لفظ سے جو کفالت کے التزام کا فائدہ دے۔ جیسے میرے اوپر، یا میرے حوالہ، یا میں ذمہ دار ہوں، وغیرہ الفاظ۔

کفالتِ مال کا بیان

کفالتِ مال! یہ ہے کہ کوئی شخص ایسے آدمی کی طرف سے جس پر کسی دوسرے کا حق ہو ضامن و کفیل بن کر کہے کہ اس شخص کے ذمہ تیرا جتنا مال ہے اس کا میں کفیل و ضامن ہوں۔ یا یہ کہہ دے کہ اگر فلاں آدمی آ جائے تو اس کے اوپر جو دین ہے میرے ذمہ ہے خواہ دین (قرض) معلوم ہو یا معلوم نہ ہو۔ بشرطیکہ دَین، دینِ صحیح ہو جیسے قابلِ فروخت چیزوں کی قیمت اور جنایت کا تاوان وغیرہ۔

حوالہ کا بیان

حوالہ! لغوی اصطلاح میں مُنتقِل کرنے کو کہتے ہیں اور شرعی اصطلاح میں حوالہ کرنے والے کے ذمہ سے دین (قرض) دوسرے شخص کی جانب

منتقل کرنے کو کہتے ہیں۔
شرائطِ حوالہ! تین ہیں (۱) محتال (دائن یعنی قرض دینے والا) (۲) مُحال علیہ (جس پر بارِدَین منتقل کیا گیا) کا حوالہ قبول کرنا، مُحیل (مدیون ،مقروض) کی رضا مندی شرط نہیں ہے۔(ذمۂ دَین کو غیر کی طرف منتقل کرنے والے مَدْیُون کو مُحیل کہتے ہیں) (۳) مُحَال بہٖ یعنی دین ذمہ میں دَینِ لازم ہو نہ عین ہو (اور نہ دَینِ غیر لازم ہو)

محتال مُحیل سے کب وصول کرے گا

جب حوالہ کی تکمیل ہو جائے تو مُحِیلُ (مدیُون) دین سے بَرِیُّ الذمہ ہو جائے گا۔
اور محتال (دائن) مُحیل (مدیون) سے وصول نہیں کرے گا مگر اسی صورت میں کہ اس کا حق ہلاک ہو جائے۔
ہلاکت کی دو صورتیں ہیں۔(۱) یا تو وہ شخص جس کو دین حوالہ کیا گیا تھا۔مال کا انکار کر دے اور حلف (قسم) اُٹھا لے اور اس کے خلاف کوئی (بینہ) گواہ نہ ہو (۲) یا پھر وہ کنگال اور مفلس ہو کر مر جائے۔

صُلح کا بیان

صلح:۔اس عقد کا نام ہے جو نزاع اُٹھا دے اور جھگڑوں کا خاتمہ کر دے۔رُکنِ صلح: ایجاب وقبول ہے۔
شرائط صلح: چھ ہیں (۱) عقل (۲) بُلوغ (۳) آزادی ورنہ غلامی کی صورت میں وہ اجازت یافتہ ہو (۴) نفع (۵) جس چیز پر صلح ہو رہی ہے اس کا معلوم ہونا (۶) اور اس کا مال ہونا یا ایسا حق ہونا جس کا عوض لینا جائز ہو

جیسے قصاص وغیرہ۔

صلح کے اقسام کا بیان

صُلح کی تین قسمیں ہیں: (۱) صلح مع سکوت (۲) صلح مع انکار (۳) صلح مع اقرار۔ یہ سب صورتیں جائز ہیں۔

صلح مع اقرار: اس کا حکم یہ ہے کہ وہ جانبین (مُدَّعی ومدعیٰ علیہ) کی طرف سے معاوضہ ہے تو وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو عقدِ بیع میں عاقدین (بائع اور مشتری) کو حاصل ہوتے ہیں جیسے خیارِ شرط، خیارِ رُوٗیَت اور خیارِ عیب وغیرہ۔

صلح مع سکوت وانکار! خاموشی وانکار کے ساتھ صلح کا حکم یہ ہے کہ وہ صرف مُدَّعی کی جانب سے مُعَاوَضہ ہے۔ اور مُدَّعیٰ علیہ کی طرف سے یمین اور قَسم کا فدیہ اور جھگڑے کا خاتمہ کرنا ہے۔

دوسرے لحاظ سے صلح کی دو قسمیں ہیں (۱) اِبْراء (۲) مُعَاوَضَہ

صلح ابراء: اپنے حق میں سے کچھ چھوڑ کر بقیہ پر اقتصار کرنے کو کہتے ہیں۔ اس میں یہ شرط ہے کہ ایسا کرنے والا شخص اہل تبرُّع ہو یا ایسا بالغ ہو جسے اس کی مُمانعت نہ کی گئی ہو۔ کیونکہ ''اِبْراء'' درحقیقت تبرُّع (صدقہ کرنا) ہے اور وہ دونوں (جو اہل تَبَرُّع نہ ہوں اور ایسا بالغ جسے روک دیا گیا ہو) اہل تبرع میں سے نہیں ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ مُتَبَرِّع (احسان اور صدقہ کرنے والے) کا حق اس شی سے ساقط ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کے بعد اس کا دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔

صلح با معاوضہ! جنسِ حق کو چھوڑ کر خلافِ جنس پر مصالحت کرنے کو کہتے ہیں۔

ہبہ کا بیان

ہبہ: لغت میں تَبَرُّع کو کہتے ہیں۔ شرع میں بلا کسی عوض کسی عین کے مالک بنانے کا نام ہے۔

رکنِ ہبہ: ایجاب وقبول ہے۔ اور شرطُ قبضہ ہے اور یہ بھی ہے کہ ہبہ ایسی چیز کی نہ ہو جو تقسیم نہ کی جا سکے مگر اسی صورت میں کہ وہ (واہب) ذی رحمِ محرم ہو۔

وقف کا بیان

وقف:۔ لغت میں روکنا ہے اور شرعاً عین کو واقف کی ملکیت پر روکنا ہے۔

شرائطَ وقف سات ہیں دو شرطیں واقِف سے متعلِق ہیں (۱) آزاد ہونا (۲) مُکَلَّف ہونا۔ موقوف سے متعلق پانچ شرطیں ہیں (۱) عینِ شی باقی رہنے کے ساتھ قابلِ اِنتفاع بھی ہو (۲) وقف اصلِ موجود پر اور ایسی فرع پر ہو جو اصل سے جدا نہ ہو (۳) وہ وقف ممنوعُ شی میں نہ ہو (۴) وہ وقف قُربَتْ (الی اللہ) کے طور پر ہو (۵) وہ اس تقدیم وتاخیر، تَسوِیَہ (برابری) وتفضیل (نابرابری) کے مطابق رہے گا جس کی واقف نے شرط لگائی ہے۔

غَصَبْ کا بیان

غَصَب: شرعاً حقیقی قبضہ ختم کر کے باطل قبضہ ثابت کرنا۔

شرائطِ غَصَبْ: غصب ایسی چیزوں میں ہو جسے منتقل کیا یا ہٹا یا جا سکے۔ تو جس نے کسی کا کوئی مال غصب کیا تو اسے لازم ہے کہ بِعَیْنِہٖ وہی مال لَوٹا دے یا اس کا تاوان ادا کرے، نہ کہ اُس جیسی چیز کی اُجرت۔ لیکن

اجرتِ مثل صرف تین چیزوں میں دی جائے گی۔ مالِ وقف، مالِ یتیم اور وہ مال جس سے آمدنی حاصل کرنے کے لئے تیار رکھا گیا ہو۔

غاصب پر غصب کے دن کی قیمت ہوگی بشرطیکہ غَصَبْ کردہ مال برباد ہوجائے اور جس وقت وہ مالِ مغصوب اس (مالک) کو سپرد کردے گا تو ضمان (تاوان) سے بَرِیْ ہوجائے گا۔

مالِ مغصوب کی سپردگی کے صحیح ہونے کی دو شرطیں ہیں(۱) اول: مغصوب کی سپردگی پُر امَنْ جگہ میں ہو چنانچہ اگر کسی پُر خطر جگہ میں سپرد کیا تو ضمان سے غاصب بری نہ ہوگا۔(۲) ثانی: یہ ہے کہ جس سے مال غصب کیا ہے یعنی مغصوب مِنْہُ حفاظتِ مال کی اہلیت رکھنے والا ہو۔ اگر ایسا نہ ہو بایں طور کہ وہ پاگل (مجنون) ہو یا لاشعور بچہ ہو تو ایسے لوگوں کو مال مغصوب سپرد کرنے سے بھی ضمان سے بری نہ ہوگا بلکہ اس پر لازم ہے کہ اس کے ولی کے سپرد (حوالہ) کردے۔

وَدِیعَتْ کا بیان

ودیعت :۔ اصطلاحِ شرع میں دوسرے کو اپنے مال کی حفاظت پر مُسَلَّطْ یعنی مامور کردینے کو کہتے ہیں۔

حکم :۔ وہ مال مُوْدَعْ (یعنی جس شخص کے پاس امانت رکھی گئی اس) کے ہاتھ میں امانت ہے تو بلا ظلم وتعدِّی ہلاکتِ مال پر ضمان وتاوان اُس پر نہیں ہے۔ اُسے اس کی حفاظت از خود کرنا اور اپنے اہل وعیال سے کرانا لازم ہے۔ اور اگر مُوْدَعْ نے ان کے علاوہ لوگوں کی حفاظت میں دیا تو وہ ضمان وتاوان دے گا (بشرطیکہ ودیعت میں دیا گیا مال ہلاک ہوگیا ہو)

https://alislami.net

عاریت کا بیان

عَارِیَتْ: بلا کسی عوض مَنْفَعَتُوں کا مالک بنانا۔ اس کی شرط یہ ہے کہ عینِ شی اپنی بقا کے ساتھ ساتھ انتفاع (یعنی حصولِ نفع) کے قابل ہو اور مُسْتَعَار (یعنی اُدھار لی جانے والی چیز) مُتَعَیَّنْ ہو اور اس پر قبضہ ہو۔ عاریت دینے والا شخص عقل و شعور والا ہو جسے استعمال کرنے کی شریعت کی جانب سے اجازت ہو۔ اور جس شی کو عاریت میں دے رہا ہو۔ اس پر اُس کا اختیار ولایت ہو۔ چنانچہ فُضُولی اور غاصِبْ کوئی شی بطور عاریت دیں تو اُن ہی لوگوں کی اجازت پر موقوف رہے گی جنہیں وِلَایَتْ حاصل ہے۔

عاریت کی چار قسمیں ہیں (۱) وقتِ انتفاع کی قید سے باہر ہو، مقید نہ ہو۔ (۲) وقتِ انتفاع کی قید ہو۔ (۳) حقِّ وقت میں قید نہ ہو حقِ اِنتِفاع میں قید ہو (۴) حقِّ وقت میں قید ہو اور حق انتفاع میں قید نہ ہو۔

شیٔ عاریت کی ہلاکت میں مُستَعِیر (یعنی عاریت مانگنے والے) پر کوئی تاوان نہیں جب کہ اس کی طرف سے ظلم کے بغیر ہلاک ہو۔

لقیط (پڑے ہوئے انسانی بچے) کا بیان

لقیطؔ:۔ شرعی اصطلاح میں وہ بچہ ہے جسے عِیَالَتْ وَ کِفَالَتْ کے خوف سے یا تہمت سے فرار حاصل کرنے کے لئے اس کے سرپرستوں نے پھینک دیا ہو۔

لقیط کا اُٹھا لینا مُستَحَبْ ہے اگر شہر میں پڑا ہوا ہو۔ اور اس وقت اُٹھا لینا واجب ہے جب کسی جنگل میں پڑا ہو۔ پھر اگر بچہ کے ساتھ مال ہو تو اس کا خرچ اس کے مال میں سے ہوگا ورنہ اس کے اخراجات کا بار "بَیْتُ المال" کے اوپر رہے گا۔

لُقطہ یعنی پڑی ہوئی چیز کا بیان

جب کوئی آدمی پڑی ہوئی چیز پائے تو اس کا اس کے مالک کی خاطر اُٹھالینا مستحب ہے۔اور پڑی چیز کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو اُسے اُٹھانا فرض ہے۔ پھر اگر اٹھانے والے نے اس پر گواہ بنا کر اُس کا اِس حد تک پہچان کرادیا کہ اُس کو خود یقین ہو گیا کہ اس لُقطَہ کا مالک اس کی جستجو و تلاش میں نہ ہوگا۔ یا اس بات کا یقین ہو جائے کہ لقطہ خراب و برباد ہو جائے گا اگر باقی رکھا گیا۔تو اس کے قبضہ میں وہ بطور امانت ہے چاہے تو اس سے فائدہ حاصل کر لے اگر فقیر ہو۔ ورنہ اُسے صدقہ کردے۔ پھر اگر اس لقطہ کا مالک آجائے تو اُسے اختیار ہے چاہے تو وہ صدقہ نافذ کردے چاہے تو اس کا تاوان لے۔

مفقود (گمشدہ شخص) کا بیان

مفقود: شرعاً وہ شخص ہے جو ایسا غائب ہو کہ اس کی خبر نہ مل سکے اور نہ ہی اس کی زندگی وموت کا علم حاصل ہو سکے۔

مفقود کا حکم: وہ اپنے آپ کے حق میں زندہ ہے تو اس کا مال تقسیم نہ ہوگا اور نہ ہی اس کی بیوی دوسری شادی کرے گی۔اور دوسروں کے حق میں مردہ ہے یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں میں سے کسی بھی مرنے والے شخص کا وارث نہ ہوگا۔ قاضی ایسے گمشدہ شخص کے لئے کسی ایسے آدمی کو مقرر کردے گا جو اس کے مال کی حفاظت اور اس کی مصلحتوں پر نظر رکھ سکے۔بعض فقہاء نے مفقود کی موت کا تخمینہ نوّے (۹۰) سال رکھا اور بعض نے ایک سو بیس (۱۲۰) سال رکھا ہے اور قولِ مختار یہ ہے کہ یہ معاملہ حاکم کی

رائے پر موقوف ہے۔ کیونکہ شارع علیہ السلام کی جانب سے مُدّتِ وفات کے سلسلہ میں کوئی حکم صریح موجود نہیں۔ اور جب حاکم موت کا حکم صادر کر دے تو اس کی عورت وفات کی عدت گذارے گی اور مفقود کا ترکہ وارثین کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

اِباق (غلام و باندی کے بھاگ جانے) کا بیان

اِباق:۔ شرعاً سرکش ہونے اور چلے جانے کا نام ہے۔ اس پر اُجرت لینا جائز ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ واپس لانے والا شخص اس کی واپسی میں معلوم مُعَاوَضَہ کی شرط لگا دے۔ تو جب اس کو واپس لائے گا تو مشروط عوض کا مستحق ہوگا۔

اِحْیَائے مَوَات

اِحْیَائے مَوَات یعنی پڑی ہوئی بے مَنْفَعَت زمین کو زندہ کرنا شرعاً بنجر زمین پر عمارت کی تعمیر کر کے یا پودے لگا کر یا جوتائی وغیرہ کے ذریعہ کارآمد بنانا۔

شرائط: اِس کی چار ہیں (۱) اجازتِ عامّہ (۲) زمین خالی ہو کہ اس پر نہ کسی مسلمان کی ملکیت ہو اور نہ ذمی کافر کی (۳) وہ زمین نفع بخش نہ ہو (۴) وہ زمین بستی سے اتنی دور ہو کہ جب کوئی آبادی کے کنارے سے پکارے تو اس کی پُکار (آواز) وہاں سُنی نہ جاسکے۔

احیاء کا طریقہ: وہی ہے جو عام طور سے زندہ زمینوں کے احیاء کا طریقہ ہے۔

مُزَارَعَت کا بیان

مُزارعت: شرعاً بعضِ پیداوار کے ذریعہ زراعت پر عَقْد کرنا۔

شرائطِ مزارعت: نو ہیں (۱) زمین کاشت کے قابل ہو (۲) مُتَعَاقِدَینْ (مالکِ زمین اور کاشتکار) اہل ہوں (۳) مُدَّت کا ذکر ہو (۴) بیج "تخم" والے کا تعیُّن ہو (۵) بیج کی جنس مذکور ہو (۶) عامل کا حِصَّہ متعین ہو (۷) زمین عامل کے حوالہ کرنا (۸) پیداوار میں شرکت کا ہونا (۹) پیداوار دونوں کے بیچ بطور مُشاع ہو۔

مُزَارَعَتْ کی صُورتوں کا بیان

مُزارعت کی چار صورتیں ہیں، تین صورتیں جائز ہیں اور ایک صورت باطل۔

جواز کی صورتوں میں سے پہلی صورت یہ ہے کہ زمین و بیج ایک شخص کا ہو اور کام اور ہل، بیل دوسرے کا ہو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ زمین کسی ایک کی ہو عمل، بیل، بیج دوسرے کا ہو۔

تیسری صورت یہ ہے کہ زمین، بیل، بیج، کسی ایک کا ہو اور کام دوسرے کا ہو۔

باطل والی صورت یہ ہے کہ زمین اور بیل کسی ایک کا ہو اور بیج و عمل دوسرے کا ہو۔ یا بیج، بیل ایک کا ہو باقی دوسرے کا ہو۔

مُسَاقَاتْ یعنی درختوں کی سیرابی و اصلاح کا بیان

مُسَاقَات: شرعاً درخت کو پھل کے ایک حصہ کے عوض ایسے شخص کے حوالہ کر دینا جو درخت کی اصلاح کر سکے۔

مساقات کی دو شرطیں ہیں (۱) پہلی شرط یہ ہے کہ عامل (کار گذار) کے لئے پھلوں میں سے کوئی معلوم (غیر مجہول) حصہ معین ہو (۲)

دوسری شرط یہ ہے کہ درخت عامل کو دیدیا جائے پھل کے تیار ہونے سے پہلے کے اُمور جیسے سینچائی اور تلقیح (شگوفۂ نر کو مادہ درخت میں ڈالنا)اور نگہداشت وغیرہ بذمہّ عامل ہے۔اور پھل تیار ہونے کے بعد کے اُمور جیسے توڑائی وحفاظت بذمّہ عامل ورب المال ہوگی۔اگر مالک نے عامل کے اوپر شرط لگادی تو مساقات فاسد ہوجائے گی۔

عتق ''غلام وباندی'' آزاد کرنے کا بیان

عِتق !لغت میں طاقت وقوت کے معنی میں ہے۔اور اصطلاحِ شرع میں نام ہے اس بات کا کہ آقا اپنے غلام سے اپنا حق اِس طریقہ سے ختم کردے جس سے مملوک کا شمار آزادلوگوں میں ہو۔

شرائطِ عتق! چار ہیں۔ آزاد کرنے والا شخص(۱) خود آزاد ، (۲) بالغ (۳) عاقل اور (۴) آزاد کئے جانے والے کا مالک ہو۔

تدبیر (غلام وباندی کے مدبر بنانے) کا بیان

تدبیر : اصطلاحِ شرع میں آزادی کا آقا کی وفات پر معلق (موقوف) کرنے کو کہتے ہیں۔

تدبیر کی شرط :۔ یہ ہے کہ مملوک کی تدبیر سے مراد وہ مملوک ہے جس پر پورے طور سے قطعی ملکیت حاصل ہو،تاکہ مکاتب (غلام،باندی) نکل جائیں۔

تدبیر کی دو قسمیں ہیں(۱) مطلق (۲) مُقَیَّد۔

اول: تدبیرِ مطلق :۔ یہ ہے کہ آقا آزادی کو اپنی موت پر مُعلَّق کردے بغیر اس کے کہ موت کے ساتھ کسی چیز کی قید شامل ہو۔اس طرح کہے میں نے تجھے مُدبَّر بنایا یا تو میرے دنیا سے جانے کے بعد آزاد ہے۔

https://alislami.net

دوم: تدبیر مقید:۔ یہ ہے کہ آقا غلام کی آزادی کو ایسی صفت کے ساتھ مُعلّق کردے جس کا پایا جانا غیر یقینی ہو، جیسے یہ کہے اگر میں اپنی اس بیماری میں مرگیا یا اپنے اِس سفر میں مرگیا تُو تو آزاد ہے۔

حکم مدبر:۔ یہ ہے کہ نہ اس کا فروخت کرنا جائز ہے نہ ہی ہبہ کرنا۔ ہاں خدمت لی جاسکتی ہے اور اُسے کرایہ پر دیا جاسکتا ہے۔

کتابت کا بیان

کتابت: شرعی اصطلاح میں مملوک (غلام و باندی) سے فوری قبضہ چھوڑنے اور انجام کار مملوک کی گردن کی رہائی کا نام ہے۔اس کے ارکان دو ہیں (۱) ایجاب (۲) قبول۔ اور اس کی شرط! یہ ہے کہ عوض کتابت معلوم ہو۔ عقدِ کتابت آقا کی جانب سے عقدِ لازم ہے۔ مملوک کی جانب سے عقد جائز ہے تب مملوک کے لئے حق ہے کہ اپنے اوپر عقدِ کتابت کو نافذ کرے اور جب چاہے فسخ کردے۔

جنایتوں کا بیان

جنایت:۔ لُغت میں حد سے تجاوُز کرنا، ظلم کرنا اور شرعی اصطلاح میں جان اور اطرافِ بدن میں واقع ہونے والے ظلم وتعدی کو کہتے ہیں۔

قتل کی پانچ صورتیں ہیں۔ (۱) قتلِ عمد (۲) قتلِ شبہِ عمد (۳) قتلِ خطا (۴) قتلِ قائم مقام خطا (۵) قتل بالسبب۔

(۱) قتلِ عمد:۔ یہ ہے کہ مقتول کو ہتھیار یا اعضاء کو جُدا جُدا کردینے والے ہتھیار کے قائم مقام شی سے بالقصد مارا جائے۔

قتلِ عمد کا مُوجَبْ (یعنی جان بوجھ کر قتل کرنے سے جو واجب ہوتا

ہے) گناہ اور قصاص ہے۔

(۲) قتلِ شبہ عمد:۔ یہ ہے کہ مذکورہ اسلحہ (ہتھیار یا تفریقِ اعضاء کے لئے قائم مقام ہتھیار) کے علاوہ (دوسری چیزوں) سے مقتول کو قصداً مارا جائے۔

قتلِ شبہِ عمد کا مُوجَب:۔ گناہ و کفارہ اور عاقلہ کے اُوپر دیتِ مغلظہ ہے۔

(۳) قتلِ خطا! یہ ہے کہ کسی پر شکار گمان کر کے تیر وغیرہ چلا دے اچانک وہ شکار انسان نکلے۔

(۴) قتلِ قائم مقام خطا:۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سونے والا شخص کسی شخص پر پلٹ گیا جس کی وجہ سے اس کی جان چلی گئی۔

دونوں قتل (قتل خطا و قتل قائم مقام خطا) کا مُوجَب:۔ کفارہ اور عاقلہ پر دیت (خونبہا) ہے۔

(۵) قتل بالسبب دوسرے کی ملکیت میں کنواں کھودنے والا اور پتھر رکھنے والا جو باعثِ قتل ہو۔ اس کا مُوجَب عاقلہ پر صرف دیت (خونبہا) واجب ہے۔

قصاص کی شرطوں کا بیان

شرائط قصاص:۔ قاتل میں چار ہیں وہ یہ ہیں کہ قاتل (۱) عاقل (۲) بالغ (۳) آزاد اور (۴) وہ مقتول کا باپ نہ ہو اور ایک شرط مقتول میں یہ ہے کہ وہ معصوم الدم ہو۔ (یعنی اس کا خون کرنا مباح نہ ہو)

دیت (خونبہا) کا بیان

دیت کی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) دیت مغلظہ (۲) دیت مخففہ

دِیَتِ مُغَلّظَہ:۔ چار قسموں کے اونٹ ملا کر ایک سو اونٹ۔ ہیں پچیس

بنت مخاض، پچیس بنت لبون، پچیس حِقّہ، اور پچیس جذعہ۔
دیتِ مخففہ :۔ پانچ قسموں کے اونٹ ملا کر ایک سو اونٹ ہیں مذکورہ چار قسموں میں سے بیس، بیس اور بیس ابنِ لبون (اونٹ کا نر بچہ جو تیسرے سال میں قدم رکھ دیا ہو)

عورت کی دیت :۔ جان جانے اور اس سے کم میں مرد کی دیت کا نصف حصہ (۱/۲) ہے۔ اور مسلم، ذمی کتابی دِیَتْ میں برابر ہیں۔

مقاسمہ کا بیان

جب ایسا کوئی مقتول کسی محلہ میں پایا جائے جس پر زخم کاری، یا پٹائی یا گلا گھونٹنے کا اثر ونشان ہو اور اس کا قتل کرنے والا معلوم نہ ہو۔ اور اس کا ولی پورے محلہ والوں پر یا ان میں سے کچھ لوگوں پر قتل کا دعویٰ کرے تو وہ ان میں سے ایسے پچاس شخص کا انتخاب کرے گا۔ جو یہ قسم کھائیں گے کہ خدا کی قسم ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں اُس کے قاتل کا علم ہے۔ پھر اہلِ محلہ پر دیت کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ بشر طیکہ قتلِ عمد کا دعویٰ ہو۔ اور اگر قتلِ خطا کا دعویٰ ہو تو دیت کا فیصلہ اُن کے عاقلہ (یعنی قاتل کے متعلقین جو دیت ادا کریں) پر ہوگا۔

حُدُود کا بیان

حَدْ :۔ شرعاً وہ سزا ہے جو حق اللہ کے طور پر مُتعَیَّن ہو۔ اور حُدُود کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حَدِّ زنا (۲) حد قذف (۳) حَدِّ شُرب (شراب نوشی) (۴) حد سرقہ (چوری)۔

حَدِّ زنا کا بیان

(۱) حَدِّ زِناَ :۔ اس کا ثبوت دو ہی طریقوں سے ہوگا۔ (۱) بَیِّنَہ یعنی

https://alislami.net

شرعی شہادت سے وہ چار مرد ہیں۔(۲) اقرار سے۔

حکم:۔زانی کو سو دُرّے لگائے جائیں گے۔بشرطیکہ وہ بلا شادی شدہ ہو یا شادی شدہ ہو لیکن بیوی کے ساتھ مجامعت نہ ہوئی ہو۔اس کو سنگسار کر دیا جائے گا بشرطیکہ وہ محصن ہو (یعنی شادی کرنے کے بعد بیوی سے ہمبستری کر چکا ہو)

اِحصان کی تین شرطیں ہیں (۱) آزاد ہونا (۲) مُکلف ہونا (۳) نکاحِ صحیح کے ساتھ وطی کرنا۔ غلام اور باندی کی سزا آزاد شخص کی بنسبت نصف (آدھی) ہوگی۔

حدّ قذَف کا بیان

حدِّ قذف:۔ ہر اس شخص پر واجب ہے جس نے دوسرے پر زنا کی تہمت لگائی ہو۔اور وہ حدِّ قذف اسّی کوڑے ہیں۔

حد قذف کے شرائط دس ہیں۔ پانچ شرطیں تو قاذف یعنی تہمت لگانے والے سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں (۱) قاذف آزاد (۲) مسلمان (۳) بالغ (۴) عاقل ہو (۵) اور وہ تہمت زدہ شخص کا والد نہ ہو۔

اور پانچ شرطیں مقذوف (جس پر تہمت لگائی گئی) اس سے متعلق ہیں اور وہ یہ ہیں کہ وہ (۱) آزاد (۲) مسلمان (۳) بالغ (۴) عاقل (۵) پاکدامن ہو۔

حدِّ قذف کیسے ساقط ہوگی؟

حدِّ قذف یعنی سزائے تہمت ! مندرجہ ذیل تین چیزوں میں سے ایک جز کے پائے جانے سے ساقط ہو جاتی ہے۔

(۱) بینہ یعنی گواہ پیش کر دینے سے (۲) تہمت زدہ شخص کے معاف کر دینے سے (۳) بیوی کے حق میں لعان کرنے سے۔

شراب نوشی کی سزا کا بیان

شراب نوشی کی سزا ہر اس بالغ شخص پر واجب ہے جس نے شراب پی لی یا کوئی نشہ آور مشروب استعمال کیا، بشرطیکہ لوگ پی ہوئی شراب کی بُو پائیں۔

شراب نوشی کا ثبوت:۔ دو چیزوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے سے ہوگا۔(۱) بینہ سے (۲) اقرار سے۔

چوری کی سزا کا بیان

حَدِّ سرقہ کے شرائط چھ ہیں۔ پانچ شرطیں چور سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں کہ (۱) چور بالغ ہو (۲) عاقل ہو (۳) گونگا نہ ہو (۴) مجبور نہ ہو (۵) اور چوری کا مال اس نے چھپا کرلیا ہو۔

ایک شرط مالِ مسروق سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ چوری کیا گیا مال دس درھم یا اس کی مقدار کی قیمت کا ہو، اور اس قسم کا مال محفوظ رکھا جاتا ہو، اور اس میں نہ چور کی ملکیت ہو، اور نہ ہی اس کی ملکیت کا شائبہ ہو۔

رہزنوں کا بیان

رہزنوں (ڈاکوؤں) کی رہزنی کے چار طریقے ہیں۔

اول:۔قتل کریں اور مال نہ لوٹیں۔تو انہیں قتل کر دیا جائے گا۔یہی پہلی صورت ہے۔

دوم:۔اگر قتل کریں اور مال بھی لوٹیں تو پہلے ان کا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر قتل کر دیئے جائیں گے۔یہی دوسری صورت ہے۔

سوم:۔اگر مال لوٹیں اور قتل نہ کریں اور سب مال نصابِ قطع (دس درہم) کو پہونچ جائے تو ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جہت سے کاٹ دیئے

https://alislami.net

جائیں گے۔

چہارم:۔ یہ ہے کہ اگر وہ لوگ راستہ چلنے والوں کو صرف ڈرائیں نہ مال لوٹیں اور نہ ہی قتل کریں تو انہیں سزا دینے کے بعد قید میں رکھا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں۔ اور ان میں سے جو توبہ کر لیں اس سے پہلے کہ وہ گرفتار ہوں تو ان سے حدِ قطعِ طریق (یعنی سزائے رہزنی) ساقط ہو جائے گی اور حقوق لے لئے جائیں گے۔

شرابوں کا بیان

شراب:۔ شریعت کی اصطلاح میں ہر نشہ آور چیز کا نام ہے۔ حرام شرابوں کی چار قسمیں ہیں۔

قسم اول خمر ہے یہ انگور کا کچا پانی ہے جب اس میں کامل جوش پیدا ہو جائے اس طرح سے کہ نیچے کا اوپر ہونے لگے اور تیز ہو کر جھاگ پھینک دے تو اس میں سے تھوڑا ہو یا زیادہ وہ حرام ہونے میں یکساں (برابر) ہے۔

قسم دوم طِلاء:۔ وہ رس ہے جسے پکانے پر دو تہائی حصہ سے کم ختم ہو جائے۔

قسم سوم سَکَر:۔ کھجور کا کچا پانی جب وہ نشہ آور ہو جائے۔

قسم چہارم شراب منقیٰ:۔ وہ منقیٰ کا کچا پانی ہے۔

آخری تینوں قسموں کے شراب کی حرمت خمر والی شراب کی حُرمت سے کم درجہ کی ہے۔ تو اسے حلال قرار دینے والے کی تکفیر نہ کی جائے گی۔ لیکن گمراہ قرار دیا جائے گا۔ برخلاف خمر والی شراب کے۔ کیوں کہ اِسے حلال ٹھہرانے والا کافر ہو جائے گا۔ (اس لئے کہ اس کی حرمت نصِ قطعی سے ثابت ہے)

حلال مشروبات چار ہیں۔ (اول) کھجور کی نبیذ، منقیٰ کی نبیذ جب دونوں

میں ہر ایک پکی ہوئی ہو اگر چہ تیز ہو جائے۔ (دوم) دو باہم ملی ہوئی شراب وہ یہ ہے کہ کھجور اور منقیٰ کے پانی کو جمع کر کے اسے معمولی طور پر پکایا جائے اور پھر اسے جوش آنے اور تیزی پیدا ہونے تک چھوڑ دیا جائے۔ (سوم) شہد، انجیر، گندم، جو، مکئی کی نبیذ خواہ پکی ہو یا کچی ہو۔ (چہارم) مثلثِ عنبی انگوری شراب وہ ہے جس کا دو تہائی حصہ پکانے سے ختم ہو گیا ہو اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

شکار کا بیان

شریعت کی اصطلاح میں شکار (صید) ہر اس جانور کو کہتے ہیں جو فطرۃً وحشی دور رہنے والا ہو جس کا پکڑنا بلا کسی تدبیر (حیلہ) کے ممکن نہ ہو۔

شکار کرنا ہر سکھائے ہوئے زخمی کرنے والے جانور کتا، باز وغیرہ سے جائز ہے۔

شکار کرنے کے پانچ شرائط ہیں (۱) زخم لگانے والا جانور نجس العین نہ ہو (۲) تعلیم یعنی سیکھائی کتے کے اندر یہ ہے کہ وہ شکار کر کے کھانا چھوڑ دے۔ اور یہ تعلیم کم از کم تین بار کے تجربہ سے حاصل ہوگی۔ اور باز کے اندر یہ ہے کہ جب آپ اس کو بلائیں تو واپس آ جائے (۳) زخم' شکار کے کسی بھی حصہ میں ہو (۴) مسلمان یا کتابی شخص نے شکار پر جانور یا پرندہ چھوڑا ہو (۵) چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھا ہو۔ اگر مذکورہ شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو اس شکار کا کھانا حلال نہ ہوگا۔ مگر ایسی صورت میں کہ شکار زندہ ملے پھر اسے ذبح کر دیا جائے۔

https://alislami.net

ذبح کا بیان

ذبح کرنا دانت اور ناخن کے علاوہ ہر آلۂ دھار دار چیز سے جائز ہے۔
ذبح کی دو شرطیں ہیں۔
(۱) ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا (۲) ذبح کرنے والا کا مسلمان یا کتابی ہونا۔

قربانی کا بیان

قربانی! اصطلاحِ شرع میں مخصوص وقت کے اندر بنیتِ تَقَرُّب ایک خاص جانور ذبح کرنا ہے۔
قربانی کی چار شرطیں ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) مقیم ہونا (۴) مالدار ہونا یعنی صاحبِ نصاب ہونا۔

قربانیوں کے لئے ناکافی چیزوں کا بیان

وہ چیزیں جو قربانیوں میں ناکافی ہوتی ہیں چھ ہیں۔(۱) کانا ہونا (۲) نہایت لاغر ودبلا ہونا (۳) لنگڑا ہونا (۴) بیمار ہونا (۵) ٹوٹے دانت والا ہونا (٦) کان یا دُم یا آنکھ یا دنبہ کی چکتی کا اکثر حصہ کٹا ہونا۔

قَسم کا بیان

قسم (یمین) اصطلاحِ شرع میں اس عقد کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کو کرنے یا چھوڑنے پر قسم کھانے والے کا ارادہ مستحکم (مضبوط) ہوجائے۔
قسم کی تین قسمیں ہیں (۱) یمین غِموس (۲) یمینِ مُنْعَقِدَہ (۳) یمینِ لَغو۔
یمینِ غموس! امرِ گذشتہ پر عمداً جھوٹی قسم کھانا۔ اس قَسَم کا حکم یہ ہے کہ ایسی قسم کھانے والا گنہگار ہے اور سوائے توبہ واستغفار کے اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

یمین منعقدہ ! امر آئندہ پر یہ قسم کھانا کہ میں اسے کروں گا یا نہیں کروں گا۔اس قسم کا حکم یہ ہے کہ اگر قسم توڑ دے تو اس پر کفارہ لازم ہے۔

یمین لغو! وہ یہ ہے کہ گذشتہ امر پر یہ گمان کرتے ہوئے قسم کھالے کہ وہ ایسا ہی ہے۔جیسا میں نے کہا۔اور حقیقت میں وہ اس کے برخلاف ہو۔ اس قسم کا حکم یہ ہے کہ ایسی قسم کھانے والے سے مؤاخذہ (گرفت) نہ ہوگا۔

دعویٰ کا بیان

دعویٰ :۔شرعاً حاکم کے پاس دوسرے کے اوپر کسی حق کے لزوم کی خبر پیش کر دینا ہے۔

دعویٰ کی شرط یہ ہے کہ مدعی حق کی جنسیت اور مقدار کے سلسلہ میں معلوم شی کا ذکر کرے اور مدعی وہ ہے جو دعویٰ ترک کرنے پر خصومت پر مجبور نہ کیا جائے۔اور مدعیٰ علیہ وہ ہے جو اس کے برخلاف ہو یعنی اسے خصومت پر مجبور کیا جائے گا۔تو اگر مدعی کے پاس بینہ (شواہد) ہو تو حاکم اس کی سنوائی کرے گا۔ اور اسی کے مطابق فیصلہ دے گا۔اور اگر مدعی کے پاس بینہ (گواہ) نہیں ہے تو بات مدعیٰ علیہ کی اُس کی قسم کے ساتھ لائقِ تسلیم ہوگی۔اگر وہ قسم کھانے سے انکار کر جائے تو اس کے انکار کی وجہ سے اس کے خلاف فیصلہ دے گا۔اور اگر دو آدمی کسی ایسی چیز پر دعویٰ کر بیٹھیں جو ایک آدمی کے قبضہ میں ہو اور کسی کے پاس کوئی بینہ (گواہ) نہیں ہے تو بات صاحبِ قبضہ کی لائق تسلیم ہوگی۔

شہادت (گواہی) کا بیان

شہادت ! شریعت میں مجلسِ عدالت کی شرط کے ساتھ دعویٰ کی صداقت کی خبر دینے کا نام ہے۔

https://alislami.net

رکن! لفظ شہادت ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ شہادت کے تقاضہ کے مطابق فیصلہ کرنا قاضی پر ضروری ہے۔

شہادت کی شرطیں پانچ ہیں (۱) مسلمان ہونا جب کہ مدعیٰ علیہ مسلمان ہو (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) آزاد ہونا (۵) بینا ہونا (یعنی اندھا نہ ہونا)۔

شرائط قاضی کا بیان

قاضی کے اندر شرط ہے کہ وہ (۱) آزاد ہو (۲) بالغ ہو (۳) عاقل ہو (۴) صاحب بصر ہو (۵) بہرہ نہ ہو (۶) مُدَّعِی اور مدعیٰ علیہ کے درمیان امتیاز رکھنے والا ہو اور (۷) وہ نہ مدعی کا قریبی ہو نہ مدعیٰ علیہ کا (۸) اور نہ ان میں سے کسی ایک سے دُنیوی عداوت رکھنے والا ہو (۹) اور وہ کتاب وسنت کا عالم ہو (۱۰) اور دونوں فریقوں کے درمیان وجوبی طور پر چار چیزوں میں مساوات (برابری) قائم رکھے (۱) بیٹھنے میں (۲) توجہ کرنے میں (۳) اشارہ کرنے اور (۴) دیکھنے میں۔

قسمت کا بیان

قسمت: اصطلاح شرع میں کسی مشترک حصہ کو ایک خاص جگہ میں سمیٹنے کا نام ہے۔

اس کے پانچ شرائط ہیں ۔(۱) اسلام (۲) بلوغ (۳) آزادی (۴) امانت (۵) قسمت سے متعلق معلومات ہونا۔

جہاد کا بیان

جہاد: اصطلاح شرع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں جو

چیزیں آپ کی سیرت کے ساتھ مخصوص ہیں ان کی پیروی کرنے کا نام جہاد ہے۔

جہاد کے واجب ہونے کی سات شرطیں ہیں (۱) اسلام (۲) بلوغ (۳) عقل (۴) آزادی، (۵) مرد ہونا (۶) تندرستی (۷) جہاد ''قتال'' پر قدرت۔

باغیوں کا بیان

باغی: وہ قوم ہے جو ناحق امام کی پیروی سے منہ موڑ لے اور ان کا حکم یہ ہے کہ جب وہ کسی شہر پر حاوی ہو جائیں تو امام انہیں اپنے پاس بلا کر ان کے شبہات دور کرے۔ پھر اگر وہ لوگ سب ایک رائے ہو کر جمے رہیں تو ہمارے لئے ان سے قتال کی پہل کرنا حلال ہوگا۔ یہاں تک کہ ہم ان کی جمعیت کو توڑ کر بکھیر دیں اور اُن سے کوئی چیز لی نہیں جائے گی۔ اور امام کو اس کے قیدیوں کے بارے میں اختیار رہے گا۔ اگر چاہے تو قتل کر دے چاہے تو قید میں ڈال دے۔

وصیت کا بیان

وصیت:۔ شرعاً وہ تملیک ہے جو بعدِ وفات کی طرف منسوب ہو۔ اس کی شرط یہ ہے کہ (۱) وصیت کرنے والا (مُوصی) تملیک یعنی مالک بنانے کے قابل ہو۔ (۲) اور وہ اتنے قرض کا مقروض نہ ہو جو ترکہ کو مُستغرَق ہو یعنی ترکہ کا احاطہ کر لے۔ (۳) اور یہ کہ مُوصیٰ لہٗ یعنی جس کے لئے وصیت کی جا رہی ہے باحیات ہو (۴) اور موصیٰ بہٖ یعنی جس چیز کی وصیت کی جا رہی ہے بعدِ موت تملیک کے لائق رہے۔ وَصیت ایک تہائی مال سے زائد میں جائز نہیں ہے۔

https://alislami.net

وِراثت کا بیان

میت کے ترکہ سے چار حقوق وابستہ ہوتے ہیں۔ پہلا حق یہ ہے کہ ترکہ سے وہ چیزیں پوری کی جائیں جن کی ضرورت میت کے وقتِ انتقال سے دفن تک ہوتی ہے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ بچے ہوئے ترکہ سے وہ قرض ادا کیا جائے جو اس کے ذمہ ہو۔ تیسرا حق یہ ہے کہ قرض کے بعد بچے ہوئے ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے وہ وصیت پوری کی جائے جو میت نے کی ہے۔ چوتھا حق یہ ہے کہ ان وارثین کے درمیان ترکہ تقسیم کیا جائے جن کا وارث ہونا کتاب و سنت اور اجماعِ اُمّت سے ثابت ہے۔

موانعِ وراثت کا بیان

حَقِّ وراثت سے روک دینے والی چار چیزیں ہیں۔(۱) غلامی خواہ کامل ہو جیسے قِنّ (خالص غلام) اور مکاتب (وہ غلام جس کے آقا نے بعوض مال وغیرہ آزادی کا عہد و پیمان لکھ دیا ہو) یا ناقص ہو جیسے مُدَبَّر (وہ غلام جس کی آزادی کو آقا نے اپنی موت پر معلق کر دیا ہو) اور اُمِّ ولد (آقا کی وہ باندی جس سے آقا کی کوئی اولاد پیدا ہوئی ہو)

(۲) وہ قتل جس سے قصاص یا کفارہ کا حکم عائد ہو جائے یعنی متعلق ہو جائے۔

(۳) اختلاف دینین یعنی مورث و وارث دونوں کے دین کا مختلف ہونا، مثلاً یہودی، نصرانی، ہندو، مسلم وغیرہ (۴) اختلافِ [۱] دارین یعنی ایک دارالحرب میں ہو، تو دوسرا دارالاسلام میں حقیقتاً ہو جیسے سلطنتِ کفر و سلطنتِ

---

[۱]:۔ اختلاف دارین صرف کافروں کے لئے مانعِ ارث ہے۔ مسلمانوں کے لئے نہیں۔ لہٰذا کوئی مسلمان دارالحرب میں ہو اور اس کا وارث دارالاسلام میں ہو۔ اور مورث کا انتقال ہو جائے تو دارالاسلام میں رہنے والے وارث کو اس کا ترکہ مل جائے گا۔ از قاضی فضل احمد

https://alislami.net

اسلام یا حکماً ہو جیسے ذمی کافر اور مستامن کافر۔

شرائطِ میراث کا بیان

میراث کی تین شرطیں ہیں (۱) مُوَرِث کی موت ثابت ہو یا اسے مُردوں کے حکم میں شامل کیا جانا ثابت ہو جیسے گمشدہ شخص (۲) مورث کے انتقال کے بعد یا تو وارث کی حیات ثابت ہو یا زندوں کے ساتھ لاحق (مان لیا گیا ہو) جیسے حمل (۳) سبب وِراثت کا علم ہو اور اس درجہ کا علم ہو جس میں وارث و مورِث جمع ہوں۔

سہام مقدرہ کا بیان

خدائے تعالیٰ کی کتاب میں مقررہ حصے چھ ہیں نصف (۱/۲)، رُبُع (۱/۴)، ثُمُن (۱/۸)، ثلثان (۲/۳)، ثلث (۱/۳)، سدس (۱/۶)۔ ان حصوں کے مستحقین بارہ اشخاص ہیں۔ مردوں میں سے چار ہیں (۱) باپ (۲) جدِّ صحیح (دادا) یعنی باپ کا باپ اگرچہ اوپر کے ہوں۔ (۳) اخیافی بھائی (ماں شریکا بھائی) (۴) شوہر۔

عورتوں میں سے آٹھ ہیں (۱) بیوی (۲) بیٹی (۳) حقیقی بہن (۴) پوتی اگرچہ نیچے کے درجہ کی ہو (۵) علاتی بہن (باپ شریکی بہن) (۶) اخیافی بہن (ماں شریکی بہن) (۷) ماں (۸) جدۂ صحیحہ (وہ جدہ ہے جس کی نسبت میت کی طرف کرنے میں اَبُ الاُمّ یعنی ماں کے باپ کا واسطہ نہ آئے)

نصف (۱/۲) کے مستحقین کا بیان

پانچ قسموں کے وارثین کا حصہ نصف ۱/۲ ہے (۱) شوہر، جب متوفیہ بیوی کی کوئی اپنی یا بیٹے، پوتے وغیرہ کی اولاد نہ ہو۔ (۲) صلبی بیٹی جب وہ اکیلی

ہو۔(۳) پوتی جب وہ اکیلی ہو کوئی حقیقی بیٹی نہ ہو۔(۴) حقیقی بہن جب کہ بیٹی اور پوتی کی عدم موجودگی میں اکیلی ہو۔(۵) علاتی بہن جب وہ بھی بیٹی، پوتی کی عدمِ موجودگی میں اکیلی ہو، بشرطیکہ عصبہ بنانے والا کوئی مرد موجود نہ ہو۔

رُبُع (۱/۴) حصہ کے مستحقین کا بیان

دو قسموں کے وارثین کا حصہ چوتھائی (۱/۴) ہے (۱) شوہر، جب متوفیہ کی اپنی یا بیٹے، پوتے وغیرہ کی اولاد ہو (اگرچہ نیچے درجہ کی ہو) (۲) بیوی، جب متوفی شوہر کی نہ اپنی کوئی اولاد ہو نہ بیٹے، پوتے وغیرہ کی (اگرچہ نیچے درجہ کی ہو)

ثُمن (۱/۸) حصہ کے مستحقین کا بیان

صرف ایک وارث کا حصہ آٹھواں (۱/۸) ہے اور وہ بیوی کا حصہ ہے ایک ہو یا چند جب میت کی اپنی یا بیٹے، پوتے کی اولاد ہو (اگرچہ نیچے درجہ کی ہو)

ثلثان (۲/۳) حصہ کے مستحقین کا بیان

چار قسموں کے وارثین کا حصہ (۲/۳) دو تہائی ہے (۱) دو صلبی بیٹیاں (۲) دو پوتیاں جب صلبی بیٹی نہ ہو (۳) دو حقیقی بہنیں جب صلبی بیٹیاں نہ ہوں (۴) دو علاتی بہنیں جب کہ مذکورہ عورتیں نہ ہوں۔ بشرطیکہ مذکورہ تمام صورتوں میں عصبہ بنانے والا کوئی مرد موجود نہ ہو، دو سے زائد وارثین مذکور کا بھی یہی حکم ہے۔

ثُلُث (۱/۳) حصہ کے مستحقین کا بیان

دو قسم کے وارث کا حصہ (۱/۳) ایک تہائی ہے (۱) ماں، جب کی کوئی اولاد نہ ہو یا کم از کم دو نفر کسی بھی طرح کے بھائیوں اور بہنوں میں سے

نہ ہوں (۲) دو اور دو سے زائد اخیافی بھائی بہن۔

سدس (۱/۶) حصہ کے وارثین کا بیان

سات قسموں کے وارثین کے لئے (۱/۶) چھٹاں حصہ ہے (۱) باپ (۲) دادا، پردادا وغیرہ بشرطیکہ میت کی کوئی اولاد اپنی ہو یا اپنے بیٹے، پوتے وغیرہ کی کوئی اولاد ہو (۳) ماں، بشرطیکہ میت یا اس کے بیٹے اور پوتے وغیرہ کی کوئی اولاد ہو۔ یا کسی بھی جہت کے بھائیوں اور بہنوں میں سے دو اشخاص موجود ہوں (۴) جدہ ایک ہو یا زیادہ (۵) ماں کی اولاد (یعنی اخیافی بھائی بہن) بشرطیکہ وہ تنہا ہو (۶) پوتے، جب اس کے ساتھ کوئی ایک بیٹی ہو (۷) علاتی بہن جب اس کے ساتھ ایک حقیقی بہن ہو۔

حجب (محجوب ہونے) کا بیان

حجب:۔ کسی معین شخص کو اس کے کُل یا بعض میراث سے کسی دوسرے شخص کے موجود ہونے کی بنا پر روک دینا۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حجبِ نُقصان یعنی اس کا حصّۂ وراثت گھٹ کر کم ہو جائے۔ جیسے شوہر کا حصہ وَلَدْ کی وجہ سے نصف ۱/۲ سے رُبُع ۱/۴ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

(۲) حجب حرمان:۔ وارث کا پوری میراث سے محروم ہونا جیسے بھتیجہ کا بھائی کی وجہ سے محروم ہو جانا۔

عصبات اور اس کی قسموں کا بیان

عصبہ:۔ وہ وارث ہے جو اصحاب فرائض کو ان کے حصۂ میراث دینے کے بعد باقی میراث کا مستحق ہو۔ اور اصحابِ فرائض کے نہ ہونے کی

https://alislami.net

صورت میں پوری میراث کا مالک ہو۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) عصبہ نسبی (۲) عصبہ سببی

(۱) عصبۂ نسبی وہ عصبہ ہے جس کا تعلق وارث ہونے میں نَسَب سے ہو۔ جیسے بیٹا، پوتا، پر پوتا وغیرہ باپ، دادا، پردادا وغیرہ، بھائی، بھتیجہ وغیرہ چچا، چچیرا بھائی وغیرہ۔

(۲) عصبہ سببی وہ عصبہ ہے جو سبب سے متعلق ہو جیسے آزاد کرنے والا آقا اور اس آقا کے آقا وغیرہ۔

عصبہ نسبی کی تین قسمیں (۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفسہ:۔ وہ عصبہ ہے جسے میت کی طرف منسوب کرنے میں عورت بیچ میں نہ آئے۔

اس کی تین قسمیں ہیں۔(۱) جزءِ میت یعنی بیٹا، پوتا، پر پوتا اور اس کے نیچے تک۔(۲) اصلِ میت:۔ باپ، دادا، پردادا اور اس کے اوپر تک (۳) جزءِ اصل میت: یعنی بھائی، بھتیجہ اور اس کے نیچے تک (۴) جزءِ جدِّ میت: چچا، چچیرا بھائی اور اس کے نیچے تک۔

عصبہ ہونے میں الاقرب فالاقرب اور الاقوی فالاقوی کا اصول جاری ہوگا جو سب سے زیادہ قریب عصبہ ہوگا، وہی عصبتاً وارث ہوگا دوسرا نہیں۔ یعنی بیٹا کے ہوتے ہوئے عصبتا باپ وارث نہ ہوگا اور باپ کے ہوتے ہوئے دادا وارث نہ ہوگا۔ اسی طرح دو جہتوں والا عصبہ ایک جہت والے عصبہ پر ترجیح پائے گا مثلاً حقیقی بھائی و حقیقی چچا علاتی بھائی و علاتی چچا پر

https://alislami.net

اور یونہی اُن کی اولاد کو اِن کی اولاد پر ترجیح دی جائے گی۔

عصبہ بغیرہ:۔ وہ عورت ہے جو اپنے بھائی کی وجہ سے عصبتا وارث ہوتی ہے اور "**للذکر مثل حظ الانثیین**" کے مطابق حصے ملتے ہیں۔ مثلاً دو حصہ لڑکا اور ایک حصہ لڑکی پائے گی۔

عصبہ مع غیرہ:۔ وہ عورتیں ہیں جو دوسری عورت کی معیت میں ہونے کی وجہ سے عصبۃ وارث ہوتی ہیں۔ جیسے بہنیں، بیٹی کی معیت میں۔

(نوٹ) اصل کتاب میں عصبات کا بیان نہ تھا اس لئے افادۃً مترجم کی طرف سے اضافہ کیا گیا۔

تمت الترجمة الموسومة بخلاصۂ شریعت بعون الملک الوہاب

https://alislami.net

سوالات متعلقہ کتاب خلاصۂ شریعت

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱	طہارت کا لغوی معنی کیا ہے؟ شرعی اصطلاح میں طہارت کسے کہتے ہیں؟	۲۳
۲	بدن نمازی کی طہارت کتنے قسموں کی ہیں؟	۲۳
۳	استنجا کی تعریف کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟	۲۳
۴	کن چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے؟	۲۳
۵	استنجا کرنا کب سنت؟ اور کب واجب وفرض ہوتا ہے؟	۲۳
۶	وضو کے کتنے فرائض ہیں؟ بیان کریں	۲۴
۷	وضو واجب ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟	۲۴
۸	وضو صحیح ہونے کی تکنی شرطیں ہیں؟	۲۴
۹	وضو کی کتنی قسمیں ہیں؟	۲۴
۱۰	وضو کرنا کب اور کس کے لیے فرض، واجب اور مندوب ہوتا ہے؟	۲۴
۱۱	وضو کی سنتیں کتنی ہیں؟ بیان کریں؟	۲۵
۱۲	وضو کے مستحبات کی تفصیلات کن کتابوں سے معلوم کی جاسکتی ہیں؟	۲۵
۱۳	وضو توڑنے والی چیزیں بیان کریں؟	۲۵
۱۴	وضو کے مکروہات کون کون سے ہیں؟	۲۶

https://alislami.net

صفحہ جواب	سوالات	نمبر شمار
۲۶	غسل شریعت میں کسے کہتے ہیں؟	۱۵
۲۶	غسل میں کتنی چیزیں فرض ہیں تفصیل سے بیان کریں؟	۱۶
۲۷	غسل میں کتنی چیزیں سنت ہیں؟	۱۷
۲۷	غسل کے مستحبات ومکروہات بیان کریں؟	۱۸
۲۷	کن چیزوں سے غسل واجب ہوجاتا ہے؟	۱۹
۲۷	کن چیزوں سے غسل واجب نہیں ہوتا؟	۲۰
۲۸	غسل کی کتنی قسمیں ہیں؟	۲۱
۲۸	غسل فرض، غسل سنت، غسل مستحب کب ہوتا ہے؟	۲۲
۲۸	جنب یعنی بے غسل اور بے وضو پر کتنی کتنی چیزیں حرام ہیں؟	۲۳
۲۹	تیمم اصطلاح شرع میں کسے کہتے ہیں؟ فرائض کتنے ہیں؟	۲۴
۲۹	تیمم کی کتنی شرطیں ہیں؟ بیان کریں	۲۵
۳۰	تیمم کی سنتیں کتنی ہیں؟ بیان کریں	۲۶
۳۰	تیمم توڑنے والی کتنی چیزیں ہیں؟	۲۷
۳۰	موزوں پر مسح کے جائز ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟	۲۸
۳۱	جن موزوں پر مسح جائز ہے وہ کس قسم کے موزے ہیں؟	۲۹
۳۱	مقیم ومسافر کے موزوں پر مسح کی مدت بیان کریں؟	۳۰
۳۱	موزوں پر مسح توڑنے والی کتنی چیزیں ہیں؟	۳۱
۳۱	حیض کی تعریف اور اس کی مدت بیان کریں؟	۳۲

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۳۳	استحاضہ کی تعریف کریں اوراس کی مثال دیں؟	۳۲
۳۴	طہر فاصل کی مدت بیان کریں؟	۳۲
۳۵	محیرہ کی تعریف بیان کریں۔اس کی کتنی حالتیں ہیں؟	۳۲
۳۶	جب خون اکثر حیض ونفاس پر ختم ہوجائے یا اکثر حیض ونفاس سے کم پر ختم تو وطی کے حلال ہونے کے لیے کن تین چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے؟	۳۳
۳۷	نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟ نجاست حکمیہ کی تعریف کیجیے؟	۳۴
۳۸	نجاست حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں	۳۴
۳۹	کس قدر نجاست غلیظہ اور کس قدر نجاست خفیفہ معاف ہے اور اگر نمازی کو لگ جائے؟	۳۴
۴۰	نجاست کی دونوں قسم نجاست مرئیہ اور غیر مرئیہ کی تعریف کریں اور ایک سے پاکی کس طرح ہوگی؟	۳۴
۴۱	صلوۃ (نماز) کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں؟	۳۵
۴۲	شرط کسے کہتے ہیں؟ کیا فرض ورکن شئے کی ماہیت میں داخل ہوتے ہیں؟	۳۵
۴۳	نماز کے واجب ہونے کی کتنی شرطیں ہیں اور نماز کے صحیح ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟	۳۵
۴۴	نماز کے ارکان کتنے ہیں؟	۳۵

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۴۵	واجب کی تعریف کریں نماز میں مشہور واجبات کا ذکر کریں؟	۳۶
۴۶	نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟ چند سنتوں کا ذکر کریں؟	۳۶
۴۷	نماز کے مکروہات کتنے ہیں چند کراہت کا ذکر کریں؟	۳۷
۴۸	نماز باطل کرنے والی چیزیں بیان کریں؟ باطل کرنے والی چیزیں کتنی ہیں؟	۳۷
۴۹	قضا نمازوں اور وقتی نمازوں کے درمیان ترتیب کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور یہ ترتیب کن کن چیزوں سے ساقط ہوتی ہے؟	۳۷
۵۰	وتر واجب ہے یا غیر واجب؟ کتنی رکعت ہے اور کیسے پڑھی جاتی ہے؟	۳۷
۵۱	وتر کی نماز فرض کی نماز کی طرح کس چیز میں ہے اور کس چیز میں نہیں ہے؟	۳۸
۵۲	سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف بیان کریں؟	۳۸
۵۳	سنت مؤکدہ نمازیں رات و دن میں کتنی ہیں؟	۳۸
۵۴	سنت غیر مؤکدہ کا حکم بیان کریں اور سنت غیر مؤکدہ کا بھی حکم بیان کریں؟	۳۸
۵۵	سنت غیر مؤکدہ نمازیں رات و دن میں کتنی رکعتیں ہیں؟	۳۸

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۵۶	جماعت کن نمازوں کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہے اور کن نمازوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے؟	۳۹
۵۷	امامت کی صحت کی شرطیں بیان کریں؟	۳۹
۵۸	مقتدی میں کون کون سی چیزیں شرط ہوتی ہیں؟	۳۹
۵۹	جب امامت کی شرطیں زیادہ لوگوں میں پائی جائیں توان میں کسی ایک کو ترجیح کیسے دی جائے گی؟	۳۹
۶۰	جب نمازیوں میں مرد، عورت، ہجڑے اور بچے ہوں تو صفوں کی ترتیب کس طرح سے عمل میں لائی جائے گی؟	۴۰
۶۱	جب امام کے ساتھ کوئی عورت شاملِ نماز ہوجائے تو امام کی نماز کتنی شرطوں سے فاسد ہوگی؟	۴۰
۶۲	مشتہات، نماز مطلق، نماز مشترک، مکان ایک ہو، کی وضاحت کریں؟	۴۰
۶۳	کن لوگوں کی امامت مکروہ ہے؟	۴۰
۶۴	بدعقیدہ شخص کی بدعقیدگی کفری منافی اسلام ہو تو ایسے شخص کی اقتدا میں پڑھی جانے والی نماز کا حکم بیان کریں؟	۴۰
۶۵	سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟ سجدۂ سہو کا طریقہ کیا ہوگا؟	۴۱
۶۶	اگر قعدۂ اولیٰ سے سہو ہوا تو کب تک لوٹے گا اور کب نہیں؟	۴۱

نمبر شمار	سوالات	صفحۂ جواب
۶۷	قعدہ اخیرہ سے سہو ہوا تو کب تک قعدۂ اخیرہ کی طرف لوٹے گا اور کب تک نہیں لوٹے گا؟ نماز کب باطل ہوگی؟	۴۱
۶۸	اگر قعدہ اخیرہ کرنے کے بعد پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو کیا حکم ہے؟	۴۱
۶۹	جب نمازی کو اپنی نماز کی تعداد میں شک ہوجائے تو کیا کرنا چاہیے؟	۴۱
۷۰	مریض شرعا کون ہے اس کے نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا؟	۴۲
۷۱	کتنی نمازوں تک آدمی بے ہوش یا مجنون رہے تو اس کی قضا ہے؟ اور کتنی نمازوں تک بے ہوش یا مجنون رہے تو قضا نہیں؟	۴۲
۷۲	سجدۂ تلات کی شرعی حیثیت کیا ہے کس پر واجب ہے؟	۴۲
۷۳	چار قسم کے وہ کون سے لوگ ہیں جن پر سجدۂ تلاوت نہ تلاوت کرنے پر واجب ہوتا ہے نہ سماعت کرنے پر واجب ہوتا ہے؟	۴۲
۷۴	سجدۂ تلاوت کے شرائط و رکن اور اس کا حکم بیان کریں؟	۴۳
۷۵	اس کفر کی تعریف کریں جس سے احکام شرع کچھ تبدیل ہوجاتے ہیں؟	۴۳

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۷۶	کن تین شرطوں کے ساتھ مسافر کے لیے قصر واجب ہوتا ہے؟	۴۲
۷۷	جب مسافر نے بجائے قصر چار رکعت نماز پڑھ لی تو درمیانی قعدہ نہ چھوٹا تو کیا حکم ہے؟ اگر چھوٹ گیا تو کیا حکم ہے؟	۴۴
۷۸	وطن کی قسمیں اور ان قسموں کی تعریفیں بیان کریں؟	۴۴
۷۹	نماز جمعہ کی کتنی شرطیں ہیں نماز جمعہ واجب ہونے کی اور نماز جمعہ درست ہونے کی کتنی کتنی شرطیں ہیں؟	۴۵
۸۰	نماز عیدین کے لیے کیا کیا شرطیں ہیں؟	۴۵
۸۱	نماز عید پڑھنے کا طریقہ بیان کریں؟	۴۵
۸۲	تکبیر تشریق کیا ہے اور کب تک کہی جائے گی کتنی شرطوں کے ساتھ واجب ہے؟	۴۵
۸۳	سورج گرہن کی نماز کتنی رکعت ہے؟ سنت ہے یا واجب اور کس طرح پڑھی جائے گی؟	۴۶
۸۴	نماز استسقا کسے کہتے ہیں؟	۴۶
۸۵	نماز خوف کا طریقہ بیان کریں؟ کس شرط پر جائز ہے؟	۴۶
۸۶	جب انسان پر جانکنی طاری ہوجائے تو کتنی چیزیں مسنون ہیں؟	۴۷
۸۷	جب روح پرواز کر جائے تو میت کے لیے کون سا کام کیا جائے؟	۴۷

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۸۸	مرد وعورت کے لیے کفن کفایت اور کفن سنت بیان کریں؟	۴۷
۸۹	نماز جنازہ کے ارکان بیان کریں؟ ہر ایک تکبیر کے بعد کیا کیا پڑھنا ہے؟	۴۷
۹۰	شہید شرعی کی تعریف بیان کریں؟	۴۸
۹۱	شہید کے تین احکام ہیں ہر ایک کو بیان کریں؟	۴۸
۹۲	زکات اصطلاح شرع میں کسے کہتے ہیں؟	۴۹
۹۳	زکات واجب ہونے اور ادا ہونے کی الگ الگ شرطیں بیان کریں؟	۴۹
۹۴	جن مالوں میں زکات واجب ہوتی ہے وہ کتنے ہیں؟	۴۹
۹۵	مویشی کی کتنی قسمیں ہیں ان میں زکات واجب ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟	۵۰
۹۶	ثمن میں زکات فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟	۵۰
۹۷	سونے اور چاندی کا نصاب تولہ اور گرام میں بتائیں؟	۵۰
۹۸	سامان تجارت میں زکات کی شرطیں بتائیں؟ کتنے فیصد زکات نکالی جائے گی؟	۵۰
۹۹	عشر اور نصف عشر زکات کھیت کی کس پیداوار اور کس پھلوں میں نکالنا واجب ہے؟	۵۱

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱۰۰	سائمہ، غیر سائمہ کی تعریف کریں ۔ سائمہ اونٹوں کی زکات کا نصاب بیان کریں؟ کتنی زکات نکالی جائے گی؟	۵۲
۱۰۱	بنت مخاض بنت لبون، حقہ، جذعہ کی تعریف وعمر بیان کریں؟	۵۲
۱۰۲	گائے بیل کی زکات بیان کریں کب اور کتنی زکات ہوگی؟	۵۲
۱۰۳	بکریوں کی زکات نصاب بیان کریں کیسے زکات نکالی جائے گی؟	۵۲
۱۰۴	زکات کے مصارف بیان کریں؟ غیر مصارف زکات واضح کریں؟	۵۳
۱۰۵	صدقۂ فطر واجب ہونے کی شرطیں اور واجب ہونے کا وقت اور مقدار بیان کریں؟	۵۴
۱۰۶	روزہ شرع میں کسے کہتے ہیں؟	۵۴
۱۰۷	روزہ کن شرطوں کے حاملین پر فرض ہے؟ روزہ کا وقت اور حکم بیان کریں	۵۵
۱۰۸	روزہ کی کل کتنی شرطیں ہیں؟ روزہ فرض ہونے کی کتنی، اور روزہ درست ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟	۵۵
۱۰۹	روزے کی سنتیں اور مکروہات بیان کریں؟	۵۵

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱۱۰	روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں؟	۵۶
۱۱۱	کن دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور کن دنوں کا روزہ مکروہ تنزیہی ہے؟	۵۶
۱۱۲	کن کن روزوں کے لیے رات میں تعیین نیت کی شرط ہوتی ہے؟	۵۶
۱۱۳	کن روزوں کے لیے رات میں تعیین نیت کی شرط نہیں ہوتی ہے؟	۵۷
۱۱۴	روزہ توڑ کر قضا و کفارہ واجب کرنے والی چیزیں بیان کریں؟	۵۷
۱۱۵	روزہ باطل کر کے صرف قضا واجب کرنے والی چیزیں بیان کریں؟	۵۷
۱۱۶	کفارہ کسے کہتے ہیں؟ روزہ کا کفارہ بیان کریں	۵۷
۱۱۷	شرعاً اعتکاف کسے کہتے ہیں اس کی کتنی قسمیں ہیں؟	۵۸
۱۱۸	اعتکاف واجب اور اعتکاف نفل کسے کہتے ہیں؟	۵۸
۱۱۹	نفل اعتکاف کا طریقہ بیان کریں؟	۵۸
۱۲۰	معتکف (اعتکاف کرنے والا) کن کن مجبوریوں سے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے؟	۵۸
۱۲۱	اعتکاف کیسے باطل ہوتا ہے؟	۵۸

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱۲۲	حج کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں؟	۵۸
۱۲۳	فرض حج کے شرائط کتنے ہیں بیان کریں؟	۵۹
۱۲۴	ادائے حج کی شرط اور اس کا رکن بیان کریں؟	۵۹
۱۲۵	واجبات حج کتنے ہیں؟ چند واجب کا ذکر کریں؟	۵۹
۱۲۶	حج کا احرام باندھنے والوں کی کتنی قسمیں ہیں؟	۵۹
۱۲۷	حاجی مفرد کی تعریف کریں؟	۶۰
۱۲۸	حاجی کو بعد تلبیہ و نیت کن چیزوں سے دور رہنا چاہیے؟	۶۰
۱۲۹	قران کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟	۶۰
۱۳۰	حج وغیرہ کے احرام کو حقیقتا اور حکما جمع کرنے کی صورت واضح کریں؟	۶۱
۱۳۱	حج قران کا طریقہ بیان کریں؟ دم قران کب واجب ہے؟	۶۱
۱۳۲	دم قران کیا ہے؟ یہ میسر نہ ہوتو حاجی اس کے بدلے میں کیا کرے گا؟	۶۱
۱۳۳	حاجی مقرن کا اگر عمرہ چھوٹ گیا تو کیا دم قران واجب ہوگا؟ اور کون سی چیزیں واجب ہوں گی؟	۶۱
۱۳۴	تمتع کا لغوی معنی کیا ہے شرعی اصطلاح میں تمتع کسے کہتے ہیں؟	۶۱

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱۳۵	تمتع کی کتنی قسمیں ہیں؟ ان قسموں کی وضاحت کریں؟	٦١
۱۳٦	ھدی کسے کہتے ہیں؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں مع عمر بیان کریں؟	٦٢
۱۳۷	جنایات کسے کہتے ہیں؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں مع مثال پیش کریں؟	٦٢
۱۳۸	کون کون سی جنایتیں موجب دم ہوتی ہیں؟	٦۳
۱۳۹	صدقۂ مقرر سے کم صدقہ واجب کرنے والی جنایت بیان کریں؟	٦۳
۱۴۰	قیمت کی ادائیگی واجب کرنے والی جنایتین بیان کریں؟	٦۳
۱۴۱	حرم شریف کا شکار کسے کہتے ہیں شکار حرم کے مارنے پر کن شرطوں کے ساتھ قیمت واجب ہوتی ہے؟	٦۴
۱۴۲	شکار حرم کی قیمت کے تعین کے لیے کیا طریقہ اختیار کرنا ہوگا؟	٦۴
۱۴۳	حرم شریف کے درختوں میں سے کس قسم کے درخت کا کاٹنا جائز ہے؟ اور کس کا کاٹنا جائز نہیں؟	٦۴

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱۴۴	مناسک حج میں دم دینے کی کتنی صورتیں ہیں؟	۶۵
۱۴۵	احصار کا لغوی و شرعی معنی بیان کریں؟	۶۵
۱۴۶	احصار کی صورت میں صاحب احرام کا احرام سے حلال ہونے کا طریقہ کیا ہے؟	۶۶
۱۴۷	نکاح شریعت میں کسے کہتے ہیں؟	۶۶
۱۴۸	نکاح کب فرض کب واجب؟ کب حرام؟ کب مکروہ تحریمی؟ کب سنت ہے؟	۶۶
۱۴۹	ارکان نکاح کتنے ہیں؟ شرائط نکاح بیان کریں؟	۶۷
۱۵۰	نکاح کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کا حکم بیان کریں؟	۶۷
۱۵۱	نکاح فاسد اور نکاح باطل کی مثالیں بیان کریں؟	۶۸
۱۵۲	زوجین کی شرطوں میں سے چند شرطیں بیان کریں	۶۹
۱۵۳	کفو کسے کہتے ہیں؟ کفاءت کتنی چیزوں میں ہوتی ہے؟	۶۹
۱۵۴	گواہوں کے شرائط کتنے ہیں؟ بیان کریں؟	۶۹
۱۵۵	ولی کی شرطیں بیان کریں؟	۶۹
۱۵۶	ولایت نکاح کی کتنی قسمیں؟ ولایت اجبار کن لوگوں پر حاصل ہوتی ہے؟ اور ولایت ندب کس قسم پر ہوتی ہے؟	۷۰

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱۵۷	مہر کی تعریف کریں؟ مہر کی کتنی قسمیں ہیں؟	۷۰
۱۵۸	مہر مثل، مہر مقرر، نصف مہر مقرر کب واجب ہوتے ہیں؟	۷۰
۱۵۹	وہ کون کون سے اسباب ہیں جن کے سبب سے نکاح ناجائز اور ممنوع ہوجاتا ہے؟	۷۱
۱۶۰	کن کن عورتوں سے نکاح کرنا نسباً حرام ہوتا ہے؟	۷۱
۱۶۱	رضاعت (دودھ کے رشتہ) سے کتنی عورتیں حرام ہیں؟	۷۱
۱۶۲	مصاہرت (رشتۂ دامادی) کی وجہ سے کتنی عورتوں سے نکاح حرام ہے بیان کریں؟	۷۲
۱۶۳	طلاق کی تعریف بیان کریں؟ اور طلاق کی کتنی صورتیں ہیں؟	۷۲
۱۶۴	طلاق احسن، طلاق سنت اور طلاق بدعت میں سے ہر ایک کی تعریف بیان کریں؟	۷۲
۱۶۵	طلاق کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف وحکم بیان کریں؟	۷۳
۱۶۶	طلاق رجعی صریح اور طلاق بائن صریح کسے کہتے ہیں؟	۷۳

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱۶۷	الفاظ کنایہ برائے طلاق بیان کریں؟	۷۴
۱۶۸	الفاظ طلاق کنایہ کے احکام بیان کریں؟ وہ حالات کتنے ہیں جن کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں؟	۷۴
۱۶۹	حالات کے اقسام کتنے ہیں؟ بیان کریں ہر ایک قسم کے الفاظ اور احکام بیان کریں؟	۷۵
۱۷۰	کن قسموں کے الفاظ سے طلاق بائن اور کس قسم کے الفاظ سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے؟	۷۶
۱۷۱	عدت کسے کہتے ہیں؟ اور کس عورت پر واجب ہے؟	۷۶
۱۷۲	عدت کا حکم بیان کریں؟	۷۶
۱۷۳	عدت کے اقسام کتنے ہیں؟	۷۶
۱۷۴	حیض ،مہینہ اور وضع حمل کے ذریعہ کس قسم کی عورتیں عدت گزاریں گی؟	۷۶
۱۷۵	رجعت اصطلاح شرع میں کسے کہتے ہیں؟	۷۷
۱۷۶	رجعت کی شرطیں کتنی ہیں؟ بیان کریں؟	۷۷
۱۷۷	رجعت کتنی چیزوں سے ہوتی ہے؟	۷۷
۱۷۸	اصطلاح شرع میں نفقہ سے کیا مراد ہے اور نفقہ واجب ہونے کے اسباب بیان کریں؟	۷۷

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱۷۹	زوجیت کی وجہ سے نفقہ کن لوگوں پر واجب ہے؟	۷۸
۱۸۰	قرابت کی وجہ سے نفقہ کن لوگوں پر واجب ہے؟	۷۸
۱۸۱	ملکیت کے سبب نفقہ کن لوگوں پر واجب ہے؟	۷۸
۱۸۲	بچہ کب ثابت النسب ہوگا؟	۷۸
۱۸۳	بچہ کے ثبوت نسب ہونے کی نفی کب ہوگی؟	۷۹
۱۸۴	بچہ کے ثبوت نسب کی نفی کے لیے کتنی چیزیں شرط ہیں؟	۷۹
۱۸۵	کن کن صورتوں میں ثبوت نسب کی نفی نہیں ہوگی؟	۷۹
۱۸۶	جب حاکم نسب ولد کی نفی کا فیصلہ کردے تو کیا نفی ہر ہر جہت سے ہوگی یا صرف بعض جہت سے ہوگی؟ یا بعض جہت سے نہ ہوگی؟ مثال سے واضح کریں؟	۷۹
۱۸۷	حضانت کسے کہتے ہیں؟ حضانت (پرورش) کے شرائط کتنے ہیں بیان کریں؟	۸۰
۱۸۸	عورت کی پرورش میں بچہ کتنے سال تک رہے گا؟	۸۰
۱۸۹	پرورش کی اجرت بچے کے باپ پر کب لازم ہے؟	۸۱
۱۹۰	ایلا لغت اور شرع میں کسے کہتے ہیں؟	۸۱
۱۹۱	مدت ایلا اور شرطِ ایلا بیان کریں؟	۸۱

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۱۹۲	ایلا کے دونوں احکام بیان کریں؟	۸۱
۱۹۳	اصطلاح شرع میں ظہار کسے کہتے ہیں؟ عورت ومرد میں ظہار کی شرط کیا ہے؟ بیان کریں؟	۸۲
۱۹۴	ظہار کا حکم اور ظہار کا کفارہ بیان کریں؟	۸۲
۱۹۵	خلع اصطلاح شریعت میں کسے کہتے ہیں؟	۸۲
۱۹۶	خلع بے عوض مال ہوسکتا ہے؟ یانہیں خلع کی شرط کیا ہے؟	۸۲
۱۹۷	بیان خلع ؟حکم خلع الفاظ خلع واضح کریں؟	۸۳
۱۹۸	لعان شرع میں کسے کہتے ہیں؟ لعان کی شرطیں بیان کریں؟	۸۳
۱۹۹	شوہر کس طرح لعان کرے گا اور عورت کس طرح لعان کرے گی؟	۸۴
۲۰۰	جب شوہر لعان سے رک جائے تو حاکم کس طرح کی سزا مقرر کرے گا؟	۸۴
۲۰۱	لعان سے متعلق کتاب میں مذکور چاروں احکام بیان کریں؟	۸۴
۲۰۲	لغت اور شرع میں بیع کسے کہتے ہیں؟	۸۴
۲۰۳	ارکان بیع کتنے ہیں؟ عاقدین یعنی خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان کن چیزوں کی شرط ہوتی ہے؟	۸۴

https://alislami.net

صفحہ جواب	سوالات	نمبر شمار
۸۵	معقود علیہ یعنی مبیع سے متعلق کن چیزوں کی شرط ہوتی ہے؟	۲۰۴
۸۵	مبیع سے بائع کے علاوہ دوسرے کا حق وابستہ ہوا تو بیع کس کی اجازت پر موقوف ہوگی؟	۲۰۵
۸۶	بیع صحیح بیع باطل بیع فاسد اور بیع مکروہ کی تعریف کریں؟	۲۰۶
۸۶	بیع باطل اور بیع فاسد اور بیع مکروہ کا حکم بیان کریں؟	۲۰۷
۸۷	خیار شرط شریعت کی اصطلاح میں کس خیار کو کہتے ہیں؟	۲۰۸
۸۷	خیار شرط کس کے لیے ہے؟ خیار شرط کی مدت بیان کریں؟	۲۰۹
۸۷	خیار مشتری کی صورت میں بیع کا نفاذ کن کن چیزوں سے ہوگا؟	۲۱۰
۸۸	فسخ بیع کیسے ہوگی؟ بائع کی موجودگی کب ضروری ہوگی؟ اور کب فسخ بیع کے لیے بائع کی موجودگی ضروری نہ ہوگی؟	۲۱۱
۸۸	خیار بائع کی صورت میں بیع کا نفاذ کن کن چیزوں سے ہوگا؟	۲۱۲

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۲۱۳	بائع کا فسخ بیع اگر قول سے ہو تو مشتری کے لیے کیا شرط ہے؟	۸۸
۲۱۴	بائع کا فعل سے فسخ بیع کی کیا صورت ہوگی؟ بیان کریں؟	۸۸
۲۱۵	خیار شرط کب ختم ہوگا؟	۸۹
۲۱۶	خیار رویت شرعا کسے کہتے ہیں؟ اور یہ خیار کس کے لیے ہے؟	۸۹
۲۱۷	مشتری کا خیار رویت کب ختم ہو جائے گا؟	۸۹
۲۱۸	خیار عیب کے سلسلہ میں عیب لغوی اور شرعی اصطلاح میں کسے کہتے ہیں؟	۸۹
۲۱۹	مشتری نے مبیع خریدا عیب پر مطلع ہوا، عیب کا دیکھنا قبضہ سے پہلے ہو تو اسے کیا حق ہوگا؟ کیسے بیع فسخ ہوگی؟ بائع کی رضا مندی پر یا فیصلۂ قاضی پر فسخ بیع موقوف ہوگا یا نہیں؟	۹۰
۲۲۰	مشتری کا عیب دیکھنا قبضہ مبیع کے بعد ہو تو فسخ بیع کن باتوں پر موقوف ہوگا؟ اور مشتری کو حق فسخ کس وقت حاصل ہوگا؟ کن کن شرطوں کے ساتھ حاصل ہوگا؟	۹۰
۲۲۱	اقالہ کی تعریف بیان کریں اس کے ارکان کتنے ہیں، کون کون ہیں؟	۹۱

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحۂ جواب
۲۲۲	اقالہ درست ہونے کی شرطیں کون کون سی ہیں؟	۹۱
۲۲۳	اقالہ کی شرعی حیثیت اور اس کا حکم بیان کریں؟	۹۱
۲۲۴	صحت اقالہ کے لیے کون سی چیز مانع ہے؟ اور کون سی چیز مانع نہیں؟	۹۱
۲۲۵	بیع مرابحہ اور بیع تولیہ شریعت کی اصطلاح میں کسے کہتے ہیں؟ توضیح مثال کے ذریعہ کریں؟	۹۲
۲۲۶	ربا (سود) کی تعریف لغوی اور شرعی لحاظ سے کریں؟	۹۲
۲۲۷	ربا کی علت بیان کریں؟ تفاضل اور ادھار کب ممنوع ہوگا اور کب ممنوع نہ ہوگا یعنی حلال ہوگا؟	۹۲
۲۲۸	بیع سلم کی تعریف؟ اس کی شرطیں اور اس کے ارکان بیان کریں؟	۹۳
۲۲۹	بیع سلم کا ضابطہ بیان کریں؟	۹۳
۲۳۰	بیع صرف کے شرائط کتنے ہیں تفصیل سے بیان کریں؟	۹۳
۲۳۱	رہن کی لغوی اور شرعی تعریف کریں؟ اور اس کے ارکان بیان کریں؟	۹۴
۲۳۲	رہن کے شرائط بیان کریں؟	۹۴
۲۳۳	راہن اور مرتہن کسے کہتے ہیں؟ دونوں کے لیے کیا کیا شرطیں ہیں؟	۹۴

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۲۳۴	حجر کا لغوی اور شرعی اصطلاحی معنی بیان کریں؟	۹۴
۲۳۵	حجر کتنے قسموں کے لوگوں پر جاری ہوتا ہے؟	۹۴
۲۳۶	اقرار لغت اور شریعت میں کسے کہتے ہیں؟	۹۵
۲۳۷	شرائط اقرار بیان کریں اور بتائیں اقرار کے اندر کس چیز کا استثنا کرنا کب درست ہے؟	۹۵
۲۳۸	کن قرضوں کا اقرار ادائیگی میں دوسرے قرضوں سے مقدم ہوں گے؟	۹۵
۲۳۹	اجارہ کی تعریف کریں؟ شرائط اجارہ بیان کریں؟	۹۶
۲۴۰	اجارہ کا طریقہ بیان کریں؟ کب اجارہ درست ہوگا؟	۹۶
۲۴۱	آدمی اجرت کا حق دار کب ہوتا ہے؟	۹۶
۲۴۲	اجراء (مزدور) کی کتنی قسمیں ہیں اجیر مشترک کی تعریف وحکم بیان کریں؟	۹۶
۲۴۳	اجیر خاص کی تعریف اور اس کا حکم بیان کریں؟	۹۶
۲۴۴	عقد اجارہ متعاقدین کے درمیان کن کن چیزوں سے ختم ہوجاتا ہے؟	۹۷
۲۴۵	شفعہ کا لغوی معنی کیا ہے شرعی اصطلاح میں شفعہ کسے کہتے ہیں؟	۹۷

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحۂ جواب
۲۴۶	شرائط شفعہ کتنے ہیں؟ حق شفعہ کب باطل ہوگا؟	۹۷
۲۴۷	شفعہ میں شریکوں کے درمیان ترتیب کس طرح سے ہوگی؟	۹۷
۲۴۸	شرکت کا لغوی معنی کیا ہے؟ شرعا شرکت کسے کہتے ہیں؟	۹۷
۲۴۹	شرکت کی شرطیں اور اس کی قسمیں بیان کریں؟	۹۸
۲۵۰	شرکت املاک کی تعریف اور شرکت کا حکم بیان کریں؟	۹۸
۲۵۱	شرکت عقد کی تعریف اس کے ارکان اور اس کی شرط بیان کریں؟	۹۸
۲۵۲	شرکت عقود کی کتنی قسمیں ہیں؟ بیان کریں؟	۹۸
۲۵۳	شرکت معاوضہ کی تعریف بیان کریں؟	۹۹
۲۵۴	شرکت معاوضہ کی درستگی کس لفظ سے ہوگی اور یہ شرکت معاوضہ کب باطل ہوگی؟	۹۹
۲۵۵	شرکت عنان کی تعریف کریں؟ اس میں شرکت معاوضہ کی شرطیں لازم ہیں یا نہیں؟	۹۹
۲۵۶	شرکت وجوہ کی تعریف کریں؟ اس کے طریقے کی وضاحت کریں؟	۹۹
۲۵۷	شرکت صنائع کی تعریف بیان کریں؟	۱۰۰

https://alislami.net

صفحہ جواب	سوالات	نمبر شمار
۱۰۰	مضاربت فن لغت میں کس سے مشتق ہے شرعاً کس عقد شرکت کو کہتے ہیں؟	۲۵۸
۱۰۰	ارکان مضاربت اور اس کے شرائط بیان کریں؟	۲۵۹
۱۰۰	مضاربت کے مراتب خمسہ بیان کریں؟	۲۶۰
۱۰۱	وکالت کا معنی لغت اور شریعت میں کیا ہے بیان کریں؟	۲۶۱
۱۰۱	وکالت کی شرطیں اور اس کا ضابطہ بیان کریں؟	۲۶۲
۱۰۱	وکالت کن چیزوں میں جائز ہے؟ وکالت کب فسخ ہوتی ہے؟	۲۶۳
۱۰۱	کفالت کا معنی لغوی کیا ہے؟ شرعاً کسے کہتے ہیں؟	۲۶۴
۱۰۲	کفالت کی شرط اور قسمیں بیان کریں؟	۲۶۵
۱۰۲	کفالت نفس کی تعریف کریں؟	۲۶۶
۱۰۲	کفالت نفس کا انعقاد کن الفاظ سے ہوگا؟	۲۶۷
۱۰۲	کفالت مال کی تعریف مع مثال واضح کریں؟	۲۶۸
۱۰۲	حوالہ لغوی اصطلاح میں کسے کہتے ہیں؟ اور شرعی اصطلاح میں کسے کہتے ہیں؟	۲۶۹
۱۰۳	حوالہ کے شرائط بیان کریں؟ محتال، محال علیہ، محیل، محال بہ کسے کہتے ہیں؟	۲۷۰
۱۰۳	محتال (دائن) محیل (مدیون) سے کس صورت میں وصول کرے گا؟	۲۷۱

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۲۷۲	حق ہلاک ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟ جن میں محتال محیل سے دین وصول کرنے کا حق دار ہوگا؟	۱۰۳
۲۷۳	صلح کی تعریف اور اس کا رکن بیان کریں؟	۱۰۳
۲۷۴	شرائط صلح کتنے ہیں؟ بیان کریں؟	۱۰۳
۲۷۵	صلح کی کتنی قسمیں ہیں؟ صلح مع اقرار بیان کریں؟	۱۰۴
۲۷۶	صلح مع سکوت و انکار کا حکم بیان کریں؟	۱۰۴
۲۷۷	صلح ابراء اور صلح با معاوضہ بیان کریں؟	۱۰۵
۲۷۸	ھبہ لغت اور شرع میں کسے کہتے ہیں؟	۱۰۵
۲۷۹	وقف لغت اور شرع میں کسے کہتے ہیں؟	۱۰۵
۲۸۰	شرائط وقف کتنے ہیں واقف سے متعلق شرطیں کتنی ہیں؟ اور موقوف سے متعلق شرطیں کتنی ہیں؟	۱۰۵
۲۸۱	غصب کی شرعی تعریف کیا ہے؟ شرائط غصب بیان کریں؟	۱۰۵
۲۸۲	غاصب پر کس شرط کے ساتھ روز غصب کی قیمت واجب ہوگی؟	۱۰۵
۲۸۳	مال مغصوب کی سپردگی صحیح ہونے کی شرطیں بیان کریں؟	۱۰۵
۲۸۴	ودیعت کی تعریف کریں؟ اور ودیعت کا حکم بیان کریں؟	۱۰۶

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۲۸۵	مال مودع کے ہلاک ہونے پر کس صورت میں تاوان دے گا؟	۱۰۶
۲۸۶	عاریت کی تعریف اور اس کی شرط بیان کریں؟	۱۰۷
۲۸۷	عاریت کی کتنی قسمیں ہیں؟ بیان کریں؟ شئ عاریت ہلاک ہونے پر مستعیر پر کب تاوان نہ ہوگا؟	۱۰۷
۲۸۸	لقیط کی تعریف کریں؟ لقیط کا اٹھانا کب مستحب اور کب واجب ہے؟ لقیط کے اخراجات کا بار کس پر ہوگا؟	۱۰۷
۲۸۹	لقطہ کی تعریف کریں؟ اٹھانا کب مستحب اور کب واجب ہے؟	۱۰۷
۲۹۰	لقطہ اٹھانے والے کی ذمہ داری بیان کریں؟	۱۰۷
۲۹۱	لقطہ اٹھانے والا شخص کب لقطہ سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے اور کب صدقہ کرے گا؟ اور کب صاحبِ لقطہ سے تاوان مالکِ لقطہ لے گا؟	۱۰۸
۲۹۲	مفقود شرع میں کسے کہتے ہیں؟	۱۰۸
۲۹۳	مفقود کا حکم کیا ہے؟ مفقود خود اپنے حق میں زندہ ہونے اور دوسروں کے حق میں مردہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟	۱۰۸

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۲۹۴	قاضی گمشدہ (مفقود) کے لیے کیسا آدمی مقرر کرے گا؟	۱۰۸
۲۹۵	موت کے تخمینہ کے لیے قول مختار کیا ہے؟ کب مفقود کی عورت عدتِ وفات گزارے گی کب مفقود کا ترکہ وارثین کے درمیان تقسیم کیا جائے گا؟	۱۰۹
۲۹۶	احیائے موات کسے کہتے ہیں؟ اس کی شرائط کون کون سے ہیں؟	۱۰۹
۲۹۷	احیاءِ موات کا طریقہ بیان کریں؟	۱۰۹
۲۹۸	مزارعت شرع میں کسے کہتے ہیں؟	۱۰۹
۲۹۹	مزارعت کے شرائط کتنے ہیں تفصیل ذکر کریں؟	۱۱۰
۳۰۰	مزارعت کی کتنی صورتیں ہیں؟ کتنی ناجائز کتنی جائز ہیں؟	۱۱۰
۳۰۱	جوازِ مزارعت کی تینوں صورتیں بیان کریں؟	۱۱۰
۳۰۲	مزارعت کی باطل صورت بیان کریں؟	۱۱۰
۳۰۳	مساقات کی شرعی تعریف کریں؟	۱۱۰
۳۰۴	مساقات کی کتنی شرطیں ہیں؟ ذکر کریں؟	۱۱۱
۳۰۵	عتق کا لغوی معنی کیا ہے؟ اصطلاح شرع میں عتق کسے کہتے ہیں؟	۱۱۱

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۳۰۶	عتق کے شرائط کتنے ہیں؟ ذکر کریں؟	۱۱۱
۳۰۷	تدبیر اصطلاح شرع میں کسے کہتے ہیں؟	۱۱۱
۳۰۸	تدبیر کی شرط بیان کریں؟	۱۱۱
۳۰۹	تدبیر کی دونوں قسموں کی تعریف بیان کریں؟	۱۱۱
۳۱۰	مدبر کا حکم بیان کریں؟	۱۱۲
۳۱۱	کتابت شرعی اصطلاح میں کسے کہتے ہیں؟	۱۱۲
۳۱۲	کتابت کے ارکان اور اس کی شرط بیان کریں؟	۱۱۲
۳۱۳	جنایت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟	۱۱۲
۳۱۴	قتل کی کتنی صورتیں ہیں؟	۱۱۲
۳۱۵	قتل عمد کی تعریف اور اس کا موجب بیان کریں؟	۱۱۲
۳۱۶	قتل شبہ عمد کی تعریف اور اس کا موجب (حکم) بیان کریں؟	۱۱۳
۳۱۷	قتل خطا اور قتل قائم مقام خطا کی تعریف اور دونوں کا موجب بیان کریں؟	۱۱۳
۳۱۸	قتل بالسبب کی تعریف اس کا موجب بیان کریں؟	۱۱۳
۳۱۹	قاتل میں قصاص کی شرطیں بیان کریں؟ مقتول میں کون سی شرط ہے؟	۱۱۳
۳۲۰	دیت کی کتنی قسمیں ہیں؟	۱۱۴

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۳۲۱	دیت مغلظہ اور دیت مخففہ کسے کہتے ہیں؟	۱۱۴
۳۲۲	عورت کی دیت بنسبت مرد کی دیت کے کتنی ہیں؟ مسلم، ذمی، کتابی کیا دیت میں برابر ہیں؟	۱۱۴
۳۲۳	مقاسمہ کسے کہتے ہیں وضاحت سے بیان کریں؟	۱۱۴
۳۲۴	حد کی تعریف بیان کریں؟ حدود کی کتنی قسمیں ہیں؟	۱۱۴
۳۲۵	حد زنا کا ثبوت کتنے طریقہ سے ہوگا؟	۱۱۴
۳۲۶	زنا کا حکم سزا بیان کریں؟	۱۱۴
۳۲۷	احسان کی کتنی شرطیں ہیں؟	۱۱۴
۳۲۸	حد قذف کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کس شخص پر واجب ہے؟	۱۱۵
۳۲۹	حد قذف کے شرائط کتنے ہیں؟ کتنی شرطیں تہمت زنا لگانے والے سے متعلق ہیں اور کتنی شرطیں جس پر تہمت لگائی گئی اس سے متعلق ہیں؟	۱۱۵
۳۳۰	حد قذف یعنی سزائے تہمت زنا کن تین چیزوں کے پالیے جانے سے ساقط ہوگی؟	۱۱۵
۳۳۱	شراب نوشی کی سزا کس شخص کو دینا واجب ہے؟	۱۱۶
۳۳۲	شراب نوشی کا ثبوت کن چیزوں سے ہوگا/	۱۱۶
۳۳۳	حد سرقہ یعنی چوری کی سزا کے شرائط کتنے ہیں؟	۱۱۶

صفحہ جواب	سوالات	نمبر شمار
۱۱۶	رہزنی کے چاروں طریقے مع سزا بیان کریں؟	۳۳۴
۱۱۷	شراب شریعت کی اصطلاح میں کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟	۳۳۵
۱۱۷	خمر، طلاء، سکر کسے کہتے ہیں؟ کس شراب کو حلال کہنے پر تکفیر ہوگی اور کس شراب کو حلال کہنے پر گمرہی کا حکم لگے گا؟	۳۳۶
۱۱۸	حلال مشروبات کتنے ہیں؟ کتاب کی روشنی میں واضح کریں؟	۳۳۷
۱۱۸	شریعت کی اصطلاح میں صید (شکار) کسے کہتے ہیں؟	۳۳۸
۱۱۸	زخمی کرنے والے جانور کتا، باز وغیرہ سے شکار کرنے کے شرائط بیان کریں؟	۳۳۹
۱۱۹	ذبح کرنا کس چیز سے جائز ہے؟ اور ذبح کی شرطیں بیان کریں؟	۳۴۰
۱۱۹	قربانی کسے کہتے ہیں؟ قربانی کی شرطیں ذکر کریں؟	۳۴۱
۱۱۹	وہ عیوب بیان کریں جن سے قربانی ناکافی ہوتی ہے؟	۳۴۲
۱۱۹	قسم (یمین) اصطلاح میں کس عقد کو کہتے ہیں؟	۳۴۳
۱۱۹	قسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف اور حکم بھی بیان کریں؟	۳۴۴

https://alislami.net

نمبر شمار	سوالات	صفحہ جواب
۳۴۵	شرعاً دعوی کسے کہتے ہیں؟ دعوی کی شرط کیا ہے؟	۱۱۹
۳۴۶	مدعی اور مدعی علیہ کی تعریف بیان کریں؟	۱۱۹
۳۴۷	صاحب قبضہ کی بات کب تسلیم کی جائے گی؟	۱۲۰
۳۴۸	شہادت کی تعریف اوراس کا رکن اور شرطیں بیان کرو؟	۱۲۰
۳۴۹	قاضی کے اندر کون کون سی شرطیں ہونی چاہیے؟	۱۲۱
۳۵۰	قسمت اصطلاح شرع میں کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی شرطیں ہیں؟	۱۲۱
۳۵۱	جہاد کی تعریف اور جہاد واجب ہونے کی شرطیں بیان کریں؟	۱۲۱
۳۵۲	باغی کسے کہتے ہیں؟ امام باغیوں کے ساتھ کیسا معاملہ کرے گا؟	۱۲۲
۳۵۳	وصیت شرع میں کسے کہتے ہیں؟ وصیت کی شرطیں بیان کریں؟	۱۲۲
۳۵۴	میت کے ترکہ سے کتنے حقوق وابستہ ہوتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں؟	۱۲۳
۳۵۵	موانع وراثت کتنے ہیں؟ ہر ایک کو بیان کریں؟	۱۲۳
۳۵۶	میراث کی کتنی شرطیں ہیں؟ بیان کریں؟	۱۲۴
۳۵۷	قرآن میں مقررہ حصے کتنے ہیں؟ ان مقررہ حصوں کے مستحقین کتنے ہیں؟	۱۲۴

https://alislami.net

صفحہ جواب	سوالات	نمبر شمار
۱۲۵	نصف حصہ ($\frac{۱}{۲}$) کے مستحقین کس صورت میں کون کون ہیں؟	۳۵۸
۱۲۵	($\frac{۱}{۴}$)ایک چوتھائی حصہ کے کتنے لوگ کس صورت میں حقدار ہوں گے؟	۳۵۹
۱۲۵	آٹھویں حصہ کے مستحقین بیان کریں؟	۳۶۰
۱۲۵	ثلثان ($\frac{۲}{۳}$) حصوں کے کون کون لوگ مستحق ہوں گے؟	۳۶۱
۱۲۶	($\frac{۱}{۶}$) سدس حصوں کے مستحقین بیان کریں؟	۳۶۲
۱۲۶	حجب کی تعریف اوراس کی قسمیں بیان کریں؟	۳۶۳
۱۲۶	عصبہ کی تعریف اور اس کی دونوں قسموں کی تعریف بیان کریں؟	۳۶۴
۱۲۷	عصبۂ نسبی کی تینوں قسموں کی تعریف بیان کریں؟	۳۶۵
۱۲۸	عصبہ بنفسہ، عصبہ لغیرہ اور عصبہ مع غیرہ کی مثالیں بیان کریں؟	۳۶۶

سیاق وسباق کے لحاظ سے استعمال ہونے والے مشکل الفاظ کی وضاحت

صفحہ نمبر ۲۳

طہارت:- پاکی
لُغوی:- لغت کی طرف منسوب
معنٰی:- مطلب، مفہوم
نظافت:- صفائی، ستھرائی
شرعی:- شریعت کی طرف منسوب
اِصطلاح:- عُرف
اُمور:- امر کی جمع بمعنی چیزیں
ادائیگی:- ادا کرنا، پڑھنا
مُباح:- گناہ نہ ہو
بدنِ نمازی:- نماز پڑھنے والے کا بدن
مقام:- جگہ
نجاست:- ناپاکی
دُور کردے:- زائل کردے
مکروہ:- ناپسند، ایک شرعی اصطلاح ہے
استنجا:- ناپاکی سے نجات حاصل کرنا
علاوہ:- سوا
درج ذیل:- نیچے لکھی ہوئی
اَذِیَّت رساں: تکلیف پہونچانے والی
آلودہ کرنیوالی:- (گندگی) سے ملوث کرنیوالی
باعثِ ضرر:- تکلیف دینے کا سبب
قابلِ احترام:- عزت کے لائق
مقامِ استنجا:- پاخانہ، پیشاب کی جگہ
مَخرَج:- نکلنے کی جگہ
تجاوُز نہ کرے: آگے نہ بڑھے، نہ پھیلے
تجاوز کرجائے:- بڑھ جائے یعنی پھیل جائے
واجب:- ضروری، شرعی اصطلاح ہے
مقدار:- لمبائی چوڑائی گہرائی یا وزن
درھم:- چاندی کا سکہ جس کا وزن ۳ء۰۶۱۸ گرام ہے

صفحہ نمبر ۲۴

فرائض:- فرض کی جمع ایک شرعی اصطلاح کا نام
وضو:- حدث اصغر کو زائل کرنے کے لئے اعضائے وضو پر پانی کا استعمال کرنا
بالائی حصہ:- اوپری حصہ
لَو:- کان کا وہ حصہ جہاں عورتیں بالی پہنتی ہیں
سمیت:- ساتھ
ٹخنوں سمیت:- ٹخنوں کے ساتھ
چوتھائی سر:- سر کا ۱/۴ حصہ
مَسح کرنا:- پانی سے تر ہاتھ گزارنا
شرط:- جس کے بغیر شرط والی چیز کا وجود نہ ہو سکے
بالغ:- پندرہ سال کا ہو یا جوانی کی علامت پائی جائے
قدرِ کفایت پانی: جس قدر پانی سے وضو ہو سکے
حدث:- وضو توڑنے والی چیز حدث اصغر کہلاتی ہے غسل توڑنے والی چیز حدث اکبر کہلاتی ہے
نَواقِض:- ناقض کی جمع ہے توڑنے والی چیزیں
حیض:- بالغہ لڑکی کے رحم سے عموماً ہر ماہ آنے والا خون جسے ماہواری خون کہتے ہیں

نِفاس:- بچہ کی پیدائش کے بعد نکلنے والا خون
صحیح:- درست
پورے اعضا پر:- مکمل عضووں پر کہ بال برابر جگہ نہ چھوٹے
مُنافی:- نہ ہونے دینے والی
مانع:- روک، رکاوٹ
اقسام:- قسم کی جمع ہے بمعنی نوع
بے وضو:- جسے حدث اصغر لاحق ہو
خانۂ کعبہ:- کعبہ کا گھر
طواف:- پھیرا یا چکر لگانا
جھوٹ:- ایسی بات جو صحیح نہ ہو، واقع کے خلاف ہو یا قائل کے نظریہ واعتقاد کے خلاف ہو
غیبت:- بلا وجہ شرعی پیٹھ پیچھے وہ برائی کرنا جو اس میں ہو۔ ورنہ تہمت کہلائے گی
چغلی:- فساد برپا کرنے کی نیت سے ادھر کی بات اُدھر کرنا
خطا:- غلطی

صفحہ نمبر ۲۵

بلا حائل بدن چھوجانا:- مرد کا کوئی جزو بدن عورت کے کسی جزو بدن سے اس طرح چھو جائے کہ بیچ میں کپڑا وغیرہ کا آڑ نہ ہو
نیت:- دل سے ارادہ کرنا
رِعایت:- لحاظ
نص:- قطعی الدلالت قطعی الثبوت فرمان خدا وفرمان رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم

پَے درپَے:- لگاتار مسلسل
داڑھی کا خلال:- انگلیوں کو داڑھی کے بال میں داخل کر کے باہر لانا
چند:- کچھ
رونما ہوئے بغیر:- ظاہر ہوئے بغیر، دکھائی دیئے بغیر
ولادت:- اولاد کا پیدا ہونا

صفحہ نمبر ۲۶

مِقعَد:- سُرین، چوتڑ
بے ہوشی:- جو ہوش وحواس میں نہ ہو
جُنون:- پاگل پن
قصداً:- جان بوجھ کر
سہواً:- بھول کر
قہقہہ لگانا:- اتنی زور سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ سن لیں
مباشرت فاحشہ:- جماع، ہمبستری
پیپ ومواد:- زخم سے گاڑھا پیلا پانی
صَرف:- خرچ، استعمال
حدسے:- قدر ضرورت سے
تجاوز کرنا:- آگے بڑھنا

غسل کا بیان

جَنابَت:- احتلام، وطی وغیرہ، موجبِ غسل
دِقّت:- دشواری، پریشانی
ناف:- بوڑری، نال باندھنے کی جگہ
فرج خارج:- بیرونی فرج جہاں کُرسُف رکھا جاتا ہے
قُلفَہ:- وہ کھال جو حَشَفہ یعنی سر ذکر پر چڑھی ہوتی ہے۔ جس کو بوقتِ ختنہ کاٹ کر نکال دیا جاتا ہے
اَندرُون:- اندر کا حصہ

https://alislami.net

صفحہ نمبر ۲۸،۲۷

شرمگاہ:- پاخانہ، پیشاب وغیرہ کا مقام
حَشفہ:- سرِ ذکر سے جائے ختنہ یعنی سپاری
چھپ جانا:- غائب ہوجانا
قبلہ رخ ہونا:- قبلہ کی طرف چہرہ کرنا
رقیق پانی:- پتلا پانی
رطوبت:- تراوٹ، گیلا پن
منی:- مادّہ تولید
گمان:- خیال، ظن
لذّت:- لطف، مزا
حصول:- ملنا، حاصل ہونا
حُقنہ:- پاخانہ کے مقام سے دوا چڑھانا
انزال نہ ہو:- تولیدی مادہ (نطفہ) خارج نہ ہو
زَوالِ آفتاب کے بعد:- سورج ڈھلنے کے بعد
بحالت طہارت: پاکی کی حالت میں
پچھنا:- رگوں سے فاسد خون کھینچوانا
مَیّت:- مردہ، نعش
مُحدِث:- حدثِ اصغر والا یعنی بے وضو

صفحہ نمبر ۲۹

بلا غلاف:- بغیر غلاف
طواف:- خانۂ کعبہ کا چکر لگانا
مُباح:- جائز

صفحہ نمبر ۳۰

تَسمِیہ:- بسم اللہ پڑھنا
کشادہ:- کھلی ہوئی
ناقض:- توڑنے والا
غسل کے لائق پانی: جس قدر اور جس طرح پانی سے غسل ہوسکتا ہو
سَرزَد ہونے:- پائے جانے

ٹخنے:- قدموں کی دو ابھری ہوئی ہڈی
مانع ہوں:- روکنے والے ہوں

صفحہ نمبر ۳۱

مقیم:- جو اپنے وطن میں ہو یا دوسری جگہ ۱۵ دن یا اس سے زائد دنوں کی نیت سے رہنے والا بشرطیکہ ۹۲ کلومیٹر کی مسافت طے کرنے کی نیت سے سفر کیا ہو
شب و روز:- رات اور دن
مدتِ مسح:- مسح کا وقت
شل ہوجانے کا خوف:- لنج ہوجانے کا ڈر
ورنہ:- اگر ایسا نہ ہو
رحم:- بچہ دانی، اندام نہانی
غیر حاملہ:- جس کے رحم میں بچہ نہ ہو
سنِ ایاس:- حیض کے آنے کی عمر کا ختم ہوجانا یعنی تقریباً ۵۰، ۵۵ سال کی ہوجائے
کم از کم:- کم سے کم
اوسطِ مدت:- درمیانی مدت

صفحہ نمبر ۳۲

بعد ولادت:- پیدائش اولاد کے بعد
اکثرِ مدت:- لمبی مدت، لمبا زمانہ
نفاس:- بچہ کی پیدائش کے بعد رحم سے نکلنے والا خون
استحاضہ:- بیماری کی وجہ سے جو خون آئے یا حیض میں تین دن سے کم اور دس دن سے زائد، اور نفاس میں چالیس دن سے زائد آنے والا خون

https://alislami.net

طُہر:- پاکی کا زمانہ

صفحہ نمبر ۳۳

قُربت:- ہمبستری
وَطی:- ہمبستری
بلاغُسل:- بغیر نہائے
قرض:- یعنی نماز فرض ہوئی پڑھ نہ سکی قرض ہوگئی
تکبیر تحریمہ:- ابتدائے نماز کی پہلی تکبیر
گنجائش:- وسعت، امکان
حلال:- جائز

صفحہ نمبر ۳۴

نجاست:- ناپاکی
نجاستِ حکمیہ:- حکمی نجاست وناپاکی
نجاستِ غلیظہ:- کڑا حکم رکھنے والی ناپاکی
مردار:- جو بلا ذبح شرعی مراہو
جامد:- نہ بہنے والی
درھم کا وزن:- ۳ء۰۶۱۸ گرام چاندی ہے
معاف ہے:- یعنی رخصت ہے
نجاستِ خفیفہ:- ہلکا حکم رکھنے والی ناپاکی
نجاستِ مرئی:- خشک ہونے کے بعد نظر آنے والی ناپاکی
زائل نہ ہو:- دُور نہ ہو، ختم نہ ہو
حرج:- خرابی، قباحت
غیر مرئی:- جو ناپاکی سوکھنے کے بعد نظر نہ آئے

صفحہ نمبر ۳۵

خشک کرنے:- سوکھانے
اقوال:- قول کی جمع بمعنی گفتگو
افعال:- فعل کی جمع بمعنی کام
مخصوص:- خاص

تکبیر:- اللہ اکبر کہنا
شرط:- جس پر کسی شی کا وجود موقوف ہو اور وہ شی کی حقیقت میں داخل نہ ہو برخلاف رکن وفرض کے
برعکس:- برخلاف
شی:- چیز
ماھیت:- حقیقت
داخل ہوتے ہیں: شامل ہوتے ہیں
حدثِ اصغرواکبر: مُوجِبِ وضوومُوجِبِ غسل
سِترِ عورت:- وہ اعضا جن کا چھپانا ضروری ہے ان کا چھپانا
فصل نہ ہو:- فاصلہ نہ ہو (درمیان کوئی چیز نہ ہو)
نیت:- ارادۂ قلب
تحریمہ:- وہ تکبیر جس کے ذریعہ نماز شروع ہوتی ہے
استقبالِ قبلہ:- قبلہ کو سامنے رکھنا یا قبلہ کی طرف رخ کرنا
ارکان:- رُکن کی جمع یعنی جوشی میں داخل ہو اس کے بغیر شی کا وجود نہ ہو
قیام:- کھڑا ہونا
قِراءت:- قرآن پڑھنا
رکوع:- جھکنا اس قدر کی ہاتھ گھٹنوں کو پہونچ جائے
سجود:- ماتھا کو زمین پر رکھنا اس طور پر کہ ناک، ہتھیلی، گھٹنا، پیر کی انگلیاں زمین سے لگی رہیں
بقدرِ تشہد:- مکمل طور پر التحیات پڑھنے کی مقدار (وقت)

https://alislami.net

- **قعدۂ اخیرہ:-** وہ قعدہ جو نماز کے آخر میں کیا جاتا ہے خواہ دو رکعت والی نماز ہو یا اس سے زائد رکعت والی نماز
- **خُرُوْجِ بِصُنْعِہٖ:-** اپنے کسی عمل سے نماز سے نکلنا جیسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ

صفحہ نمبر ۳۶

- **واجب:-** جو فرض سے کم درجہ ہو جس کو بھول کر چھوڑنے سے سجدۂ سہو سے تلافی (بھرپائی) ہوجاتی ہے برخلاف فرض کے۔ واجب کے چھوٹ جانے سے نماز وَاجِبُ الاعادہ یعنی دہرانا واجب ہوتا ہے۔ فرض کے چھوٹ جانے سے نماز فرض الاعادہ یعنی دہرانا ازسرنو پڑھنا فرض ہوتا ہے
- **دلیلِ ظنی:-** جو سو فیصد مُدَّعیٰ پر دلیل نہ ہو بلکہ پچاس فیصد سے اوپر مدعی پر دلیل ہو
- **شبہ:-** احتمال، شک
- **مُکَرَّر افعال:-** بار بار کئے جانے والے افعال
- **لحاظ:-** رعایت
- **قعدۂ اولیٰ:-** درمیانی قعدہ
- **تشہد پڑھنا:-** التحیات پڑھنا
- **مطمئن:-** پُرسکون و پُراطمینان
- **بلا تاخیر:-** بغیر دیر کئے
- **جہری نماز:-** جس نماز میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے
- **جہر کے ساتھ:-** بلند آوازی کے ساتھ
- **سری نماز:-** جس نماز میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے کہ دوسرا نہ سنے
- **قعدۂ اخیرہ:-** نماز کے آخر کا قعدہ
- **تسبیح کرنا:-** سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ سجدہ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ العظیم رکوع میں پڑھنا
- **سوال:-** مانگنا
- **محال:-** ناممکن

صفحہ نمبر ۳۷

- **زائد ہیں:-** زیادہ ہیں
- **حمّام خانہ:-** غسل خانہ
- **بلند حصہ:-** اونچا حصہ
- **نماز ادا کرنا:-** نماز پڑھنا
- **سہواً ترک ہونا:-** بھول کر چھوٹ جانا
- **باطل:** ختم
- **گفتگو:-** بات چیت
- **مُشابہ:-** مثل
- **بے عُذر:-** بے وجہ
- **عملِ کثیر:-** وہ عمل ہے جس کا دیکھنے والا نماز میں نہ ہونے کا گمان کرلے

صفحہ نمبر ۳۸

- **اَحکام:-** حکم کی جمع ہے
- **مُتَّحِد ہوجاتی ہے:** ایک ہوجاتی ہے
- **مختلف ہوجاتی ہے:** الگ الگ ہوجاتی ہے
- **یَرْحَمُکَ اللہ:-** اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے
- **فرض عملی ہے:-** عمل کے لحاظ سے فرض ہے کہ پہلے قضا نماز پھر وقتی نماز ادا کرنا
- **ثواب:-** بہترین صلہ، اچھا بدلہ
- **عتاب:-** سزا، برا بدلہ

https://alislami.net

سَرزَنِش :- ملامت، سرکوبی

صفحہ نمبر ۳۹

صحت امامت:- امامت کی درستگی

دائمی نکسیر:- برابر ناک سے نکلنے والا خون

مقتدی:- اِقتدا کرنے والے نمازی

ابتر:- نچلے درجہ والا

لہٰذا:- اس لئے، اس وجہ سے

عورت اور بچہ کی اقتدا کرنا:- عورت اور بچہ کے پیچھے امام بنا کر نماز پڑھنا

مسبوق:- وہ نمازی جس کی رکعت چھوٹ گئی ہو

انتقالات کا علم: قیام سے رکوع، رکوع سے سجدہ، سجدہ سے قعدہ، قیام کی طرف منتقل ہونے کا علم

مذکورہ:- ذکر کی ہوئی

کامل طور پر:- پورے طریقہ سے

مقرر کردہ شخص: متعین کیا ہوا آدمی

مستحق:- حق رکھنے والا

بڑا عالم شریعت: شریعت کا بڑا علم والا

پرہیزگار:- احکام شرع پر عمل کرنے والا

عمر دراز:- لمبی عمر والا

صفحہ نمبر ۴۰

قرعہ اندازی:- گٹی ڈلائی

انتخاب: چناؤ

غلام:- مملوک

اعرابی:- دھقانی

بدعقیدہ:- گندا عقیدہ، بدعقیدگی حد کفر سے کم گمرہی کی حد تک ہو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی

وَلَدُ الزنا:- زنا کی اولاد، ناجائز اولاد

دراز کرنا:- لمبی کرنا

صفحہ نمبر ۴۱

سجدۂ سہو:- بھول کر واجب ترک ہونے پر جو ایک طرف سلام کے بعد دو سجدے کئے جاتے ہیں اسے سجدۂ سہو کہتے ہیں

از سرِ نو:- نئے سرے سے

تحرّی:- دل جمائے، عقلی فیصلہ

غالب گمان:- گمان کا غلبہ جس پر ہو

عمل پیرا ہو:- عمل میں لائے

غالب گمان نہ ہو: گمان کا غلبہ کسی پر نہ ہو

صفحہ نمبر ۴۲

مریض:- بیمار، علیل

دشوار ہو:- تکلیف دہ ہو

پَست کرے:- نیچا کرے

نماز مؤخر کردی جائے گی:- نماز میں تاخیر کردی جائے گی

سجدۂ تلاوت:- آیتِ سجدہ سننے یا پڑھنے کے بعد کا سجدہ

قصد:- ارادہ

صفحہ نمبر ۴۳

تعیین نیت:- نیت کو معین کرنے

مَا سِوا:- علاوہ

فِی الفَور:- فوراً، بلا تاخیر

بطریقۂ مہلت: مہلت کے ساتھ

سبکدوشی:- بری الذمہ

حکمِ اُخروی:- حکم آخرت

احکام شرع:- شریعت کے احکام

مُلحقہ میدانوں: متصل میدان مثلاً چراگاہ- کھیل گاہ وغیرہ

https://alislami.net

قصر کرنا:- کم کرنا

خود مختار:- خود اختیار والا

غیر:- دوسرا

تابع:- پیروی والا، ماتحت

عام استراحات: عام طور پر جس قدر لوگ آرام حاصل کرتے ہیں۔ وہ تمام لمحات

درمیانی رفتار:- بیچ والی چال

مسافت:- دُوری

نصف ماہ:- پندرہ دن

آمد:- آنا

ارادہ:- نیت

صفحہ نمبر ۴۴

مسافر:- شرعی سفر کرنے والا، یعنی ۵۷ ۱/۲ میل طے کرنے کے ارادہ سے چلنے والا

قعدۂ اولیٰ:- پہلا قعدہ

قصری نماز:- جن نمازوں میں رکعت کے اندر مسافر کے لئے کمی ہوتی ہے یعنی چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت

وطنِ اصلی:- اصلی وطن، جہاں زندگی گزار مقصود ہو

وطنِ اقامت: وہ جگہ جہاں پندرہ دن یا اس سے زائد رہنے کا ارادہ دورانِ سفر یا بعدِ سفر کر لے

مظالم:- ظلموں

صفحہ نمبر ۴۵

پُرامن ہو:- بے خوف وخطر ہو۔ ڈر نہ ہو

قائم مقام:- نائب

منتشر:- متفرق، بکھر

عمومی اجازت: یعنی کسی مسلمان کو بلا وجہ روکا نہ جائے، سب کو اجازت ہو

باطل:- فاسد

صفحہ نمبر ۴۵

خوف:- ڈر

تاریکی:- اندھیرا

موقع:- وقت

استسقا:- پانی سے سیرابی مانگنا

مغفرت:- بخشش، معافی

ذِمّی کافر:- وہ غیر مسلم جس کی حفاظت کی ذمہ داری بادشاہِ اسلام یا اس کے نائبین نے لی ہو

روانہ ہو:- چلی جائے

محاذ:- میدان مقابلہ

لاحقین:- مقتدیوں کی ایک قسم ہے لاحق کی جمع ہے

بلاقرأت:- جس کی درمیانی یا آخری رکعت چھوٹ گئی ہو۔ بغیر سورۂ فاتحہ اور سورہ یا تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت پڑھے ہوئے

صفحہ نمبر ۴۷

مَسبوق:- وہ مقتدی جس کی کچھ رکعتیں شروع کی چھوٹ گئی ہوں

سمت:- جہت، طرف

قدرت:- ممکن ہو

جانکنی کا عالم:- نزاع، دم اکھڑنے کی حالت

طاری:- جاری ہے، شروع ہو جائے

مسنون:- سنت

https://alislami.net

تلقین:- پیش کرنا، یعنی خود پڑھنا تاکہ مرنے والا بھی زبان سے کلمہ پڑھ لے

پرواز کر جائے: نکل جائے، جدا ہو جائے

تکفین کرنا:- کفن دینا

بطور کفایہ:- جس قدر کافی ہو

بطور سنت:- جس قدر سنت ہو

لفافہ:- وہ چادر جس میں میت کو لپیٹا جاتا ہے

ازار:- تہبند

صفحہ نمبر ۴۸

ثنا:- سُبۡحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰهَ غَیۡرُکَ

بالغوں کے لئے

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیۡرِنَا وَ کَبِیۡرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنۡثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنۡ اَحۡیَیۡتَهٗ مِنَّا فَاَحۡیِهٖ عَلَی الۡاِسۡلَامِ وَ مَنۡ تَوَفَّیۡتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الۡاِیۡمَانِ

نابالغ بچہ کے لئے

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهُ لَنَا فَرَطًا وَ اجۡعَلۡهُ لَنَا اَجۡرًا وَ ذُخۡرًا وَ اجۡعَلۡهُ لَنَا شَافِعًا وَ مُشَفَّعًا

جنازہ کی دعا:- نابالغ بچی کے لئے

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهَا لَنَا فَرَطًا وَ اجۡعَلۡهَا لَنَا اَجۡرًا وَ ذُخۡرًا وَ اجۡعَلۡهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً

شہید:- راہ اسلام میں قتل ہونے والا

کافر حربی:- جو کافر نہ ذِمّی ہو نہ مستأمن جیسے ہندوستان کا کافر

باغی:- فسادی، ظالم

قتل:- جان سے مارنا

جُنُب:- جس پر غسل کرنا فرض ہو

میدانِ جنگ سے: لڑائی کے میدان سے

صفحہ نمبر ۴۹

فِی سَبِیۡلِ اللہ: اللہ کے راستہ میں یعنی دین اسلام کے راستے میں

مَنۡفَعَت:- فائدہ

فقیر:- جو صاحب نصاب نہ ہو

ہاشمی:- بنو ہاشم

ناکافی:- جو کافی نہ ہو، پورا نہ پڑے

اضافہ کر دیا جائے: بڑھا دیا جائے

منتقل ہوا: آیا یا لایا گیا

آلہ:- ہتھیار

ظلماً:- ناحق طور پر

حد:- سزائے شرعی

بغاوت:- امام برحق کے خلاف سرکشی و خلاف ورزی

رہزنی:- ڈکیتی

نفع متعلق نہ ہو: نفع سے لگاؤ، تعلق والا نہ ہو

بیشتر:- زیادہ تر

مباح گھاس:- جائز گھاس جواز خود اُگے۔ اُگائی نہ جاتی ہو

سارا مال:-	پورا مال
مَویشی:-	چوپائے

صفحہ نمبر ۵۰

ثمن:-	روپے، پیسے
بیس مثقال:-	ساڑھے سات تولہ سونا
دوسو درھم:-	ساڑھے باون تولہ چاندی
خراجی زمین:-	وہ زمین جس کا خراج دیا جاتا ہے
عشری زمین:-	وہ زمین جس کی پیداوار کا عُشر (دسواں حصہ)، نصفِ عُشر (بیسواں حصہ) دیا جاتا ہو

صفحہ نمبر ۵۱

سیراب ہونے پر:	سینچائی، آب پاشی پر
ڈول:-	بالٹی کی طرح ایک گولا برتن
سائمہ:-	صرف چرنے پر گزر کرنے والا مویشی، چوپایا
بنتِ مخاض-	اونٹ کا وہ مادہ بچہ جس کی ایک سال کی عمر پوری ہو چکی دوسرے سال میں داخل ہو گیا ہو

صفحہ نمبر ۵۲

بنتِ لبون:-	اونٹ کا وہ مادہ بچہ جس کی دو سال عمر پوری ہوگئی ہو اور تیسرے سال میں قدم رکھ دیا ہو
حِقّہ:-	جو تین سال کی عمر پوری کر کے چوتھے سال میں چل رہا ہو
جِذْعہ:-	جو چار سال کی عمر پوری کرے پانچویں سال میں چل رہا ہو

صفحہ نمبر ۵۴

مَصَارِف:-	وہ افراد و اشخاص جس پر مالِ زکات وغیرہ صدقات واجبہ صرف کیا جائے
فقیر:-	جو شخص صاحب نصاب نہ ہو
مسکین:-	جس شخص کے پاس ایک وقت کے کھانے کا انتظام نہ ہو
عامل:-	جو زکات و صدقات وغیرہ وصول کرنے پر مامور، مقرر ہو
مدیون:	وہ شخص جس پر قرض ہو، مقروض
مُکَاتَب:-	وہ غلام جس کے آقا نے مال کے عوض آزادی کی بات لکھ دی ہو کہ اتنا دینے پر تو آزاد ہے
زادِ سفر:-	اخراجات سفر! مثلاً سواری، کرایہ خورد و نوش کا انتظام وغیرہ
مسافر:-	جو تقریباً ۹۲ کلومیٹر جانے کے ارادہ سے اپنی بستی اور اس کے ملحقات سے باہر جا چکا ہو
چھوٹی اولاد:	نابالغ بچے، بچیاں زکوٰۃ لینے کے مسئلہ میں باپ کے تابع ہیں
صَدَقہ:-	صدقہ کو صدقہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ صدقہ دینے والے کے ایمان کی تصدیق کرتی ہے
حاجتِ اصلیہ:	اصلی ضرورتیں مثلاً رہنے کا مکان جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان سواری کے جانور یا گاڑیاں، پیشہ وروں کے اوزار، اہل علم کے لئے حاجت کی کتابیں
عیدُ الفطر:-	بعد رمضان شریف جو عید منائی جاتی ہے اس کو عید الفطر کہتے ہیں

صدقۂ فطر:-	جوصدقہ فی شخص کے حساب سے صاحب نصاب شخص اپنی اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے نکالتا ہے اس کو صدقۂ فطر کہتے ہیں
طلوعِ فجر کے:	صبح صادق ہونے کے
نصف صاع:-	دوکلوسینتالیس گرام گندم
فاضل بریلوی:	مولانا امام احمد رضا خاں مجدد چودھویں صدی ہجری۔ بریلی شریف۔ ہند
اعلیٰ تحقیق:-	بلند پایہ تحقیق
نصف صاع:-	آدھا صاع، ایک عربی پیمانہ ہے جس سے خوردنی اشیا کو ناپا جاتا تھا

صفحہ نمبر ۵۵

غروبِ آفتاب تک:-	سورج ڈوبنے تک
حامل ہوں:-	لئے ہوئے ہوں
اسلام:-	مسلمان ہونا یعنی کفری شرکی عقیدوں سے پاک صاف ہو
بلوغ:-	جوانی کو یا جوانی کی عمر ۱۵ پندرہ سال پہونچنا
وجوب رُوزہ کا:	روزہ کے واجب ہونے کا
بیماری سے صحیح وسالم:-	بیماری سے محفوظ
حیض ونفاس:	ماہانہ خون رحم سے نکلنے والی ناپاکی حیض اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون نکلتا ہے نفاس کہلاتا ہے
منافی:-	نفی کرنے والی چیز
فاسد:-	توڑنے والی چیز
عمداً:-	جان بوجھ کر
سَحری:-	صبح صادق سے پہلے جوکھایا پیا جاتا ہے اسے سحری کہتے ہی
تاخیر کرنا:-	اس قدر کہ صبح صادق کے وقت کا ایک لمحہ کھانے، پینے میں شامل نہ ہو۔ اگر شامل ہوگیا روزہ ہوگا ہی نہیں۔ قصداً شامل کیا تو روزہ بھرنا اور اس کا کفارہ بھی دینا پڑ جائے گا لہٰذا صبح صادق کا وقت داخل ہونے سے پہلے ہی فارغ ہونا چاہئے اذانِ فجر کا انتظار ناعاقبت اندیشی ہے، اذانِ فجر ختمِ سحری کے لئے نہیں ہوتی بلکہ فجر کا وقت داخل ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ لہٰذا اس طرح کا روزہ وجود میں آیا ہوتو اس کی قضا بھرنا ضروری ہے
جلدی افطار کرنا:	غروب آفتاب کا یقین ہونے کے بعد جلد افطار کرنا مستحب ہے۔ اذان جاری رہنے کے وقت ناپسند خلاف اولیٰ ہے
بےعذر:-	عذر شرعی کے بغیر
اطمینان:-	بھروسہ، قوت ضبط نفس
بوسہ دینا:-	چومنا
روزدارکا:-	روزہ رکھنے والے کا
کمزور:-	لاغر، ناطاقت
گمان:-	ظن، خیال
رگ:-	نس

https://alislami.net

پچھنا لگوانا:-	رگوں سے خراب خون کھینچنا
مکروہ:-	ناپسند
تنزیہی:-	بچنے کے لائق
تحریمی:-	جو حرام ہونے کے قریب ہو
نگل جانا:-	حلق کے نیچے اتارنا

صفحہ نمبر ۵۷

جماع بے انزال:	ہمبستری ہو لیکن مادہ تولید (منی) خارج نہ ہو
باطل:-	بے کار، فاسد
مَعْدَنِی اشیا:	زمینی کان سے نکلنے والی چیزیں
مجبور ہوکر:-	لاچار، بے بس ہوکر
وطی:-	ہمبستری
باعث:-	سبب
اِنزال:-	مادۂ تولید کا نکلنا
کَفَّارہ:-	گناہوں کو مٹانے والی چیز
مُسَلْسَل:-	لگاتار، بلاناغہ

صفحہ نمبر ۵۸

بہ نیتِ اعتکاف:	اعتکاف کی نیت سے
معتکف:-	اعتکاف کرنے والا
ازالۂ نجاست:	ناپاکی دور کرنا
منہدم ہونا:-	گرنا
اعتکاف ختم ہوجائے گا:-	اعتکاف ٹوٹ جائے گا
خطرہ لاحق ہونا:	خطرہ سے دوچار ہونا

صفحہ نمبر ۵۹

آمد و رفت کے:	آنے اور جانے کے
اخراجات:-	خرچے
اہل وعیال:-	بیوی بچے اور جن کی کفالت کا بار ذمہ میں ہو
نان ونفقہ:-	روٹی و دیگر اخراجات
مدت سفر:-	زمانۂ سفر
مَحْرَم:-	جس شخص کے ساتھ نکاح حرام ہو
عدتِ طلاق سے خالی ہونا:	طلاق کی عدت میں نہ ہو
میدان عرفات میں:-	عرفات کے میدان میں
امور میں سے:	چیزوں میں سے
ترک ہوا:-	چھوٹ گیا
باطل:-	رائیگاں، فاسد
سال آئندہ:-	آنے والا سال
واجب:-	ضروری جس کے نہ کرنے پر شرعی مؤاخذہ ہو
وقوفِ مزدلفہ:	میدان عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں ٹھہرنا
صفا، مروہ کی سعی:	صفا، مروہ دو پہاڑیوں کا نام ہے انہی دو پہاڑیوں کے درمیان سعی کرنا
رَمی جِمار:-	کنکری مارنا
حلق:-	سر کے بال ہوں یا نہ ہوں ترشوانا استرا پھیروانا
غیر مکہ کے:-	مکہ شریف کے علاوہ دوسرے مقامات کے
باشندوں:	رہنے والے
تاہم:-	پھر بھی
تارک کے ذمہ:	چھوڑنے والے کے اوپر
دَم:-	قربانی دینا یعنی ایک بکری وغیرہ ذبح کرنا
ثواب:-	اچھا صلہ، نیک بدلہ
مکروہ:-	شرعاً ناپسند

گناہ نہیں:-	موجب سزا نہیں
صفحہ نمبر ۶۰	
مِیقَات:-	وہ جگہ ہے جہاں سے بلا احرام داخل ہونا جائز نہیں
تَلْبِیَہ:-	لبیک پڑھنا
اکثر طواف:-	طواف کا زیادہ حصہ مثلاً ۴ چکر
احرام باندھ لے:	احرام دراصل لباس احرام پہننے ہی کا نام نہیں بلکہ لباس احرام کے ساتھ مرد حج یا عمرہ کی نیت سے لبیک پڑھ لے
دوگانہ:-	دو رکعت نماز
وجوباً:-	واجبی طور سے
رَمَل:-	چھوٹے چھوٹے قدم چلتے ہوئے سینہ ذرا باہر نکالے ہوئے ۳ چکر پہلے لگائے یہ حکم مردوں کے لئے ہے
جَمرۂ اولیٰ:-	پہلا جمرہ (بڑا شیطان جس کی نشاندہی ایک ستون سے کی گئی ہے)۔
رَمی کرے:-	کنکری پھینکے اس طور سے کہ ستون پر لگے یا اس کے گرد بنے ہوئے حدود میں گرے
دمِ قِران:-	عمرہ کو حج کے ساتھ ملانے پر جو قربانی شکرانہ کے طور پر واجب ہوتی ہے دمِ قرآن ہے
صفحہ نمبر ۶۱	
میسر نہ ہوں:	یعنی قربانی کا جانور نہ ہو یا پیسہ نہ ہو کہ خرید سکیں
ایام حج میں:-	حج کے دنوں میں
میدانِ عرفات:	وہ میدان ہے جہاں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر آخری خطبہ ارشاد فرمایا تھا یہ جبلِ رحمت کے دامن میں واقع ہے
داخل ہی نہ ہوا:-	آیا ہی نہیں
تارکِ عمرہ:-	عمرہ چھوڑنے والا
باعث:-	سبب
دم:-	قربانی یعنی بکری وغیرہ ذبح کرنا
نفع اندوز:-	فائدہ حاصل کرنا
حج کے مہینوں:	شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ
جمع کرنا:-	اکٹھا کرنا
ہمراہ:	ساتھ
ہدی:-	قربانی کا جانور
توشہ دان کا:	توشہ رکھنے والے ظرف کا
قلادہ:-	ہار، پٹہ جو گردن میں ڈالا جائے
صفا، مروہ کی سعی:	صفا، مروہ دو پہاڑیوں کا نام تھا اس وقت کوہِ صفا کی نشانی ظاہر ہے اور مروہ کا پہاڑ کا پتہ بلندی سے معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال یہ دونوں پہاڑیاں جہاں ہیں یا جہاں تھیں ان ہی دونوں پہاڑیوں کے بیچ سعی کرے تحقیقی مسعی وہی ہے
انجام دینے سے:	پورا کرنے سے
صفحہ نمبر ۶۲	
حلق:-	سر ترشوائے خواہ بال سر پر ہوں یا نہ ہوں
حلال ہوجائے:	احرام سے باہر آجائے

تقرُّبِ الٰہی:- عبادتِ خدا
خاطر:- لئے، واسطے
حج میں جنایات کا بیان:- حج میں جُرموں کا بیان
مُوجبِ صدقہ: مقدارِ صدقۂ فطر واجب کرنے والی (جنایت)
مُوجبِ دم:- بکری وغیرہ کسی جانور کی قربانی واجب کرنے والی

صفحہ نمبر ۶۳

دواعیٔ وطی:- وطی کے مقدمات، بوس، کنار وغیرہ
بطورِ خوشبو: خوشبو حاصل کرنے کے طریقہ سے
عضو: جز و بدن مثلاً ہاتھ، پیر وغیرہ
بل پر:- قوت و طاقت پر
مَتاعِ زندگی: اسبابِ زندگی
نفع اندوز:- فائدہ حاصل کرنے والا

صفحہ نمبر ۶۴

خشکی کا:- خشکی میں بسنے والا
وحشی:- جنگلی
خواہ: چاہے
جدا ہوئے:- الگ ہوئے
قریبی جگہ:- قریب و نزدیک والی جگہ
دو عادل:- دو منصف، دو انصاف کرنے والے
شکارگاہ:- جہاں شکار کیا گیا
اختیار: مرضی

صفحہ نمبر ۶۵

کاشت:- کھیتی
بذاتِ خود اُگے: خود بخود، بغیر کسی کے لگائے، اُگائے، اُگے، جمے
عِوض:- بدلہ
مَناسکِ حج میں: حج کے طریقوں میں
دمِ کفّارات: کفّاروں کی قربانی
دمِ نذر:- نذر و منت کی قربانی
ھدیٔ نفل:- نفل ھدی (نفل قربانی)
جواز و عدمِ جواز کے فقہا کا:- جائز و ناجائز ہونے کے فقیہوں کا
دمِ اِحصار: وہ قربانی جو اس وقت دی جاتی ہے جب حاجی کو کسی وجہ سے بعد احرام حج سے روک دیا جائے وہ احرام سے حلال ہونے یعنی باہر آنے کے لئے قربانی دیتا، دلاتا ہے

صفحہ نمبر ۶۶

مسافت:- دوری سفر
مُلوّث ہونے کا: گرفتار ہونے کا
حق تلفی کا:- حق پورا نہ کرنے کا
گمان غالب: اکثری گمان و ظن
اعتدال:- میانہ روی
موانع:- روکنے والی چیزیں

صفحہ نمبر ۶۷

وکیل:- جسے نکاح کرنے کرانے کا کام صاحبِ حق سونپ دے
مابین:- بیچ
کفائت:- برابری، مساوات
حاضری:- موجودگی
نافذ:- منعقد
امرِ عارض:- درپیش آنے والی چیز

قابلِ فسخ:- توڑنے کے لائق
موقوف:- معلق، دارومدار
مُسترَد:- رد
فسخ کردے:- توڑ دے
لُطف اندوزی: لطف حاصل کرنا
علیٰحدگی:- جدائی، الگ تھلگ

صفحہ نمبر ۶۸

رِضاعت:- عورت کا دودھ پینے، پلانے
رشتۂ مُصاہرت: رشتہ دامادی وغیرہ کی وجہ سے
مملوک:- جس کو فروخت کیا جا سکے ھبہ کیا جا سکے۔ یعنی غلام، باندی
کِتابیہ:- کسی آسمانی کتاب پر ایمان لانے والی اپنے مذہب کے مطابق، کفری عقیدوں سے خالی
اہلیّت:- صلاحیت
عدت:- عدت طلاق ہو یا عدت وفات
اوصاف میں: صفتوں میں

صفحہ نمبر ۶۹

محفل:- مجلس، نشست گاہ
ناواقف:- لاعلم، ناجانکار
بطور عصبہ:- مقررہ، حصہ کے طور پر وارث نہ ہو۔
ولایت:- حقِ سرپرستی
قریب تر:- نزدیک تر
مہرِ مثل:- اس طرح کی عورت کا مہر جتنا مقرر ہوا کرتا ہے۔ اس قدر مہر کو مہرِ مثل کہتے ہیں۔
نفقہ:- نان، نفقہ
مزید برآں ہوگی: اس کے اوپر زائد ہوگی

ولایت اجبار:- جس کو نکاح کرنے اور نہ کرنے کے سلسلہ میں بولنے کا شرعاً حق نہ ہو اس پر ولایت کو ولایت اجبار کہتے ہیں
نابالغ:- جو جوانی کی شرعی حد کو نہ پہونچا ہو

صفحہ نمبر ۷۰

مجنون:- پاگل
مخبوط العقل جس کی عقل کام نہ کرتی ہو، سفیہ ہو، اچھے برے کی تمیز نہ ہو وغیرہ
ولایتِ ندب: استحبابی سرپرستی
خلوتِ صحیحہ:- وطی و ہمبستری کرنے کے لئے حسی اور شرعی رکاوٹ نہ ہو اس قدر بیوی کے ساتھ موقع ملا ہو کہ ہمبستری کر سکتا تھا
دس درھم:- ۶۱۸ء۳۰ گرام چاندی یا دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی
منعِ نکاح کے نظم:- نکاح کے حرام ہونے کے شعر
تحریم نکاح کی: نکاح حرام ہونے کی
قرابت:- محرم رشتہ دار
ملکیت:- غلام ہونا، باندی ہونا

صفحہ نمبر ۷۱

رضاعت:- عورت کے دودھ پلانے سے جو حرمت آتی ہے۔ وہ حرمتِ رِضاعت ہے
شرک:- اللہ تعالیٰ کی ذات میں یا اس کی کسی صفت میں یا اس کی الوھیت میں کسی غیر کو شریک کرنا

https://alislami.net

کفر:- ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرنا

رشتۂ مُصاہرت: دامادی اور وطی کی وجہ سے جو حرمت آتی ہے مصاہرت کہلاتی ہے

مُدَبَّرہ باندی:- جس کے آقا نے مرنے کے بعد آزاد ہوجانے کی بات کہہ دی ہو۔

تین طلاق یافتہ: جس کو تین طلاق دی جاچکی۔ خواہ یک بارگی یا الگ الگ

لعان:- تہمت زنا کے باعث زوجین کے درمیان لعان جاری ہوچکا ہو

تعلق:- وابستگی

خنثیٰ:- جس کا مرد و عورت ہونا واضح نہ ہو۔

نصِ قرآنی:- قطعیُ الدلالت قطعیُ الثبوت واضح آیات

پوتی:- بیٹے کی بیٹی

پرپوتی:- پوتے کی بیٹی

نواسی:- بیٹی کی بیٹی

پرنواسی:- نواسی کی بیٹی

بہن:- حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی

خالہ: ماں، دادی، نانی، پردادی، پرنانی کی بہنیں

پھوپھی:- باپ، دادا، پردادا کی بہنیں

بھتیجی:- حقیقی، علاتی، اخیافی بھائیوں کی بیٹی

بھانجی:- حقیقی و علاتی، اخیافی بہنوں کی بیٹی

رضاعت:- بچہ کی عمر ڈھائی سال سے زائد نہ ہو۔ اس عرصہ میں عورت اپنا دودھ پلادے تو عورت رضاعی ماں اور اس کی لڑکیاں رضاعی بہن اس بچہ کی کہلاتی ہیں۔

صفحہ نمبر ۷۳، ۷۲

بلا استثنا:- بغیر کسی شرط و بلا کسی قید و بند

قابلِ فہم اشارہ: جو اشارہ سمجھ میں آنے کے لائق ہو

احتمال:- امکان

عِوَض:- بدلہ

صَراحت:- وضاحت

متصف:- موصوف

دلالت کرے: رہنمائی کرے

صفحہ نمبر ۷۵، ۷۴

مذاکرہ:- تذکرہ

صفحہ نمبر ۷۶

آثارِ نکاح:- حمل و پیدائش ولد

قلتِ مہر:- مہر کی کمی

خیارِ بلوغ:- بالغ ہونے پر حصولِ اختیار

مُتارکہ:- زن و شوہر ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں

نامردی:- عورت کی جنسی تسکین کے بالکل لائق نہ ہونا

لعان:- زنا کی تہمت سے درمیان زن و شوہر لعان جاری ہوا ہو

تفریق:- جدا جدا کردیا گیا ہو

منکوحہ موطوہ: نکاح میں رہ کر ہمبستری کی ہوئی عورت

https://alislami.net

شبہۂ وطی:- بیوی کے دھوکہ میں دوسری عورت سے وطی ہوگئی ہو
سنِ ایاس:- کثرت عمر کی وجہ سے حیض کے ختم ہونے کا زمانہ
وضع حمل:- بچہ یا بچی کو جننا یا تشکیلِ اعضا کے بعد جننا
انتقال:- رحلت، وصال و وفات
جدائی بغیر موت: علیحدگی شوہر کی موت کے علاوہ کسی دوسرے ذریعہ سے ہو جیسے طلاق، فسخ وغیرہ

صفحہ نمبر ۷۷

خواہ:- چاہے
آزاد ہو:- مملوک باندی نہ ہو
عدت:- غیر شوہر سے نکاح وغیرہ کے لئے شرعی وقتِ انتظار
بعض تخلیق:- بعض اعضا کی ساخت
پوری تخلیق:- پورے اعضا کی ساخت
ظاہر ہو:- نظر آئے
رجعت:- رجوع کرنا، واپس لینا
عوض:- بدل
برقرار:- قائم
عدتِ دخول:- ہمبستری کی عدت، کیونکہ بغیر دخول (ہمبستری) عدت نہیں ہوتی
تاوقتیکہ:- جب تک
طلاق رجعی:- وہ طلاق صریح جس کے بعد رجعت ہو سکے
مجامعت:- جماع، ہمبستری
کلام:- بول، گفتگو
فعل:- عمل، کام

بغیر گواہوں:- گواہوں کو گواہ بنائے بغیر
لاعلمی:- بےخبری، ناجانکاری
غیر رضامندی میں: رجعت سے خوش نہ ہونے میں
لباس:- کپڑے
رہائش گاہ:- رہنے کا مکان مع لوازمات
زوجیت:- بیوی ہونا
قرابت:- نزدیکی تعلق والا شرعی وارث ہونا
ملکیت:- غلام باندی ہونا

صفحہ نمبر ۷۸

لائقِ جماع:- جس کے ساتھ جماع و ہمبستری ہو سکے
مُشتہات:- ہمبستری کی چاہت رکھنے والی
سپرد:- حوالہ، سونپ
شرعاً ناحق:- شرعی حکم کے بغیر، بلاوجہ شرعی
اطاعت سے: بات ماننے سے
منھ نہ موڑے: انکار نہ کرے
بے اجازت: بغیر اجازت حاصل کئے
نفقہ بقدر میراث: جس قدر میراث کا حقدار ہے اسی قدر مورِث کا نفقہ واجب ہے
ثابت النسب ہوگا: نسب ثابت ہوگا

صفحہ نمبر ۷۹

نفی:- نہیں، انکار
وقتِ ولادت: پیدائش کے وقت
سامان ولادت: پیدائش کا سامان
عرف:- ماحول، سماج
مطابق:- موافق
ایامِ مبارکبادی میں: مبارک بادی دینے کے زمانے میں

صفحہ نمبر ۸۰

عاقلہ:- عقل، شعور رکھنے والی
تربیت:- پرورش
بغض وحسد:- کینہ اور جلن
مرتدہ نہ ہو: اسلام اور اسلام کے احکام ضروریہ کا انکار کرنے والی نہ ہو
مستغنی:- بے پرواہ

صفحہ نمبر ۸۱

اجرت:- مزدوری، حقِ محنت
ایلا:- ترک جماع کی قسم کھالینا
معلق کیا:- موقوف کیا
تشبیہ دینا:- مثال دینا
خاتون:- عورت
اَبدی طور پر:- ہمیشگی کے طور پر
پشت:- پیٹھ
دَواعی:- مقدمات واسباب
مجنون:- پاگل
اِستطاعت:- سکت، حیثیت
خُلع:- اتارنا، مال کے بدلے میں طلاق لینا یا دینا
عوض:- مالی بدلہ
مُعاوضہ:- عوض دینا
بدلِ خلع:- خلع کا عوض
عکسِ جزئی کے طور پر:- جس قضیۂ کلیہ کا عکس (الٹا) جزئی عکس ہی درست ہو

صفحہ نمبر ۸۳

طلاقِ بائن:- نکاح سے جدا کرنے والی طلاق
بریُّ الذمہ:- جو ذمہ داری سے خالی ہو
جدائی:- علیحدگی
مؤکد:- زوردار
تہمت:- بدی کا الزام
تہمت زدہ:- جس پر تہمت لگائی گئی
سزایافتہ نہ ہوں: سزا کاٹے ہوئے نہ ہوں
ابتدا: شروعات

صفحہ نمبر ۸۴

شہادت:- گواہی
زنا:- بلا نکاح جماع کرنا
حدِّ قذف:- تہمت لگانے کی شرعی سزا
جاری:- نافذ
لطف اندوزی: لطف حاصل کرنا
لِعان کا واقعہ: لعان کا حادثہ
مطلقا: بلا قید وبند

صفحہ نمبر ۸۵

تبادلہ:- لین دین، ادلنا بدلنا
عاقدین:- (بیع) کا عقد کرنے والے فریقین
صاحبِ اختیار: خرید وفروخت کا اختیار والا ہو
خفتِ عقلی:- ہلکا دماغی
مجحور:- جس کو خرید و فروخت کی ممانعت کی گئی ہو
کمسن:- کم عمر والا (لاشعور بچہ)
خفیفُ العقل: ہلکے دماغ والا
ولی:- سرپرست
آقا:- مالکِ غلام وباندی
قاضی:- فیصلہ کرنے والا حاکم، قاضیٔ شرع
اجازت پر:- جائز کرنے پر
موقوف:- معلق
مبیع:- فروخت کی ہوئی چیز
عاقد:- فروخت کرنے والے

https://alislami.net

ولایت:- حق اختیار
بطورِ ملکیت:- مالک ہونے کے طریقہ سے
بطورِ وکالت:- وکیل ہونے کے طریقہ سے
بطورِ ولایت:- ولی ہونے کے طریقہ سے
معقود علیہ:- جس شی پر بیع منعقد ہوئی
مقدورُالتسلیم: جس کو حوالہ کیا جا سکے
نزاع:- جھگڑا
باعث:- سبب
لاعلمی:- ناواقفیت
احوال:- حالتیں
اوصاف:- صفتیں
وضاحت:- صراحت
ممتاز:- الگ، جدا، پہچانی جا سکے
وابستہ:- متعلق
حق:- مراد حقِ ملکیت وغیرہ

صفحہ نمبر ۸۶

ثمن:- دام جو طے ہو جائے
بیع صحیح:- درست بیع
مشروع:- شرع کے مطابق
ارکانِ بیع:- بیع کے ارکان ایجاب وقبول
صادر ہو:- وجود ووقوع میں آئے
شارع علیہ السلام: شریعت ساز پیغمبر علیہ السلام
ممانعت فرمائی: منع کیا

صفحہ نمبر ۸۷

نفاذ کو:- جاری ہونے کو
خیار:- اختیار
بائع:- فروخت کرنے والا
مشتری:- خریدنے والا
حاضر:- موجود
غیر حاضر:- ناموجود

صفحہ نمبر ۸۸

ثمنِ مبیع:- مبیع کا ثمن یا وہ ثمن جس کو لیا دیا گیا
مالکانہ تصرف: مالک ہونے کی حیثیت سے تصرف
فوت ہو جائے: مرجائے، انتقال کر جائے
منتقل نہ ہوگا: نہ جائے گا
بلافسخ واجازت: بغیر عقد بیع توڑے ہوئے، بغیر عقد بیع جائز کئے ہوئے
گذر جائے:- بیت جائے، کٹ جائے

صفحہ نمبر ۹۰، ۸۹

مبیع:- فروخت کردہ شی
ہلاک:- برباد، ختم
خیارِ رویت:- دیکھنے کا اختیار
تمامیت سے:- تکمیل، پورا ہونے
مانع:- روکنے والا
قولی اجازت: زبان سے اجازت
تصرف:- خرید وفروخت، ھبہ وغیرہ
مطلع ہوا:- باخبر، واقف ہوا
فسخ ہو جائے گا: ٹوٹ جائے گا
عیوب:- عیب بمعنی خرابی کی جمع ہے
برأت کا:- بری ہونے، پاک وصاف ہونے کا
اظہار نہ کیا ہو: ظاہر نہ کیا ہو
زائل کر دینے: دور کرنے۔ختم کرنے

صفحہ نمبر ۹۲، ۹۱

لفظ ماضی:- زمانہ گزشتہ پر دلالت کرنے والا لفظ
مفارقت:- جدائی، علیحدگی (عقد بیع میں)
لغزشات:- نادیدہ طور پر خطائیں

متقاضی:- تقاضہ ومطالبہ کرنے والا ہو
اصلی ثمن:- اصل خریداری والی قیمت
اضافی ثمن:- زائد ثمن
عقدِ معاوضہ میں: عوضوں کے لین دین کے عقد میں
تفاضُل:- اضافہ کرنا
ادھار:- وہ عقد بیع جس میں ثمن یا بدل ثمن فوری طور پر نہ دیا جائے

صفحہ نمبر ۹۳

آجل:- عاجل کا ضد ہے، دیر سے ملنے والی چیز
رأس المال:- اصل مال، اصل پونجی
قابلِ حمل ونقل: اٹھانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے قابل چیزیں
سپردگی کی:- حوالگی، ملنے کی
ضابطہ:- قانون، قاعدہ
ضبط:- ٹھوس جانکاری
معرفت:- پہچان
ممکن ہو:- ہوسکے
مکیل:- ناپی جانے والی چیز
موزون:- وزن کی جانے والی چیز
عددی:- گنی جانے والی چیز
حتمی ہو:- یقینی، (ٹوٹنے کا احتمال نہ ہو)

صفحہ نمبر ۹۴

وصولیابی:- وصول کر پانا، حاصل کر پانا
مُشاع:- مشترک
متقوم:- قیمت والی شی ہو
لائق امتیاز:- ممتاز، جدا
نادانی:- ناسمجھی

کم عقلی:- بے عقلی
بیع وشرا سے:- بیچنے اور خریدنے سے
تصرفات سے: کاموں سے
ذی شعور:- شعور والا
ذی امتیاز:- اچھے و برے وغیرہ کی تمیز کرنے والا ہو
ضامن:- ضمانت ادا کرنے والا
مجور علیہ:- جسے روک دیا گیا ہو
افاقہ:- ہوش میں آنا
فضول خرچ:- بے جا مال اڑانے، خرچ کرنے والا

صفحہ نمبر ۹۵

خوف:- ڈر
اعتراف کرنے: مان لینے
استثنا کرنا:- خارج کرنا
متصل:- ملی ہو
حرج:- خرابی، قباحت
دَین:- قرض
لازم:- ضروری
مرض الموت:- موت کی بیماری، جس بیماری میں موت واقع ہو
منافع:- فائدے
مالی عوض:- مالی بدلہ
تجدید عقد:- عقد کی تجدید

صفحہ نمبر ۹۶، ۹۷

منفعت:- فائدہ
اندازہ:- تخمینہ
رنگریز:- رنگنے والا
اَجیر مشترک:- مشترک مزدور
اَجیر خاص:- خاص مزدور

https://alislami.net

بلا قصدِ فساد ہو: خراب کرنے کی نیت سے نہ ہو
فسخِ اجارہ:- اجارہ توڑنا
اِجارہ:- کرایہ
عیب:- نقص، خرابی
نفع:- فائدہ
خلل:- خامی، گڑبڑی
غیر منقولہ جائداد: دوسری جگہ نہ جاسکنے والی جائداد
مشتری:- خریدار
لاگت:- جس قدر روپیہ لگا ہو
شفیع:- حق شفعہ رکھنے والا
حق شفعہ:- شفعہ کا حق
باطل ہوگا:- ختم ہوگا
تیزی:- سرعت، عمل میں تیز روی
بائع:- بیچنے والے
صلاح:- مشورہ، رہنمائی

صفحہ نمبر ۹۸، ۹۹

خلیط:- شریک
اَملاک:- ملک کی جمع ہے
تفاوت:- فرق
اعتبار:- لحاظ
شیوع:- اشتراک
رائج:- چلنے والے
تعامل:- لین دین، چال چلن
متصل:- ملا ہوا، لگا ہوا
امر:- بات، چیت
اتفاق:- اتحاد
وجاہت:- شخصیت
اعتماد:- بھروسہ
مطابق:- موافق
طے ہوئی:- قرار پائی

یکساں:- برابر
یکسانیت:- برابری

صفحہ نمبر ۱۰۰، ۱۰۱

دست درازی: خُرد، بُرد
ضمان، تاوان: جرمانہ، ہرجانہ
مراتب:- رتبے
ابتدا:- شروع
امین:- امانتدار
غاصب:- غصب کرنے والا
قائم مقام:- نائب
ازخود:- خود سے
وکیل:- قائم مقام، جس کو کام سونپا گیا ہو
خصم:- حریفِ مخالف
راضی:- خوش
زیرِ سماعت مقدمہ: جس مقدمہ کی سماعت چل رہی ہو۔
خصومت:- جھگڑا، تنازعہ
موکل:- وکیل بنانے والا
مریض:- بیمار

صفحہ نمبر ۱۰۳، ۱۰۲

کفیل:- ذمہ داری لینے والا
مکفول لہ:- جس کے لئے ذمہ داری لی گئی
مکفول بہ:- جس شی کی ذمہ داری دی گئی
التزام کا:- لازم ہونے کا
کفالت مال:- مال کی کفالت
کفالت:- ذمہ داری
جنایت:- جرم وخطا
تاوان:- جو جرم وخطا کی پاداش میں جرمانہ لاگو ہوتا وان ہے

کفیل:- ذمہ دار، ضمانت دار
تاوان: مالی سزا
قابلِ فروخت: بیچنے کے لائق
دَین:- دال کے زبر کے ساتھ قرض کے معنی میں ہے
حَوالہ:- سپردگی، تحویل
محتال:- سپرد ہونے والا قرض دہندہ یعنی دائن
مُحَال علیہ:- جس کے اوپر قرض کی ادائیگی کا بوجھ سپرد کیا گیا ہو
مُحِیل:- جس مقروض کا بارِ قرض دوسرے کے حوالہ کر دیا گیا ہو
محال بہ:- جس دین کو سپرد کیا گیا ہو۔
حوالہ کی تکمیل:- دین کی سپردگی کا کام پورا ہونا
بَرِیُّ الذِّمہ:- ذمہ داری سے چھٹکارا
حق ہلاک ہوجائے: حق مارا جائے۔ حق تلف ہوجائے
ہلاکت:- حق تلفی
حلف:- قسم
بینہ:- دستاویزی ثبوت یا شواہد
کنگال:- مفلوک الحال
مفلس:- جس کے پاس کسی قسم کا کوئی مال وغیرہ نہ ہو۔ یعنی بے پیسے والا
عقد:- قول وقرار
نزاع:- جھگڑا
اٹھادے:- دور کردے
خاتمہ کردے: تصفیہ کردے
اجازت یافتہ ہو: اجازت ملی ہو، یا پائی ہو

صفحہ نمبر ۱۰۴، ۱۰۵

صلح مع سکوت: خاموشی کے ساتھ صلح
صلح مع انکار: انکار کے ساتھ صلح
صلح مع اقرار: اقرار کے ساتھ صلح
مُعاوَضہ:- عوض وبدل کا لین دین
مُدَّعی:- دعویٰ کرنے والا
مدعیٰ علیہ:- جس پر دعویٰ کیا گیا
یمین:- قسم، حلف
قسم کا فدیہ:- قسم کا کفارہ
ابراء:- چھوڑ دینا (اپنے حق میں سے)
اقتصار:- قناعت کرنا، کم کرنا
اہلِ تبرع:- جسے خود فضل و احسان کے طور پر دینے یا چھوڑنے یا صدقہ وغیرہ تصرفات کا حق حاصل ہو۔
ساقط:- ختم
مسموع:- سننے کے قابل یا لائق سماعت
جنس حق کو چھوڑ کر خلاف جنس پر مصالحت کرنا: جیسے زمینی حق چھوڑ کر، سونا یا چاندی یا روپے وغیرہ پر صلح کرنا
بلا کسی عوض:- بغیر کسی شی کے بدلے
کسی عین:- جیسے گھر، سونا، چاندی، موٹر سائیکل وغیرہ نہ کہ ان چیزوں کے استعمال کرنے کی منفعت۔
واہب:- ھبہ کرنے والا
ذی رحم محرم:- قریبی رشتہ والا جس سے نکاح حرام ہوتا ہے
مکلف:- احکام شرعیہ جس پر جاری ہوں
قابل انتفاع: نفع حاصل کرنے کے لائق

https://alislami.net

ممنوع شی:- جس شی کی شرعاً ممانعت ہو
باطل قبضہ:- ناجائز قبضہ
تاوان:- جرمانہ
اُجرت:- کام کا بدلہ، مزدوری، عوض
صفحہ نمبر ۱۰۶، ۱۰۷
پُرخطر جگہ:- خطرہ والی جگہ، خطرناک مقام
پُرامن جگہ:- بےخطر والی جگہ
ضمان:- ذمہ داری
بری:- نجات پانے والا
مُودَع: بطور امانت جس نے مال لیا ہو
عاریت:- ادھار
وَقتِ اِنتِفَاع کی قید سے باہر ہو: فائدہ حاصل کرنے کے لئے وقت کی پابندی نہ ہو
وَقتِ اِنتِفَاع کی قید ہو:- فائدہ حاصل کرنے کے لئے وقت کی پابندی ہو
حَقِ وَقت میں قید نہ ہو:- وقت کے سلسلہ میں کوئی پابندی نہ ہو
حَقِ انتفاع میں قید ہو:- فائدہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں پابندی ہو
مُستَعار:- ادھار لی جانے والی شی
مُستَعِیر:- ادھار مانگنے والا
عِیالت وکفالت: کھلانے پلانے، حق پرورش انجام دینے
خَوف:- ڈر
تُہمَت:- الزام بدی، ناکردنی شی کا الزام
فرار:- گریز، دوری
سرپرستوں نے: ذمہ داروں نے
صفحہ نمبر ۱۰۸، ۱۰۹
صدقہ نافذ کردے: صدقہ جائز کردے
تاوان:- مالی جرمانہ وغیرہ

مَفقُود:- گمشدہ، غائب
مَصلِحَتوں:- خیروخوبیوں
تَخمِینہ:- اندازہ
حکمِ صریح:- صاف حکم
صادِر:- جاری، لاگو
وفات کی عدت: چار ماہ دس دن ورات
مشروط عوض: جس عوض کی شرط لگائی گئی
مستحق:- حقدار، طلب گارِ حق
بےمَنفَعَت زمین: جس زمین سے کوئی فائدہ نہ ہو
اجازتِ عامّہ: عام لوگوں کو اجازت ہو، بلا تخصیص اجازت
ذمّی کافر:- وہ کافر جو جان و مال کی حفاظت کا ٹیکس اسلامی بادشاہ یا اس کے قائم مقام کو ادا کرنے کا عہد کرچکا ہو
نفع بخش:- فائدہ دینے والی
مزارعت:- کاشتکاری دوسرے سے کرانا
صفحہ نمبر ۱۱۰، ۱۱۱
کاشت:- کھیتی
مدت:- وقت
تعین ہو:- معین ہو
مذکور:- ذکر کردی گئی
عامل:- کارکن، مضارِع یعنی کھیتی کرنے والا
مشاع:- مشترک
نگہداشت:- حفاظت
رَبُّ المال:- مال والے، مالک مال
غیر یقینی:- مشکوک وغیرہ
انجام کار:- آخرکار
رہائی:- آزادی

https://alislami.net

مطلق:- بلا قید و بند
مقید:- قید سے جُڑا ہوا

صفحہ نمبر ۱۱۲، ۱۱۳

عقد لازم:- جس عقد سے پھرا نہ جا سکے
عقدِ جائز:- جس عقد کو نافذ کرنے اور فسخ کرنے میں اختیار ہو
قتل عمد:- جان بوجھ کر قتل کرنا
قتل شبہ عمد:- جان بوجھ کر قتل کے مشابہ قتل
قتل خطا: غلطی سے قتل کا ہونا
قتل قائم مقام خطا: قتلِ خطا کے قائم مقام
قتل بالسبب: سبب سے قتل ہونا
مُوجَبُ:- حکم واجبی
تفریقِ اعضا: عضووں کو الگ الگ کرنا
عاقلہ:- دیت کی ادائیگی کے ذمہ دار لوگ، اہل خاندان، اہل حرفت وغیرہ
دِیَتِ مُغَلَّظَہ: شدید دیت (خونبہا)
دِیَتِ مُخَفَّفَہ: ہلکی دیت (خونبہا)
گمان:- خیال
دیت:- خونبہا
باعثِ قتل:- قتل کی وجہ، قتل کا سبب
مقتول:- قتل شدہ، قتل کیا ہوا
مَعْصُومُ الدَّم: جس کا خون بہانا حلال نہ ہو

صفحہ نمبر ۱۱۴، ۱۱۵

بِنتِ مخاض:- ایک سال زندگی پوری کرنے کے بعد دوسرے سال میں چلنے والی اوٹنی
بِنتِ لبون:- دو سال مکمل کرنے کے بعد تیسرے سال میں قدم رکھنے والی اوٹنی
حِقَّہَ:- چوتھے سال میں چلنے اولی اوٹنی
جِذْعَہُ:- پانچویں سال میں چلنے والی اوٹنی
مقاسَمہ:- قتل پر قسمیں کھلانا
زخم کاری:- جس قسم کے زخم سے آدمی کی زندگی کا کام تمام ہو جاتا ہو۔ یعنی مرجاتا ہو
حَدِّ زنا:- زنا کی سزائے شرعی
حَدِّ قذف:- تہمت کی سزائے شرعی
حَدِّ شُراب:- شراب نوشی کی شرعی سزا
حَدِّ سَرِقہ:- چوری کی شرعی سزا
بَیِّنہ:- ثبوت، شرعی شہادت
دُرّے:- چمڑے کے بنے ہوئے کوڑے
بلا شادی شدہ: بے نکاح ہو یا بے نکاحی ہو
شادی شدہ ہو: نکاحا ہو یا نکاحی ہو
مُجَامَعَتُ:- ہمبستری، وطی
سنگسار:- پتھروں کی بارش اس قدر کی جائے کہ مرجائے، چھورا یا چاقو گھونپ گھونپ کر جان لینا غیر شرعی سزا ہے
مُحصِن:- جو بعد نکاحِ صحیح وطی کر چکا ہو
آزاد ہونا:- غلام و باندی نہ ہو
مکلف:- احکامِ شرعیہ کے جاری ہونے کا اہل ہو۔ یعنی نابالغ، مجنوں و پاگل نہ ہو
نکاحِ صحیح:- جو نکاح فاسد و باطل نہ ہو
حدِ قذف:- تہمتِ زنا کی شرعی سزا
قاذِفُ:- زنا کی تہمت لگانے والا
مَقْذُوف:- زنا کی تہمت کا شکار شخص
پاکدامن ہو:- یعنی زانی وزانیہ بدکار نہ ہوں
ساقط:- ختم، دَفع، دور

تہمت زدہ:- جس شخص پر تہمت لگی

صفحہ نمبر ۱۱۶، ۱۱۷

شراب نوشی کی: شراب پینے کی
نشہ آور:- نشہ لانے والی شی
مشروب:- پینے کے لائق چیز، سیرپ
بُو:- مہک
بینہ:- گواہی
اقرار سے:- اعتراف، تسلیم سے
نصابِ قطع:- ہاتھ کٹنے کا نصاب، دس درہم یا اس کی قیمت کا سامان
سزائے رہزنی: ڈاکہ ڈالنے کی سزا

صفحہ نمبر ۱۱۸، ۱۱۹

نجس العین:- خنزیر، سور
تجربہ سے:- آزمانے سے
مستحکم:- ٹھوس، مضبوط

صفحہ نمبر ۱۲۱، ۱۲۰

امرِ آئندہ:- آنے والے زمانہ کی چیز
حقیقت میں: واقع میں
برخلاف:- الٹا، برعکس، مخالف
مؤاخذہ:- پکڑ
لزوم کی:- لازم ہونے کی، وابستہ ہونے کی
خصومت:- جھگڑا
لائقِ تسلیم:- ماننے کے لائق
صاحبِ قبضہ: قبضہ والے
صداقت:- سچائی
تقاضہ:- طلب، چاہت، منشا
صاحبِ بصر: آنکھ والا، دیکھنے والا
امتیاز:- فرق، تفاوت
قریبی:- رشتہ دار

دنیوی عداوت: دنیاوی دشمنی
کتاب وسنت: قرآن وحدیث
عالم:- جانکار، شریعت کے مسائل سے واقف
وجوبی طور:- ضروری طور، واجبی طور
قسمت:- بانٹ، تقسیم
مشترک:- ہر جزو میں ملکیت مشترک ہو
غزوات:- غزوہ کی جمع ہے، وہ اسلامی جنگ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے ہوں

صفحہ نمبر ۱۲۳، ۱۲۲

مخصوص:- خاص
پیروی:- اتباع، فرمانبرداری
قدرت:- طاقت، سکت
باغی:- بغاوت کرنے والا
منھ موڑے:- انکار کردے
حاوی:- مسلط، قابض
شبہات:- شکوک
پہل:- ابتدا، شروعات
جمعیت:- یکجائیت
قید:- جیل، قید خانہ
ناحق:- بلا کسی حق کے
تملیک:- مالکانہ حق دینا، مالک بنانا
بعد وفات:- موت کے بعد
منسوب ہو:- نسبت کی گئی ہو
مُوصی:- وصیت کرنے والا
مقروض:- قرضدار
ترکہ:- مرنے کے بعد جو مال میت کا ہو
مُستَغرِق:- غرق کرنے والا، ختم کرنے والا
احاطہ کرلے:- گھیرلے

مُوصیٰ لَہٗ :- جس کے لئے وصیت کی جائے

تہائی مال :- ۳۳۳ء۳۳ فیصد

موصیٰ بہٖ :- جس شی کی وصیت کی گئی

میت :- مرنے والا

وراثت :- وارث ہونا

موانع :- مانع کی جمع، روکنے والی چیزیں

کامل :- مکمل، پورا

قن :- وہ غلام خالص جس کا کوئی جزو آزاد نہ ہو، اور نہ آزادی کے لئے کتابت والا ہو اور نہ آقا کی موت پر آزادی موقوف ہو

بعوضِ مال :- مال کے بدلے

عہد و پیمان :- وعدہ، شرط

مدبر :- وہ غلام جس کی آزادی آقا کی موت کے بعد پر موقوف ہو

قصاص :- خون کا بدلہ خون سے لینا

مختلف ہونا :- الگ الگ ہونا

دارُ الحرب :- جہاں مکمل طور پر شعائر اسلام کے جاری ہونے پر پابندی ہو

دارالاسلام :- جہاں اسلامی حکومت ہو یا اسلامی حکومت کے زوال کے بعد اسلامی شعائر پر مکمل پابندی نہ لگائی گئی ہو جیسے ہندوستان وغیرہ

صفحہ نمبر ۱۲۴، ۱۲۵

مورث :- ترکہ چھوڑنے والا

وارث :- ترکہ کا مستحق، لینے والے

گمشدہ :- غائب

حیات :- زندگی

سِہام :- حصے

مقدرہ :- متعینہ، مقررہ

نِصف :- آدھا، ۵۰ فیصد

رُبُع :- چوتھائی، ۲۵ فیصد

ثُلُثان :- دو تہائی، ۶۶۶۶ء۶۶ فیصد

ثُلُث :- ایک تہائی ۳۳۳۳ء۳۳ فیصد

سُدُس :- چھٹا ۶۶۶۶ء۱۶ فیصد

مستحقین :- حقدار لوگ

جدِّ صحیح :- وہ دادا جو ماں کے توسط سے نہ ہو بلکہ باپ، دادا کے توسط سے ہو

اخیافی بھائی :- جو بھائی صرف اس کی ماں کے شکم سے پیدا ہونے کی وجہ ہوں

علاتی بھائی :- جو بھائی صرف اس کے باپ کے صلب سے پیدا ہونے کی وجہ سے ہو

حقیقی بھائی بہن: جن کے ماں اور باپ الگ الگ نہ ہو بلکہ ایک ہوں

جدہ صحیحہ :- وہ عورت جس کو میت سے نسبت میت کی ماں کے باپ (نانا) کے توسط سے نہ ہو

صفحہ نمبر ۱۲۶، ۱۲۷

حجب :- روکنا، حاجب اسی لفظ سے بنا ہے جس کا معنی روکنے والا (دربان)

میراث :- مورث نے جو مال چھوڑا اس کو ترکہ و میراث کہتے ہیں

حجب نقصان: جزوی حصہ کو روکنا

حجب حرمان: کل حصہ میراث سے روکنا

عصبہ:- وہ قریبی اشخاص ہیں جو اصحاب فرائض کے اپنے اپنے حصۂ میراث پالینے کے بعد بقیہ مال کے مستحق ہوں۔ اصحاب فرائض نہ ہونے کی صورت کل مال کے مستحق ہوں

عصبہ نسبی:- وہ عصبہ جس کا تعلق وراثت پانے میں مملوک کی آزادی کے سبب سے ہو

عصبۂ سببی:- وہ عصبہ جس کا تعلق وراثت میں نسب سے ہو۔

ص-۱۲۷

عصبہ بنفسہ:- جو بذات خود عصبہ ہو، جیسے بیٹا، پوتا، باپ، دادا، بھائی، چچا وغیرہ

صفحہ نمبر ۱۲۸

عصبہ بغیرہ:- جو غیر کی وجہ سے عصبہ ہو، جیسے بیٹی، پوتی، بیٹا، پوتا کی وجہ سے

عصبہ مع غیرہ: جو غیر کی معیت میں عصبہ ہو جیسے بہن بیٹی کی معیت میں۔

https://alislami.net

اسلامی اکیڈمی بنارس کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتابیں

احکامِ قربانی : یہ نہایت قیمتی مختصر رسالہ ہے جس میں قربانی سے متعلق گیارہ (۱۱) احادیث نبویہ اور چھتیس (۳۶) مسائل فقہیہ اور عقیقہ سے متعلق چھ (٦) حدیثیں اور بارہ (۱۲) فقہی مسائل سلیس اردو زبان میں بیان کئے گئے۔ اس کا مطالعہ مفید و کارآمد ہے۔ (ص) ۱٦، قیمت ۱۰/روپے۔

ثبوتِ ایصالِ ثواب وطریقۂ فاتحہ:

سائز ۲۳×۳٦/۱٦ قیمت ۱۰/روپے۔ رفیق گرامی حضرت علامہ مفتی احمد القادری فاضل اشرفیہ مبارک پور کی ایک عام فہم تالیف ہے جس میں آپ نے قرآن کریم واحادیثِ مبارکہ و آثار صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ایصالِ ثواب کا ثبوت فراہم کیا ہے اور آخری کتاب میں طریقۂ فاتحہ، مزاراتِ بزرگانِ دین پر فاتحہ کا طریقہ نیز مجدد اعظم امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کا ایک قیمتی فتویٰ شامل ہے جس سے قبر بوسی، اور اس کے لئے سجدہ وطواف سے متعلق آپ کا عمدہ موقف اور ادب واحترام واضح ہوتا ہے مناجات وسلام، ایصالِ ثواب کے جائز وعمدہ طریقے، چند مروجہ بری رسمیں مع عہد نامہ درج ہیں۔

حالاتِ بنارس مع تذکرۂ سلیمانی: بنارس کی تاریخ، اس کے چند نام اور اس کی وجہ تسمیہ، ہندوستان اور بنارس میں اسلام کی آمد چند بزرگانِ دین اور تاریخی مقامات کے تذکرے ہیں نیز اخیر میں حضرت بابا قاسم سلیمانی رحمۃ اللہ تعالی کا مختصر تذکرہ شامل ہے۔ (ص) ۱٦، قیمت ۱۰/روپے۔

تعریفاتِ نحو: حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری کا طلبۂ مدارس کے لئے اصطلاحات نحویہ کی تعریفات وامثال پر شامل قیمتی گراں قدر رسالہ ہے جو ابتدائی نحو بالخصوص

نحو میر پڑھنے والے طلبہ کے لئے نہایت مفید وکارآمد ہے۔اس کتاب کا ازبر کرنا مسائلِ نحو سمجھنے اور ذہن نشیں رکھنے میں بڑا مفید ہے اس کا مطالعہ فائدہ سے خالی نہیں ۔ قیمت ۱۰/روپے۔

حالاتِ کامل ولید پوری علیہ الرحمہ یہ کتاب ولیٔ کامل حضرت علامہ محمد کامل نعمانی علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات، حالات وکرامات ونصائح، دعامناجات پر شامل ہے جس کا مطالعہ تمام مسلمانوں کے لئے مفید ہے۔خصوصاً سلسلۂ کاملیہ کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ہے(ص)۳۲، قیمت ۱۵/روپے۔

خلاصۂ شریعت: فقہی مسائل کے جمیع ابواب پر شامل ایک عربی کتاب ''الخلاصۃ البھیہ فی مذھب الحنفیہ'' کا حضرت مولانا سید محمد فاروق صاحب کے قلم سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہے جو ایک طالب علم سے لے کر فارغ التحصیل طلباء تک اور اردو داں عوام وخواص سبھی کے لئے مفید ہے جو عمدہ کتابت کے ساتھ زیورِ طبع سے آراستہ ہے۔ قیمت ۱۰۰/روپے۔

دل کی آشنائی حضرت علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی کی گرانقدر عبرت آموز ایک مختصر سا رسالہ ہے جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے بے پناہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل سے محبت کی عکاسی کررہا ہے۔اس کتاب میں امام اہل سنت کے تعارف کے ساتھ ساتھ ایک واقعہ عشق ومحبت کا ملاحظہ فرمائیں گے۔ (ص)۱۶، قیمت ۵/روپے۔

فضل العلم والعلماء: امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے والد ماجد مولٰینا نقی علی خاں صاحب کی تصنیف ہے جس میں علم دین اور علماء دین کی فضیلت پر قرآنی آیات واحادیث نبویہ مذکور ہیں۔اور طالبان علوم نبویہ سے چند باتیں، آداب معلم ومتعلم کے عنوانات پر گرانقدر مضامین کے اضافہ نے اس تصنیف میں چار چاند لگا دئے ہیں۔مطالعہ مسلمان طلبہ وطالبات کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۲۰/روپے۔

https://alislami.net

نقد و نظر

نام کتاب: خلاصۂ شریعت (اردو ترجمہ) الخلاصة البهية في مذهب الحنفية

مصنف: علامہ سید حسین ابن عبدالرحمٰن ازہری

مترجم: مولانا سید فاروق رضوی مصباحی

تحشیہ و تقدیم: مولانا قاضی فضل احمد مصباحی

اشاعت: ۲۰۱۲ء

صفحات: ۱۶۰

قیمت: ۱۰۰ روپیے

ناشر: مکتبہ غوثیہ بجر ڈیہہ، بنارس (یوپی)

مبصر: امتیاز احمد مصباحی، المجمع الاسلامی مبارک پور

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ مذہب اسلام میں زندگی کے جملہ امور و معاملات کے لیے رہ نما اصول و قوانین موجود ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی و کامرانی سے ہم کنار ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی وقت کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ہم میں سے بے شمار افراد ایسے بھی ہیں جو شریعت کے لازمی اور ضروری مسائل سے ناواقف ہیں جس کی وجہ سے انھیں عبادات و معاملات میں کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ بھی اہم اور بنیادی مسائل سے ناواقف نظر آتے ہیں۔ اس لیے ضرورت تھی کہ شریعت کے اہم اور ضروری مسائل کو اختصار کے ساتھ ایک کتاب میں جمع کر دیا جائے تاکہ ہر خاص و عام کے لیے اس سے استفادہ آسان ہو۔

حضرت مولانا سید حسین ابن عبدالرحمٰن فاضلِ جامعہ ازہر نے اسی ضرورت کی تکمیل کے لیے مذہب حنفی کے اکثر لازمی و ضروری مسائل کو انتہائی اختصار و جامعیت کے ساتھ ایک کتاب میں جمع فرما دیا۔ اس کتاب میں انھوں نے طہارت

وضو، غسل، تیمم، نماز، روزہ، حج، زکات، اعتکاف، صدقۂ فطر، نکاح، طلاق، بیع، ہبہ، وقف، مزارعت، حدود، قصاص، قربانی، شہادت اور وراثت وغیرہ کے مسائل بہت ہی اچھے اور نرالے انداز میں بیان فرمایا ہے۔ گویا کہ مصنف نے اس کتاب میں مذہب حنفی کے مسائل کا خلاصہ اور نچوڑ پیش فرمادیا ہے۔ انھوں نے اس خلاصہ کو مذہب حنفی کی معتبر اور گراں مایہ کتابیں مثلاً کنز الدقائق اور متن قدوری اور ان کی شروح سے اخذ کیا ہے۔ مگر چوں کہ یہ کتاب عربی زبان میں تھی جس سے ہر ایک کے لیے فائدہ حاصل کرنا ممکن نہ تھا، اس لیے جب حضرت مولانا سید فاروق رضوی مصباحی استاذ و مفتی جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ، بنارس کی نظر اس کتاب پر پڑی تو انھوں نے اس کی افادیت و معنویت کے پیش نظر اسے اردو زبان میں منتقل کر دیا۔ انھیں اس کتاب کا قلمی نسخہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں طالب علمی کے زمانہ میں ان کے رفیق درس حضرت مولانا مفتی احمد القادری مصباحی مقیم حال امریکہ کی وساطت سے دست یاب ہوا تھا جو اصل میں خیر الاذکیا حضرت مولانا محمد احمد مصباحی صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا تھا۔ مطالعہ کے بعد دوسروں کو بھی اس سے مستفید ہونے کی خواہش کے تحت انھوں نے اردو زبان میں ترجمہ کا منصوبہ بنایا۔ آپ خود اس کتاب کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں:

”میری نگاہ جب اس کتاب پر پڑی تو اسے نہایت مفید، کارآمد پایا اور نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر از اول تا آخر نقل کر ڈالا کیوں کہ اس طرح کی مختصر کتاب افادیت سے بھرپور مجھ جیسے ناچیز کی نظر سے کبھی نہیں گذری تھی۔ اور نہ اب تک ایسی کتاب مل سکی اس کتاب سے خود مستفید ہوا اور اپنی طرح دوسرے حضرات کو اس کتاب کی نفع بخشی سے سرفراز کرنے کے لیے اردو زبان میں ترجمہ کرنے کا منصوبہ بنالیا جو ایک زمانہ کے بعد زمانۂ تدریس میں مکمل ہوا۔ (ص:۱۶)

یہ ترجمہ بہت ہی صاف، واضح، رواں اور شستہ و شگفتہ ہے۔ ویسے تو اردو،

عربی، فارسی میں فقہی مسائل کی بہت سی مختصر اور طویل کتابیں موجود ہیں مگر جو اندازِ بیان، سلاست اور روانی، اختصار اور جامعیت اس کتاب میں دیکھنے کو ملتی ہے وہ دیگر کتابوں میں مفقود ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے وقت موضوع سے متعلق ضروری اور اہم باتیں ایک ہی نظر میں ذہن ودماغ میں اترتی چلی جاتی ہیں۔ ترجمہ کے بجاے اصل متن کا گمان ہوتا ہے، کسی جگہ پر بھی اٹکاؤ یا پیچیدگی کا ذرّہ برابر احساس نہیں ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ مترجم ایک ذی استعداد عالم دین، ماہر مفتی، اچھے قلم کار اور عمدہ مدرس ہیں۔ اردو زبان کے ساتھ ساتھ عربی زبان سے بھی گہری واقفیت رکھتے ہیں اور ترجمہ کا حق وہی شخص اچھی طرح ادا کرسکتا ہے جو دونوں زبانوں کا ماہر ہو۔ چناں چہ آپ کے متعلق حضرت مولانا مفتی قاضی فضل احمد مصباحی استاذ ضیاء العلوم، پکی باغ، بنارس لکھتے ہیں:

"ترجمہ نگار جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس (انڈیا) کے استاذ و مفتی محب گرامی فاضلِ جلیل حضرت علامہ سید محمد فاروق رضوی مصباحی ہیں جو ایک خوش اخلاق باوضع اور ذی صلاحیت عالمِ دین ہیں انہوں نے بہت ہی جگر کاوی اور دماغ سوزی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کام کو انجام دیا ہے، اور جس خوش اسلوبی سے انہوں نے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے اس کے پیچھے ان کی بے لوث دینی خدمت کا جذبہ کار فرما ہے۔ ترجمہ نہایت صاف، سنجیدہ اور متوازن پیرایۂ بیان میں ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ طرزِ بیان اور جامعیت کے اعتبار سے یہ ایک منفرد کتاب ہے جو عوام وخواص کے لیے یکساں مفید ثابت ہوگی، خصوصاً مدارسِ اسلامیہ کے مبتدی طلبہ کے لیے اس کتاب کے پڑھ لینے سے انہیں آگے کے مسائل سمجھنے اور بڑی کتابیں حل کرنے میں خاصی مدد ملے گی۔" (ص: ۱۲)

کتاب کی تصویب وتحشیہ کا کام مولانا قاضی فضل احمد مصباحی نے انجام دیا ہے جس کی وجہ سے یہ ترجمہ اور زیادہ باوقار اور باوزن ہوگیا ہے۔ کتاب کی طباعت وکتابت عمدہ ہے۔ کمپوزنگ کی غلطیاں خال خال ہی نظر آتی ہیں۔ کاغذ اوسط درجے

https://alislami.net

کا ہے۔ کتاب کا ٹائٹل پیج خوش نما اور جاذب نظر ہے۔ کتاب کے آخر میں تقریباً ۲۵؍صفحات پر کتاب میں سیاق وسباق کے لحاظ سے استعمال ہونے والے مشکل الفاظ کی وضاحت بھی ہے جس کی وجہ سے ترجمہ کی تفہیم میں بہت زیادہ آسانی پیدا ہوگئی ہے۔اس کتاب میں مترجم کے حالات زندگی ضمنی طور پر اختصار کے ساتھ بیان کر دیے گئے ہیں۔مگر اصل مصنف کے حالات بالکل ہی ذکر نہ کیے گئے حالاں کہ دونوں کے حالات زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی جاتی تو بہتر تھا۔ امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ میں اپنے اس تبصرے کو اس کتاب کے محرک اشاعت حضرت مولانا مفتی احمد القادری کے اس اقتباس پر ختم کر رہا ہوں جسے انھوں نے اس کتاب پر تاثر کے تحت رقم فرمایا ہے:

”یہ رسالہ فقہ کے جملہ ابواب پر مشتمل ہے جس کے مطالعہ سے فقہ کے تمام ابواب پر اختصار کے ساتھ معلومات فراہم ہوجاتی ہے۔اردو قارئین کے لیے یہ ایک بیش بہا خزانہ اور خصوصاً طلبہ کے لیے بے حد مفید ہے کیونکہ دور حاضر میں مدارس عربیہ میں فقہ کی بڑی بڑی کتابوں کے جملہ ابواب کم پڑھے پڑھائے جاتے ہیں، خاص خاص ابواب پر ہی قناعت ہوتی ہے۔اور اس رسالہ سے سبھی ابواب پر ایک نظر پڑ جاتی ہے۔محب گرامی حضرت مولانا مفتی سید محمد فاروق رضوی مدظلہ العالی نے عربی سے اردو ترجمہ کر کے ملت اسلامیہ پر ایک بڑا احسان فرمایا۔ترجمہ سلیس، بامحاورہ، آسان، فصیح اور نہایت عمدہ ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ موصوف خود ایک بڑے فاضل، صاحب زبان ادیب، فقہ و افتاء کے ماہر استاذ و مفتی اور آلِ رسول ہیں۔“(ص:۱۴)

https://alislami.net

اسلامی اکیڈمی کے قیام کی تاریخ

۳۳سال پرانی تحریر جو اسلامی اکیڈمی کی پہلی مطبوعہ کتاب، اسلامی معاشرت اور بندوں کے حقوق کے ساتھ شائع ہوئی تھی

اسلامی اکیڈمی بنارس

بنارس میں اسلامی عقائد ونظریات کی نشر واشاعت کا مرکز

بتاریخ ۲۳ ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار، بعد نماز عصر، وہ مبارک ومسعود ساعت ہے جس وقت عزیز ملت، حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب قبلہ (دامت برکاتہم العالیہ) سربراہ اعلیٰ، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، کے دست مبارک سے اسلامی اکیڈمی بنارس کا افتتاح ہوا۔ حضرت موصوف کی دعائیں اس کی ترقی کی ضامن ہیں۔

زمانۂ طالب علمی ہی سے مجھے ہمیشہ اس بات کا احساس رہا کہ ہمارا ماضی تو بڑا تابناک ہے، ہم ہر طرح کے علمی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر باطل کے ساتھ نبرد آزمائی میں کامیاب رہے۔ مگر ہمارا حال افسوس ناک ہے، ہم ہر میدان میں پیچھے ہوتے دکھائی دے رہے ہیں، خصوصاً نشر واشاعت کے میدان میں تقریباً ایک صدی پیچھے ہیں، حتیٰ کہ وہ تصنیفات جو ہمارے حال کے اسلاف حضرت سیدنا امام احمد رضا قادری محدث بریلوی قدس سرہ اور حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی قدس سرہ، وغیرہمانے چھوڑیں ہیں اپنے خستہ اور ضائع ہو جانے کا شکوہ کر رہی ہیں مگر خوابیدہ قوم نیند کی غفلت اور آرام وسکون چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ فیض العلوم میں تعلیم کے دوران ہی (۱۹۷۹ میں) ہم نے مجلس اشاعت (طلبۂ فیض العلوم) کے قیام کی کوشش کی، بحمدہٖ تعالیٰ یہ کوشش کامیاب رہی، اور اب تک ۱۶ رسائل اس کی جانب

سے شائع ہو چکے ہیں، پھر چریا کوٹ کے زمانہ تدریس (۱۹۸۳) میں بزم اشاعت (طلبۂ دارالعلوم قادریہ) کا قیام عمل میں آیا، اس کی جانب سے بھی ۳/رسائل شائع ہو چکے ہیں، پھر دسمبر ۱۹۸۵ء میں بنارس آنے کے بعد مجلس علمی (طلبۂ مدینۃ العلوم) کے نام سے نشر واشاعت کے لیے ایک انجمن کا قیام عمل میں آیا۔[۱] مگر اس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی، آخر کار خدا پر اعتماد کرتے ہوئے اس بار کوحتی المقدور اٹھانے کی ہمت باندھی۔ میرے رفیق درس حضرت مولانا سید محمد فاروق صاحب رضوی الہ آبادی (حفظہ اللہ تعالی) نے شرکت وتعاون کی پیش کش سے بھر پور حوصلہ افزائی فرمائی۔

اس اکیڈمی کے سرپرست، مخزن علم وادب، حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی (دامت برکاتہم العالیہ) استاذ، الجامعۃ الاشرفیہ، (بانی ورکن المجمع الاسلامی) مبارک پور، کے نقش قدم، استقلال اور دعاؤں نے ہمارے ڈگمگاتے قدموں کو آگے بڑھایا۔

الحمدللہ اب اکیڈمی اپنی اشاعت کی ابتدا حضرت سیدنا امام احمد رضا قادری، محدث بریلوی (قدس سرہ) کی تصنیف لطیف (بندوں کے حقوق، یعنی، اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد، ۱۳۱۰ھ) سے کر رہی ہے۔ خداوند کریم ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اور مزید نشر واشاعت کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین، بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم۔

۲۴/جمادی الآخرہ ۱۴۰۹ھ احمد القادری مصباحی

۲/فروری ۱۹۸۹ء جمعرات (پرنسپل، مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم، جلالی پورہ، بنارس)

(اسلامی معاشرت اور بندوں کے حقوق صفحہ ۵۶ بہ تصرف، مطبوعہ اسلامی اکیڈمی، بنارس)

---

[۱] الحمدللہ! اس کی جانب سے بھی ایک رسالہ شائع ہو گیا ہے

https://alislami.net

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اسلامی اکیڈمی بنارس ایک نظر میں

Islami Academy, N 15 / 166 A - M - 2 Ahmad Nagar, Bajardiha, Varanasi, U.P. 221109 (India)

قیام: بتاریخ ۲۳ ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ مطابق ۴/دسمبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار، بعد نمازِ عصر بمقام جلالی پورہ، بنارس

بدست مبارک: عزیز ملت، حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب قبلہ، دامت برکاتہم العالیہ، سربراہ اعلیٰ، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

زمین

زمین کی خریداری: ۲۰/جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ ۶/مئی ۲۰۱۰ء بروز جمعرات

زمین کا رقبہ: لمبائی ۲۱ فٹ، چوڑائی ۱۱ فٹ مجموعی رقبہ ۲۳۱ سکوائر فٹ

سیٹی سے پتہ (Physical address) ملنے کی تاریخ: ۱۷/اکتوبر ۲۰۱۹ء

تعمیر

سنگ بنیاد: ۲۱/صفر ۱۴۳۴ھ ۴/جنوری ۲۰۱۳ء بروز جمعہ

پہلی منزل کی تکمیل: ۲۴/اپریل ۲۰۱۴ء

دوسری منزل کی تعمیر شروع: ۹/جنوری ۲۰۱۷ء

دوسری منزل کی تکمیل: ۳۰/جولائی ۲۰۱۷ء

تیسری منزل کی تعمیر شروع: ۱۱/نومبر ۲۰۱۹ء

تیسری منزل کی تکمیل: ۷/محرم الحرام ۱۴۴۲ھ، ۲۷/اگست ۲۰۲۰ء، بروز جمعرات

چوتھی منزل کی تکمیل: ۲۸/جون ۲۰۲۴ء

https://alislami.net

تکمیل تعمیر

بجلی کی وائرنگ: ۲۰؍جنوری ۲۰۲۱ء

واٹر سپلائی، پائپ سیٹنگ وغیرہ: ۲۲؍جمادی الآخرہ ۱۴۴۲ھ ، ۵؍فروری ۲۰۲۱ء بروز جمعہ (بموقع یوم صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ)

تکمیل تعمیر: جمادی الآخرہ ۱۴۴۲ھ / فروری ۲۰۲۱ء

تعمیر سے متعلق دوسرے کام حسبِ آمدنی، جاری رہتے ہیں۔

تفصیل

گیٹ ○ دوکان؍مکتبہ ○ لائبریری ○ دفتر؍آفس ○ درس گاہ ○ مطبخ؍کیچن تین منزلوں کے ۳؍زینے ○ حمام (Bath place) ○ بیت الخلا؍لیٹرین ○ پانی کی ٹنکی

شعبہ جات

دارالتصنیف و الاشاعت ○ دارالافتا ○ اسلامی لائبریری ○ شعبۂ عربی و دینیات

شعبۂ اطفال ○ ناظرہ قرآن مجید ○ تعلیمِ بالغاں ○ شعبۂ لسانیات: اردو، ہندی، انگلش

کاروانِ ادارہ

سرپرست: صدر العلما، حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی، دامت برکاتہم العالیہ، ناظم تعلیمات، الجامعۃ الاشرفیہ۔

بانی ورکن و ناظم، المجمع الاسلامی ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی۔ صدر، انجمن امجدیہ اہل سنت بھیرہ، ولید پور، مئو، یوپی

بانی ورکن: احمد القادری مصباحی ، بھیرہ ، ولید پور ، مئو ، یوپی ، ہند

رکن و مہتمم: حضرت مولانا مفتی سید محمد فاروق صاحب رضوی ، مدظلہ العالی، استاذ و مفتی جامعہ حنفیہ غوثیہ، بجرڈیہہ، بنارس

رکن: حضرت مولانا محمد عمر صاحب رضوی، حفظہ اللہ تعالیٰ، فاضل، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بجرڈیہہ، بنارس۔

استاذ، مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم، وامام وخطیب، بڑی جامع مسجد، جلالی پورہ،

رکن: حضرت مولانا محمد عارف اللہ صاحب فیضی شیخ الحدیث دارالعلوم طیبیہ معینیہ بنارس وسابق استاذ مدرسہ عربیہ فیض العلوم، محمد آباد گوہنہ، مئو

رکن وخازن: جناب انور رضا، احمد نگر بجرڈیہہ، بنارس

استاذ: حضرت مولانا سید محمد قدیر رضا، زید مجدہ، فاضل جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

استاذ: حضرت مولانا سید محمد شہید رضا، زید مجدہ، فاضل جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (B.C. مسلم یونیورسیٹی، علی گڑھ، M.A. بی ایچ یو، بنارس)

اشاعتی خدمات

(۱) بندوں کے حقوق، یعنی، اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد، ۱۳۱۰ھ عجب ترین امداد، بندوں کے حقوق کا کفارہ بننے والی چیزوں کے بارے میں از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری، محدث بریلوی علیہ الرحمہ

(۲) اسلامی معاشرت: از حضرت مفتی رضوان الرحمٰن فاروقی علیہ الرحمہ

(۳) فضل العلم والعلما: از محقق بریلی، حضرت مولانا نقی علی قادری، علیہ الرحمہ، والد ماجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ

(۴) تعریفات نحو: از حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ

(۵) دل کی آشنائی: از حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ

(۶) خلاصۂ شریعت، ترجمہ الخلاصۃ البھیہ فی مذھب الحنفیہ: از حضرت مولانا مفتی سید محمد فاروق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

(۷) حالات کامل: از احمد القادری مصباحی

(۸) احکام قربانی وعقیقہ: از احمد القادری مصباحی

https://alislami.net

(۹) ثبوت ایصال ثواب وطریقۂ فاتحہ: از احمد القادری مصباحی

(۱۰) حالات بنارس: از احمد القادری مصباحی

(۱۱) مختصر تذکرہ حضرت بابا قاسم سلیمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: از حضرت مولانا مفتی سید محمد فاروق صاحب رضوی، حفظہ اللہ تعالیٰ

(۱۲) دوامی نقشۂ صوم وصلات برائے لوساکا، زمبیا، افریقہ: از احمد القادری مصباحی

(۱۳) دوامی نقشۂ صوم وصلات برائے شکاگو، امریکا: از احمد القادری مصباحی

(۱۴) دوامی نقشۂ صوم وصلات برائے ڈیلاس ایریا، امریکا: از احمد القادری مصباحی

(۱۵) نقوش قلم (مقالات قادری): از احمد القادری مصباحی (زیر طبع)

دعائیہ: اللہ تعالی اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے وطفیل اسلامی اکیڈمی اوراس کے اراکین ومعلمین ومعاونین کی خدمات کواپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے، باقی کام مکمل فرمائے اوراس کے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہونچائے۔

آمین، یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن، بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن، عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم۔

احمد القادری مصباحی

alislamimi.net

الاسلامی۔نیٹ

۵ ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ، ۱۰ نومبر ۲۰۲۱ء بدھ

[نوٹ: اس ایک نظر (Glance) کے اکثر مواد، محب محترم، حضرت مولانا مفتی سید محمد فاروق رضوی صاحب مدظلہ العالی سے، راقم الحروف کو دستیاب ہوئے ہیں، جزاہ اللہ خیر الجزا]

بلڈنگ(Building) کی تفصیل

Islami Academy, N 15 / 166 A - M - 2
Ahmad Nagar,
Bajardiha, Varanasi, U.P. 221109 (India)

اسلامی اکیڈمی 21 × 11 = 231 سکوائر فٹ پر مشتمل ہے، 11 فٹ، جنوب تا شمال عرض ہے، اور 21 فٹ، مشرق تا مغرب طول ہے (چوڑائی، گیارہ گیارہ فٹ، لمبائی، اکیس، اکیس فٹ، دونوں طرف برابر، مستطیل زمین ہے)۔ مغرب کی جانب تین فٹ کے بعد اکیڈمی کا دروازہ جو 3 فٹ چوڑا، اور ساڑھے چھ فٹ لمبا، لوہے کا ایک پلہ دار ہے، جو اندر، بائیں جانب کھلتا ہے۔ اس کے بعد 7×5=35 سکوائر فٹ پر مشتمل، چھوٹا کمرہ بنام دوکان ہے جسکا باہر سے سٹر لگا ہوا ہے، اندر سے ایک پلہ دار لکڑی کا دروازہ ہے۔ جس سے اکیڈمی میں آنے کا راستہ ہے۔ گیٹ میں داخل ہوتے ہی بائیں طرف، ایک استنجاء خانہ، زیر سیڑھی ہے اور دائیں طرف دوکان ہے، سامنے پہلی منزل کا دروازہ ہے۔ دروازے سے بائیں جانب ایک اوپر جاتی ہوئی سیڑھی ہے۔ جو نو انچ بلندی والے ڈنڈوں پر مشتمل 9 زینہ یعنی پائیدان ہے۔ پھر نواں پائدان کے ساتھ، لمبی چوکی ہے جو 6×2 فٹ پر شامل ہے۔ پھر چند زینہ اوپر چڑھنے کے بعد ایک چوکی آتی ہے، جس کے سامنے اکیڈمی کا دوسرا بڑا کمرہ برائے نشر واشاعت۔ تصنیف وتالیف اسلامی لائبریری ودارالافتاء ہے اور دائیں جانب لیٹرین۔ باتھ روم بیسن وغیرہ ہے اور بائیں جانب تیسری منزل کی سیڑھی سابقہ انداز سے شروع ہوتی ہے، لیکن لمبی چوکی 6×2 سے ہی،

ایک چھوٹے روم کا دروازہ ہے، جو بنام دفتر ہے، پھر چند ڈنڈوں کی سیڑھی چڑھ کر ایک چوکی پر پہونچیں گے، تو سامنے تیسرے بڑا کمرہ کا دروازہ ہے، جس میں ناظرہ قرآن، اورعصری زبان، ودینی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بائیں جانب سے سیڑھی شروع ہوتی ہے، حسب سابق جب اوپر چڑھیں گے، تو لمبی چوکی سے ہی متصل، مطبخ کا دروازہ ہے۔ چند ڈنڈوں کی سیڑھی پر چڑھ کر، تیسری منزل کی چھت کے اوپر پہونچیں گے۔ مطبخ کی چھت پانچ فٹ ایک استنجاء خانہ، زیر سیڑھی ہے اور دائیں طرف دوکان ہے، سامنے پہلی منزل کا دروازہ ہے۔ دروازے سے بائیں جانب ایک اوپر جاتی ہوئی سیڑھی ہے۔ جو نو انچ بلندی والے ڈنڈوں پر مشتمل 9 زینہ یعنی پائیدان ہے۔ پھر نواں پائدان کے ساتھ، لمبی چوکی ہے جو 6×2 فٹ پر شامل ہے۔ پھر چند زینہ اوپر چڑھنے کے بعد ایک چوکی آتی ہے، جس کے سامنے اکیڈمی کا دوسرا بڑا کمرہ برائے نشر واشاعت۔ تصنیف وتالیف اسلامی لائبریری ودارالافتاء ہے اور دائیں جانب لیٹرین۔ باتھ روم بیسن وغیرہ ہے اور بائیں جانب تیسری منزل کی سیڑھی سابقہ انداز سے شروع ہوتی ہے، لیکن لمبی چوکی 6×2 سے ہی، ایک چھوٹے روم کا دروازہ ہے، جو بنام دفتر ہے، پھر چند ڈنڈوں کی سیڑھی چڑھ کر ایک چوکی پر پہونچیں گے، تو سامنے تیسرے بڑا کمرہ کا دروازہ ہے، جس میں ناظرہ قرآن، اورعصری زبان، ودینی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بائیں جانب سے سیڑھی شروع ہوتی ہے، حسب سابق جب اوپر چڑھیں گے، تو لمبی چوکی سے ہی متصل، مطبخ کا دروازہ ہے۔ چند ڈنڈوں کی سیڑھی پر چڑھ کر، تیسری منزل کی چھت کے اوپر پہونچیں گے۔ مطبخ کی چھت پانچ فٹ

https://alislami.net

اونچی ہے جس کے اوپر پانی کی ٹنکی وغیرہ ہے۔اور اسی ٹنکی سے، ہر ایک منزل پر پانی پہونچتا ہے۔تیسری منزل کی چھت پر قد آدم باؤنڈری ہے۔

سید محمد فاروق رضوی

۸ر ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ ۱۴ر نومبر ۲۰۲۱ء

مراسلت کا پتہ

مولانا سید محمد فاروق رضوی،
مہتمم، اسلامی اکیڈمی، احمد نگر بجرڈیہہ، بنارس
(Physical address)
N 15 / 166 A - M - 2 Ahmad Nagar,
Bajardiha, Varanasi, U.P. 221109 (India)

اسلامی اکیڈمی، احمد نگر، بجرڈیہہ بنارس کی نشریات

احکام قربانی و عقیقہ
از
مولانا احمد القادری مصباحی

ثبوت ایصال ثواب وطریقۂ فاتحہ
از
مولانا احمد القادری مصباحی

حالات بنارس
مع تذکرۂ قاسم سلیمانی
از
مولانا احمد القادری مصباحی

تعریفات نحو
(مبتدی طلبہ کے لیے تحفۂ نایاب)
از مولانا عبدالحکیم
شرف قادری

دل کی آشنائی
مع تعارف امام احمد رضا
عشق رسالت کا ایمان افروز واقعہ
از علامہ ارشد القادری
علیہ الرحمہ

فضل العلم والعلماء
مع فرائض و آداب معلم ومتعلم
طالبان علوم نبویہ سے چند باتیں
(از علامہ نقی علی خاں و امام غزالی علیہما الرحمہ)
وعلامہ محمد احمد مصباحی

خلاصۂ شریعت
ترجمہ
الخلاصة البهية فی مذهب الحنفية
از
مولانا سید محمد فاروق رضوی

نقوش قلم
(مقالات قادری)
از
مولانا احمد القادری مصباحی

حالات کامل
علیہ الرحمہ
از
مولانا احمد القادری مصباحی

اسلامی معاشرت
اور
بندوں کے حقوق
از امام احمد رضا قادری ومفتی
رضوان الرحمٰن فاروقی علیہما الرحمہ

دوامی نقشۂ صوم وصلاۃ
برائے زمبیا افریقہ وشکاگو
از
مولانا احمد القادری مصباحی

احوالِ قادری
(مفتی احمد القادری صاحب کی
حیات وخدمات تاثرات)
از مولانا سید محمد فاروق رضوی

Published by
ISLAMIC ACADMY
N15/166-A-M-2, BAJARDIHA, VARANSI, U.P, INDIA
PIN CODE- 221106

https://alislami.net